اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرَانِی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: ❁۱❁ بُری نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

❁۲❁ اچھی نیتوں سے زیادہ سے زیادہ ثواب بھی زیادہ۔

"کلامِ رضا" کے 7 حروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی سات نیتیں

﴿1﴾ ہر بار بسم اللہ ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے کتاب کا آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی مختصر عبارت پڑھ لینے سے چاروں چیزوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کیلئے ﴿6﴾ اس کتاب کا مکمل بالخصوص "نعت خوان اور نذرانہ" (صفحہ 7 تا 22) کا مطالعہ کروں گا ﴿7﴾ دوسروں کو یہ کتاب خریدنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

"صلِّ علیٰ مدینہ کیجئے" کے 14 حروف کی نسبت سے نعت پڑھنے کی چودہ نیتیں

﴿1﴾ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کیلئے ﴿2﴾ سُنّی فاؤنڈیشن باوضو ﴿3﴾ تبلہ رُو ﴿4﴾ آنکھیں بند کئے ﴿5﴾ سر جھکائے ﴿6﴾ کلمۂ شہادت پڑھ کر ﴿7﴾ بلکہ یکلخت کلمۂ شہادت پڑھ کر ﴿8﴾ نعت شریف سنوں گا ﴿9﴾ موقع کی مناسبت سے "مسائلِ بخشش" صفحہ ۔۔۔ پر موجود نعت خوان کیلئے دیا گیا اعلان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا ﴿10﴾ کسی کی آواز بھلی نہ لگی تو اس کو حقیر جاننے سے بچوں گا ﴿11﴾ غنا کا کسی کم تر لہلی آواز والے کی نقل نہیں اُتاروں گا ﴿12﴾ نعت خوان زیادہ اور وقت کم ہو تو مختصر کلام پڑھوں گا ﴿13﴾ دورِ اصلوٰۃ و سلام پڑھنا ہو گا تو بیچ میں پڑھنے کی جلدی مچا کر خود شروع نہ کر کے اس کی ایذا رسانی سے بچوں گا ﴿14﴾ انفرادی کوشش یا مارکیٹ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلے، مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دوں گا۔

"نعتِ رسولِ پاک" صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے 10 حروف کی نسبت سے نعت سننے کی دس نیتیں

﴿1﴾ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کیلئے ﴿2﴾ سُنّی فاؤنڈیشن باوضو ﴿3﴾ تبلہ رُو ﴿4﴾ آنکھیں بند کئے ﴿5﴾ سر جھکائے ﴿6﴾ دوزانو بیٹھ کر ﴿7﴾ کلمۂ شہادت پڑھ کر ﴿8﴾ بلکہ یکلخت کلمۂ شہادت پڑھ کر نعت شریف سنوں گا ﴿9﴾ رونا آیا اور ریاکاری کا خدشہ محسوس ہو تو رونا بند کرنے کے بجائے ریاکاری سے بچنے کی کوشش کروں گا ﴿10﴾ کسی کو رونا تڑپنا دیکھ کر بدگمانی نہیں کروں گا۔

مُناجاتوں، نعتوں اور منقبتوں کا مُعَطَّر مُعَطَّر مَدَنی گلدستہ

وسائلِ بخشش

اس کتاب میں مشکل الفاظ کے معانی، رسالہ "نعت خوان اور نذرانہ" (ترمیم شدہ) اور نعت خوانوں کی غیبت کی مثالیں شامل ہیں نیز جگہ جگہ "تعریفات" اور "مدنی پھول" اپنی خوشبوئیں لُٹا رہے ہیں

مُؤلِف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب: وسائلِ بخشش

مؤلف: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سالِ اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۱ھ فروری 2010ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی سات شاخیں:

(1) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

(2) مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

(3) مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

(4) مکتبۃ المدینہ اٹکن پورہ بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

(5) مکتبۃ المدینہ دھلیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

(6) مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد

(7) مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں سرینگر کشمیر

مَتنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِنتِساب

حسّانُ الھِند امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اور

ہر اُس نعت گو اور نعت خوان اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے نام جو حُبِّ جاہ و مال سے بے نیاز ہو کر محض خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کیلئے ثنا خوانی کرے۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہَوَس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

(حدائقِ بخشش شریف)

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کچھ وسائلِ بخشش کے بارے میں.....

میرے آقا اعلیٰ حضرت ،اِمامِ اَہلسنّت،عاشقِ ماہِ نُبوَّت، ولیِ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت،امامِ عشق ومَحبَّت ،مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، سپیک فُنُون ،روحِ حکمت، عالمِ شَہ نُعَیت ، پیر طِریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت،حَسَّانُ الھند، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن جنہیں 55 سے زائد عُلُوم وفُنُون پر عُبور حاصل تھا، بَہُت بڑے مُفتی ،مُحدِّث ،مُفَسِّر اورفَقِیہ ہونے کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری میں بھی کمال کی مَہارت رکھتے تھے۔ اَلحمدُللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بفَیضِ رضاسگِ مدینہ عفی عنہ کے قلم سے بھی گاہے بگاہے اشعار کا صُدور ہوتا رہا ہے مگر اپنے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہ عنایت سے فَقَط **حمد ومُناجات**،اور **نعت واِستِغاثات** نیز نیکی کی دعوت پر مشتمل کلام لکھنے ہی کی سعادت ملی ہے، اِس کا اکثر حصّہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** سے شائع ہو چکا ہے۔ جو جو کلام مُیسَّر آسکے ان کا نظرِ ثانی اور ترمیم واضافہ شُدہ **دِیوان** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''حقیقۃً **نعت شریف** لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو اُلوہِیَّت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) ہوتی ہے، البتّہ ''**حمد**'' آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ''**حمد**'' میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور ''**نعت شریف**'' میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۲۲۷ مکتبۃ المدینہ) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلیمات کی برکات ہیں کہ میں نے اپنا سارا **دیوان** علمائے کرام (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ اللہ تعالیٰ) کی خدمات میں شرعی تفتیش کروانے کی سعادت حاصِل کر لی ہے۔ تاہم اب بھی کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن میرے کسی شعر میں شَرعی یا فَنّی غلطی پائیں تو اپنے نام و پتے کے ساتھ مُدَلَّل تحریری طور پر مجھے مُطّلع فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔

چُونکہ کچھ تبدیلیاں بھی واقِع ہوئی ہیں لہٰذا نعت خوانوں سے مَدَنی التجا ہے کہ سابِقہ مطبوعہ کلام پڑھنے کے بجائے اِس **دیوان** سے پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ''دیوان'' کی خُصوصیَّت بلکہ اِنفرادیت میں سے یہ بھی ہے کہ پڑھنے والوں کو سَہولت فراہم کر کے ثواب کمانے کی نیَّت سے الفاظ پر جا بجا اِعراب لگائے گئے ہیں نیز کتاب کے ابتِدائی صَفحات پر موجود ''حلِّ لُغات'' میں مشکل الفاظ کے وہ معانی پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے جو کہ اشعار میں مُراد لئے جانے والے علاوہ ازیں بعض کلاموں کا پس منظر بھی اور بعض جگہ وَضاحتی حَواشی بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ایک عجیب بات کا بارہا مُشاہَدہ ہوا ہے کہ نعتیہ اشعار بِالخصوص مَقْطَع (یعنی آخِری شِعر جس میں شاعر اپنا تخلُّص شامل کرتا ہے اسے) پڑھتے وقت بعض نعت خوان اپنی مرضی سے ترمیم واِضافہ کر لیتے ہیں اگر شاعر کبھی اپنے کلام میں کسی کو تصرُّف کرتا ہوا پاتا ہے تو اس سے اُس کی دل آزاری ہوتی ہے لہٰذا ایسوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجا ہے کہ اگر ترمیم کرنا ضَروری ہی ہو تو پہلے شاعِر کا اپنا لکھا ہوا پڑھئے پھر ترمیم کر کے پڑھ لیجئے جبکہ وہ ترمیم شَرعی اور فَنّی دونوں طرح سے دُرُست بھی ہو اگر کسی کے کلام میں یقینی طور پر شَرعی غَلَطی ہو تو دُرست کر کے ہی پڑھئے کہ غیر شرعی الفاظ والا کلام بِلا مَصلَحتِ شَرعی پڑھنا سننا ناجائز ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش'' کی مناسَبت سے حُصُولِ بَرَکت کی خاطر اپنے نعتیہ دیوان کا نام ''وسائلِ بخشش'' رکھا ہے۔

دعائے عطّار! یاربِّ مصطفٰے! ''وسائلِ بخشش'' کو قَبولیت کی سعادت عنایت کرتے ہوئے اس میں سے کلام پڑھنے سننے والے اور والی نیز مجھ گنہگاروں کے سردار کے واسطے بھی عشق رسول کا خزانہ بانٹنے اور بے حساب بخشے جانے کا وسیلہ بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔

آمین کے ساتھ تا ملے ہر دم میں لبیک اللّٰھم
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
نعت خواں اور نذرانہ	7
نعت خوانوں کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 25 مثالیں	19
نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں	20
مشکل الفاظ کے معانی	23
تو ہی مالکِ بحر و بر ہے یا اللّٰہُ یا اللّٰہُ	42
یاالٰہی! مغفرت کر بیکس و مجبور کی	43
میں مکّے میں پھر آ گیا یاالٰہی	44
مَحبَّت میں اپنی گما یاالٰہی	45
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!	46
مٹا میرے رنج والم یاالٰہی	48
عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی	50
حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربّ!	51
کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب	53
مِٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یاربّ	54
شرف دے حج کا مجھے بہرِ مصطفٰے یاربّ	55
ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یاربّ	56
مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یاربّ	57
یاربِّ محمد مری تقدیر جگا دے	58
اللّٰہ! مجھے حافِظِ قُرآن بنا دے	59
اللّٰہ! مجھے عالمۂ دین بنا دے	60
یااللّٰہ مری جھولی بھر دے	61
اللّٰہ! کوئی حج کا سبب اب تو بنا دے	63
الٰہی دکھا دے جمالِ مدینہ	64
یاخدا میری مغفرت فرما	65
اللّٰہ! ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ	66
یاربّ! پھر اَوج پر یہ ہمارا نصیب ہو	67
یاخدا حج پہ بُلا آ کے میں کعبہ دیکھوں	68
آج غُسلِ کعبہ ہے	69
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے	70
سِلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے	72
آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے	74
اے کاش! شبِ تنہائی میں	75
عزیزوں کی طرف سے جب مرا دِل ٹوٹ جاتا ہے	76
ہو بیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یارسول	77
جو مدینے کے تصوُّر میں جیا کرتے ہیں	78
سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں	79
کروں ہر آن میں تیری اِطاعت یارسول اللّٰہ	80
سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے	81
کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ	82
آپ آقاؤں کے آقا آپ ہیں شاہِ انام	84
میٹھا مدینہ مرحبا	85
پھر گنبدِ خضرا کی فضاؤں میں بُلا لو	86
اب کرم یا مصطفٰے فرمایئے	87
اِذنِ طیبہ عطا کیجئے	88
سعادت اب مدینہ کی عطا ہو	90
بیاں کیوں کر ثنائے مصطفٰے ہو	91
آپ کی نسبت اے نانائے حسین	92
ہو گیا حاجیوں کا شُروع اب شمار	94
عطار نے دربار میں دامن ہے پسارا	95

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
کاش! پھر مجھے حج کا اِذن مل گیا ہوتا	96	دل پہ غم چھا گیا یا رسولَ خدا	125
بِنُھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے	97	کوئی بیکس و خوار ہوں کر دو کرم	126
پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یارسول	98	یا مُنتظر اِک اُمّتِ چشمِ کرم	127
پھر سے بلاؤ جلد مدینے میں یارسول	99	مجھ پہ چشمِ کرم کیجئے	128
مجھے ہر سال تم حج پر بلانا یارسولَ اللہ	100	مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے	129
مجھکو آقا مدینے بلانا	101	دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا	131
عطا کر دو مدینے کی اجازت یارسولَ اللہ	102	مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی محبت سے	133
مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافلہ ہوگا	103	بہت رنجیدہ و غمگین ہے دل یارسولَ اللہ	134
اک بار پھر کرم سے خیر الانام ہو	104	دل سے مرے دنیا کی محبت نہیں جاتی	135
مجھے مدینے کی دو اجازت نبی رحمت شفیعِ اُمت	105	اچانک دشمنوں نے کی تیز ہلّی یارسولَ اللہ	136
اے کاش! حضوری مدینے کی ملی ہو	107	ہو جاتا ہے دشمن سب زمانہ یارسولَ اللہ	138
یا مصطفٰے عطا ہو پھر اذنِ حاضری کا	108	گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللہ	139
اے کاش! کر آجائے عطا مدینے میں	109	شدائدِ نزع کے کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ	140
ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے	111	کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا	142
افسوس فُرقت دَور ہوں گلزارِ نبی سے	112	ہیں صف آرا سب حور و ملک	143
مرحبا! مقدر پھر آج مسکرایا ہے	113	ترانے مصطفٰے کے جھوم کر پڑھتا ہوا نکلے	144
پھر مدینے کی اجازت مل گئی	114	پہنچوں مدینے کاش! میں اِس بے خودی کے ساتھ	145
جلد ہم عازمِ گلزارِ مدینہ ہوں گے	116	مصطفٰے کا کرم ہو گیا ہے	147
قافلہ آج مدینے کو روانہ ہوگا	117	پھر بُلا آج چلیں گے شہِ ابرار کے پاس	148
مدینہ آنے والا ہے	118	صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے	150
سبز گنبد کی زیارت کیجئے	119	ہم پہ نظرِ کرم ماحد الحرم	151
سرکار پھر مدینے میں بعطار آگیا	121	میں سراپا ہوں چشم ماحد الحرم	153
یارسولَ اللہ! مجرم حاضر دربار ہے	122	سر ہو جھکٹ پہ چشم ماحد الحرم	154
یارسولَ اللہ مجرم آگیا	123	ہو عطا اپنا چشم ماحد الحرم	155

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مرے تم خواب میں آؤ میرے گھر روشنی ہوگی	156	مدت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ	188
بُلا دوبارہ پھر اِک بار آئے	158	ہو رام ہو مرا اور مدینہ بنی مدینہ	189
مُنڈلی مدینے والے	160	یادِ طیبہ بطحا میں جو اشک بہاتے ہیں	190
سبز گنبد کے سائے میں گھر چاہئے	163	مجھے اُس کی قسمت پہ رشک آرہا ہے	191
سُونی ڈالی بس مری جھولی میں ڈال دو	164	جس طرف دیکھئے گلشن میں بہار آئی ہے	192
گھٹائیں غم کی چھائیں دل پریشاں یارسول اللہ	165	اللہ کی رحمت سے پھر عزمِ مدینہ ہے	193
غمِ فرقت رُلائے کاش ہر دم یارسول اللہ	166	مجھ کو درپیش ہے پھر تیرا در سفر	194
حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یا نبی	167	جو بھی سرکار کا عاشقِ زار ہے	195
عرشِ علی سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ	169	اے خاکِ مدینہ تجھ کو کہنا کیا ہے	197
ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ	170	یارسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر	198
پھر مجھے آقا مدینے میں بُلایا شکریہ	171	آج طیبہ کا ہے سفر آقا	199
شکریہ آپ کا سلطانِ مدینے والے	173	میرے آقا کا نبی در بار ہے	201
میں جو ہر دن مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی	174	ترا شکریہ جدِ امجد مدینہ	203
مجھے بلا لو طیبہ مدینہ	175	پھر کرم یا مصطفٰے فرمایئے	204
غمِ فرقت دلِ عشاق کو بے حد رُلاتا ہے	176	یا نبی چشمِ عطا فرمایئے	205
اِذن مل جائے گر مدینے کا	177	قلب میں عشقِ آل رکھا ہے	206
قسمت مری چمکائیے چمکائیے آقا	178	صاحبِ عزت و جلال آقا	208
آیا ہے بُلاوا پھر اِک بار مدینے کا	179	میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے	210
میٹھا مدینہ آگیا	180	واہ! کیا بات ہے مدینے کی	212
نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینہ	181	ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی	214
اب بُلا لیجئے نا مدینہ	182	کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ	216
گوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ	183	اِذنِ طیبہ مجھے سرکارِ مدینہ دے دو	217
اللہ اللہ تو اور بارِ رسولِ عربی	185	لکھ رہا ہوں نعت سرورِ سبز گنبد دیکھ کر	218
مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ	187	اپنا غم یا طیبہ بیان کیجئے	219

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
یا نبی بس مدینے کا غم چاہئے	220	بچالو جان کو ہے خطرہ یا رسول اللہ	250
اک بار پھر مدینے سدھار رہے ہیں	221	مینھا مدینہ مجھ کو کھلا دیجئے حضور	251
جو مینے کو مدینہ ان کی یادوں سے سجاتے ہیں	223	محبوب رب اکبر تشریف لا رہے ہیں	252
ہے کبھی ذکر درود سلام تو، کبھی نعت لب پہ سجی رہی	224	مبارک ہو حبیب رب اکبر آنیوالا ہے	254
جس کو چاہا بیٹھے مدینے کا اس کو مہمان کیا	225	مرحبا صد مرحبا صلِ علیٰ خوش آمدید	255
اے کاش پھر مدینے میں عطار جا سکے	226	آ گئے ہیں مصطفےٰ صلِ علیٰ خوش آمدید	256
جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو	227	تاجدار انبیا بن آقا کی آمد مرحبا	257
تم کے ماروں پہ کرم اے دو جہاں کے تاجدار	228	اے عرب کے تاجدار آقا دو ولی مرحبا	259
پھر مدینے کی گلیوں میں اے کردگار	229	آمد مصطفےٰ مرحبا مرحبا	260
یا نبی مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار	230	ہو مبارک اہل ایماں عید میلاد النبی	262
روسیاہوں پہ کرم اے دو جہاں کے تاجدار	231	خوشیاں مناؤ بھائیو اُن کا آج آگئے	264
مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں	232	جھوم کر سارے پکار مرحبا مصطفےٰ	265
بلالو پھر مجھے اے شاہ بحر و بر مدینے میں	233	آج ہے جشنِ ولادت مرحبا مصطفےٰ	266
یا مصطفےٰ بلایئے اپنے دیار میں	235	کیوں بار بار میں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا	267
دل کو تمکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں	236	عید میلاد النبی ہے دل بڑا مسرور ہے	268
کاش! اُس طیبہ میں میں بھٹک کے مر جاتا	237	نہ کیوں آج جھوم کر سرکار آئے	269
افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے	238	ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے	271
حسرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر	239	جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے	273
الوداع آہ! شاہِ مدینہ	240	منائیں جشنِ میلاد النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے	275
حسرتا واحسرتا شاہِ مدینہ الوداع	241	جشنِ ولادت کے ..... مقبول نعرے	276
میں مدینہ چھوڑ آیا	242	منقبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	278
مدینے میں کیسا تڑپ کر آرہا تھا	244	منقبت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	279
مدینے کی جانب چلا کاروان	246	پھر کربلا کربلا یا حسین کربلا	280
میں مدینے میں ہوں	247	یا شہید کربلا فریاد ہے	281

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
منقبت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	283	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے	315
ہو مدینے کا ٹکٹ مجھ کو عطا ہو جانا	284	ہو جانا ہے رخصت ماہِ رمضاں	316
یا غوث بلاؤ	285	عید مبارک	317
شکریہ آپ کا بغداد بلایا غوث	286	یا نبی سلام علیک	318
واہ کیا بات غوث اعظم کی	287	آمنہ کے لعل و دلدار پر لاکھوں سلام	323
ہو بغداد کا پھر سفر غوث اعظم	288	اے بیابانِ غربت تیری بہاروں کو سلام	325
مظہرِ عظمتِ غفار ہیں غوث اعظم	290	اے مدینے کے سدا والی تجھے اہلِ ایماں سلام کہتے ہیں	326
رونقِ محفلِ اولیا یا غوث اعظم دستگیر	292	تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام	327
مرے خواب میں آ بھی جا غوث اعظم	294	تو سلام بھیجا درود کے کہنا	329
نظارہ ہو دربار کا غوث اعظم	295	کربلا کے جاں نثاروں کو سلام	332
مجھے اپنا جلوہ دکھا غوث اعظم	296	سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو	333
بخشوا بغداد یا غوث اعظم	297	تو کے مبارک آ گئے	334
اے سیر بلغا مجھے اے سیر بلایا	298	ہم کو ﷺ اور نبی سے پیار ہے	335
یا خواجہ مری جھولی بھر دو	299	تر شکر مولا دیا مدنی ماحول	336
تو نے بادل کو سکھایا اے امام احمد رضا	300	عطائے صاحبِ خدا مدنی ماحول	337
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی	301	مدنی چینل سنتوں کی لائی گھر گھر بہار	338
منقبت مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	303	آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر	340
عاشقِ مصطفےٰ ضیاء الدین	304	سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو	341
"صبا پیر مرشد"	306	پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو	343
منقبت ذرشان وقار الملت	307	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	345
مرے مشتاق کو کوئی دکھا دو یا رسول اللہ	309	غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو	346
پھر آمد رمضان ہے	311	آہ مدنی قافلہ اب جا رہا ہے لوٹ کر	347
حسرتا واحسرتا اب چل دیا رمضان ہے	312	مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف	348
قلب عاشق ہے بے قرار وداع الوداع یا رمضان	313	اے مرے بھائیو سب سنو دھر کے کان	354

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سنت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں	357	حاجی کیلئے دعاؤں اور نصیحتوں کا گلدستہ	368
بگن روڈ اجتماع پاک ہے ملتان میں	359	خنثیٰ کیلئے دعاؤں اور نصیحتوں کا گلدستہ	370
فجر میں جگانے کے لئے	361	اسلامی بھائی کا مدنی سہرا	372
صدائے مدینہ کا طریقہ	361	اسلامی بہن کا مدنی سہرا	373
اب اس طرح صدائے مدینہ لگائیے:	361	مشکوٰۃ عطار (۱)	375
فجر کا وقت ہوگیا اٹھو!	361	مشکوٰۃ عطار (۲)	376
صدائے مدینہ برائے سحری	363	مشکوٰۃ عطار (۳)	377
"رسمِ نظامی" سے فارغ ہونے والوں کیلئے 25 اشعار	364	مشکوٰۃ عطار (٤)	378
دعائیہ نظم	366	آخرت کی کروڑ جلد یا ایاں	379
مُعتمر کیلئے دعاؤں اور نصیحتوں کا گلدستہ	367		

صرف ایک بار آنے والے دو دن اور دو راتیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل کتاب، ''دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی'' صفحہ 76 پر ہے: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''کیا میں تمہیں ان دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جن کی مثل مخلوق نے نہیں سنی (۱) ایک دن وہ ہے جب عزوجل کی طرف سے آنے والا تیرے پاس رضائے الٰہی عزوجل کا مژدہ (یعنی خوشخبری) لے کر آئے گا (۲) دوسرا دن وہ ہے جب تو اعمال نامہ اعمال لینے کے لئے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضر ہوگا اور وہ نامۂ اعمال تیرے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں میں۔ (دو دو راتوں میں سے) (۱) ایک رات وہ ہے جو میت اپنی قبر میں گزارے گی اور اس سے پہلے اس نے ایسی رات کبھی نہیں گزاری ہوگی۔ اور (۲) دوسری رات وہ ہے جس کی صبح کو قیامت کا دن ہوگا اور پھر اس کے بعد کوئی رات نہیں آئے گی۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعت خوان اور نذرانہ

نعتِ مصطفٰے پڑھنا سننا یقیناً نہایت عمدہ عبادت ہے مگر قبولیّت کی کنجی اِخلاص ہے، نعت شریف پڑھنے پر اجرت لینا دینا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ برائے کرم! سگِ مدینہ عفی عنہ کے مکتوب کے صرف (14 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قلب میں اِخلاص کا چشمہ مَوجزن ہوگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب و الترھیب ج۲ ص ۳۲۸ حدیث۲۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ط محمد الیاس عطار قادِری رضوی کی جانب سے بُلبلِ مدینہ، میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے.....

سَلَّمَہُ الْبَاری کی خدمت میں حضرت سیِّدُنا حسّان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی مُعَنبر یں جَبیں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا مشکبار و پُر بہار سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حال

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رَھیدہ ہونا تھا

۲۱ صفر المظفر ۱۴۲۵ کو نگرانِ شوریٰ نے باب المدینہ کراچی کے نعت خوان اسلامی بھائیوں سے "مَدَنی مشورہ" فرمایا۔ انہوں نے جب حرص و طمع کی مذمت بیان کرکے یہ بات اُچھالی کہ اجتماع کے بعد نعت خوان اپنی باری آنے پر اعلان کردے: "مجھے کسی قسم کا نذرانہ نہ دیا جائے میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔" اس پر آپ نے ہاتھ اُٹھا

کراس عزم کا اظہار فرمایا کہ میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلان کردیا کروں گا۔ **یہ خبرِ فَرحَت اَثر سن کر میرا دل خوشی سے باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن گیا۔** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس عظیم مَدَنی نیّت پر استِقامت بخشے۔ میرے دل سے یہ دعائیں نکل رہی ہیں کہ مجھے اور آپ کو اور جس جس نے یہ مَدَنی نیّت کی ہے اس کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں خوش رکھے، ایمان کی حفاظت اور حتمی مغفِرت سے نوازے، مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح ہمیشہ مسکراتا رکھے، حبِّ جاہ و مال کی اندھیریوں سے نکال کر، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی روشنیوں میں ڈوب کر، خوب نعتیں پڑھنے سننے کی سعادت بخشے۔ کاش! خود بھی روتے رہیں اور سامعین کو بھی رُلاتے اور تڑپاتے رہیں۔ رِیا کاری سے حفاظت ہو اور اخلاص کی لازَوال دولت ملے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

نعت پڑھتا رہوں، نعت سنتا رہوں، آنکھ پُرنَم رہے دل مچلتا رہے
ان کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش! سینہ محبت میں جلتا رہے

نعت شریف شروع کرنے سے قبل یا دورانِ نعت لوگ جب نذرانہ لیکر آنا شروع ہوں اُس وقت مناسِب خیال فرمائیں تو اس طرح اعلان فرمادیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے نعت خوان کیلئے "مَدَنی مرکز" کی طرف سے ہِدایت ہے کہ وہ کسی قِسم کا نذرانہ، لفافہ یا تُحفہ خواہ وہ پہلے یا آخر میں یا دَورانِ نعت ملے قَبول نہ کرے۔ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے عاجزو ناتُواں بندے ہیں۔ برائے کرم! نذرانہ دیکر نعت خوان کو امتِحان میں مت ڈالئے، رقم آتی دیکھ کر اپنے دل کو قابو میں رکھنا مشکِل ہوتا ہے۔ نعت خوان کو اخلاص کے ساتھ صرف اللّٰہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رضا کی طلب میں نعت شریف پڑھنے دیں لہٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بلکہ بارشِ انوار و تجلّیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے دیں اور آپ بھی ادب کے ساتھ بیٹھ کر نعت پاک سنیں۔۔۔ مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی

ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 15 صفحات پر مشتمل رسالہ، نعت خوان اور نذرانہ ھدیۃً حاصل کر کے پڑھ لیجئے۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہِ کوثر کی بس اک نظر چاہئے

(نعت خوان یہ اعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمالیں تو سہولت رہے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل)

پیارے نعت خوان! نعت خوانی میں ملنے والا نذرانہ جائز بھی ہوتا ہے اور ناجائز بھی۔ آئندہ سطور بغور پڑھ لیجئے، تین بار پڑھنے کے باوجود سمجھ میں نہ آئے تو علمائے اہلسنّت سے رُجوع کیجئے۔

پروفیشنل نعت خوان

میرے آقا اعلیٰ نعمت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، امامِ عشق و محبت، مُجدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شریعت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، باعثِ خیر و برکت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں سوال ہوا: زید نے اپنے پانچ روپے فی سو والی ایک سی ڈی خریدی جس پر سوال لکھے ہوئے ہیں اور پانچ روپے فی سوال کے حساب سے کمپنی کو پیسے بھیجنے ہیں، کیا زید کے لئے یہ کام جائز ہے؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرر کر رکھی ہے ناجائز و حرام ہے اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا صراحۃً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیر دے پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر صدقہ کرے اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہو۔ اول تو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر کیا پاک خود عمدہ طاعات و اجلِّ عبادات سے ہے اور طاعت و عبادت پر فیس لینی حرام لے ہے۔ ثانیاً بیانِ سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شعر خوانی و مُزمّر سے (یعنی راگ اور ترنّم سے پڑھنے) کی فیس لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: گانا اور اشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اُجرت لینا جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ ۲۳ ص ۷۲۴، ۷۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

لے امام، مؤذن، مُعلّم، ہیئات اور دواخانہ غیرہ اس سے مُستثنیٰ ہیں۔ (ملفوظ سوم فتاوی رضویہ ج ۱۹ ص ۱۸۶)

جو نعت خوان اسلامی بھائی .T.V یا محفلِ نعت میں نعت شریف پڑھنے کی فیس وصول کرتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ

ہے ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عاشقِ صادق کا فتویٰ جو کہ یقیناً حکمِ شریعت پر مبنی ہے وہ آپ تک پہنچانے کی جسارت کی ہے حبِّ جاہ و مال کے باعث طیش میں آ کر تیوری (سوءِ توجہ) چڑھا کر، بل کھا کر الٹی سیدھی زبان چلا کر علمائے اہلسنّت کی مخالفت کرنے سے جو حرام ہے وہ حلال ہونے سے رہا، بلکہ یہ تو آخرت کی تباہی کا مزید سامان ہے۔

طے نہ کیا ہو تو.....

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتویٰ تو اُن کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طے نہیں کرتے، جو کچھ ملتا ہے وہ ہڑپ کر لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔ اُن کی خدمت میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک اور فتویٰ حاضر ہے سمجھ میں نہ آئے تو تین بار پڑھ لیجئے:

تلاوتِ قرآنِ عظیم بغرضِ ایصالِ ثواب و ذکرِ شریف میلادِ پاک حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ضرور مجملہ عبادات و طاعت ہیں تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام و مُحَرَّم (یعنی ناجائز) اور اجارہ جس طرح صریح عقدِ زبان (یعنی واضح قول و قرار) سے ہوتا ہے عُرفاً شَرْطٌ مَعْرُوفٌ وَّمَعْهُوْد (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ "کچھ" ملے گا، اُنہوں اس طور پر پڑھا، انہوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہوگیا، اور اب دو وجہ سے حرام ہوا، (۱) ایک تو طاعت (یعنی عبادت) پر

کچھ ملے گا رقم نہ سہی "سوٹ پیس" وغیرہ کا تحفہ ہی مل جائے گا اور باقی محفل بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے بس ناجائز و حرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ "اُجرت" ہی ہے اور فریقین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔

قافلۂ مدینہ اور نعت خوان

سفر اور کھانے پینے کے اخراجات پیش کر کے نعتیں سننے کی غرض سے نعت خوان کو ساتھ لے جانا جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی اُجرت ہی کی صورت ہے۔ لُطف تو اِسی میں ہے کہ نعت خوان اپنے اخراجات خود برداشت کرے۔ بصورتِ دیگر قافلے والے مخصوص مدت کیلئے مطلوبہ نعت خوان کو اپنے یہاں تنخواہ پر لازم رکھ لیں۔ مثلاً فیقعدۃ الحرام، ذوالحجۃ الحرام اور محرّم الحرام ان تین مہینوں کا اِس طرح اِجارہ (AGRIMENT) کریں کہ سارا وقت اور اُس کا ایک ایک سیکنڈ آپ کا۔ اب اِس دوران چاہیں تو اس سے کوئی سا بھی جائز کام لے لیں یا جتنا وقت چاہیں چھٹی دیدیں حج پر ساتھ لے چلیں اور اخراجات بھی آپ ہی برداشت کریں اور خوب نعتیں بھی پڑھوائیں یاد رہے! ایک ہی وقت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اِجارے پر اِجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب بیٹھ کی اجازت سے دوسری جگہ کام کر سکتا ہے۔

دورانِ نعت نوٹیں چلانا

سامعین کی طرف سے نعت شریف پڑھنے کے دوران نوٹیں پیش کرنا اور نعت خوان کا قبول کرنا دُرست ہے، اگر فریقین میں طے کر لیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کر دینے کے بجائے دورانِ نعت پیش کئے جائیں یا طے تو نہ کیا مگر دَلالۃً عادت (یعنی UNDERSTOOD) ہو کہ محفل میں بلانے والا نوٹ لٹائے گا تو اب اُجرت ہی کہلائے گی اور ناجائز۔ باقی محفل جانتا ہے کہ نوٹیں نہیں چلائیں گے تو آئندہ نعت خوان نہیں آئیں گے اور نعت خوان بھی اِسی لئے دلچسپی سے آتے ہیں کہ یہاں نوٹیں چلتی ہیں تو کئی صورتوں میں یہ لین دین بھی اجرت بن جائے گا اور ثواب کی بجائے گناہ و حرام کا وبال سر آئے گا لہٰذا نعت خوان غور کر لے کہ رضائے الٰہی مقصود ہے یا محض روپیہ کمانا؟ کاش! اے کاش! صد کروڑ کاش! اخلاص کا دور دورہ ہو جائے، اور نعت خوانی جیسی عظیم سعادت کو چند حقیر سکّوں کی خاطر برباد کرنے والی حرص کی آفت ختم ہو جائے۔

اُن کے سوا کسی کی دل میں نہ آرزو ہو دنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں

نوٹیں لٹانے والوں کو دعوتِ فکر

سب کے سامنے اُٹھ اُٹھ کر نوٹ پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازمی غور کرلے، کہ اگر اُس سے کہا جائے: سب کے سامنے بار بار دینے کے بجائے نعت خوان کو چپکے سے اِکٹھی رقم دے دیجئے کہ حدیث پاک میں ہے: "پوشیدہ عمل، ظاہری عمل سے ستر گنا افضل ہے۔" (کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۸۱ رقم ۴۶۲۶۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت) تو وہ چپ چاپ دینے کیلئے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ "واہ واہ" نہیں ہوگی! اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو **ریا کاری** ہے اور ریا کاری کی تباہ کاری کا عالَم یہ ہے کہ سرکارِ مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الْحَزَن سے پناہ مانگو۔ عرض کیا گیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: "جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۲۵۶ دار المعرفۃ بیروت) بہر حال دینے میں ریا کاری پیدا ہوتی ہو تو رقم ضائع نہ کرے اور آخرت بھی داؤ پر نہ لگائے، نیز اگر نوٹ چلانے سے "محفل گرم" ہوتی ہو یعنی نعت خوان کو جوش آتا ہو مُنْہ سے نوٹ آنے کے سبب شعر کی بار بار تکرار، اُس کے ساتھ اضافۂ اشعار، آواز بھی پہلے سے زوردار پائیں تو بار بار سوچ لیں کہ کہیں اِخلاص رخصت نہ ہو گیا ہو، پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حرص کی تسکین کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے دینے والوں کو بھی اس میں احتیاط کرنی چاہیے اور نعت خوان کے اخلاص کا خون کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ دیکھنے سننے والے کو کسی معین نعت خوان پر بدگمانی کی اجازت نہیں۔

نعت خوانی اور دنیوی کشش

جہاں خوب نوٹ نچھاور ہوتے ہوں وہاں نعت خوان کا اہتمام کے ساتھ جانا، اختتام تک رُکنا مگر غریبوں کے یہاں جانے سے کترانا، حیلے بہانے بنانا، یا گئے بھی تو دنیوی کشش نہ ہونے کے سبب جلد لوٹ جانا سخت محرومی ہے اور ظاہر ہے کہ اِخلاص نہ رہا۔ اگر پیسے کھانا یا کبھی شیرینی ملنے کی وجہ سے مالدار کے یہاں جانا ہے تو ثواب سے محروم ہے اور یہی کھانا اور شیرینی اس کا ثواب ہے۔ یونہی غریبوں سے کترانا اور مالداروں کے سامنے بچھے بچھے جانا بھی دین کی تباہی کا سبب ہے منقول ہے: "جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضع کرے اس کا دو تہائی دین جاتا

رہا۔" (کشف الخفاء ج۲ ص ۲۱۰ دار الکتب العلمیہ بیروت) لہٰذا ہم شرکت (یعنی شریک نہ ہونے) کے لئے جھوٹے حیلے بہانے بنانا مثلاً حلق میں خرخراہٹ وغیرہ نہ ہونے کے باوجود میں تھکا ہوا ہوں، طبیعت ٹھیک نہیں، گلا خراب ہوگیا ہے وغیرہ زبان یا اشارے سے کہنا ممنوع و ناجائز اور حرام ہے۔

ناجائز نذرانہ دینی کام میں صَرف کرنا کیسا؟

اگر کوئی نعت خوان صراحتاً یا دلالۃً ملنے والی اُجرت یا رقم کا لفافہ لیکر مسجد، مدرسے یا کسی دینی کام میں صَرف کردے تب بھی اُجرت لینے کا گناہ دُور نہ ہوگا۔ واجب ہے کہ ایسا لفافہ یا تحفہ وغیرہ قبول ہی نہ کرے۔ اگر زندگی میں کبھی قبول کر کے خود استعمال کیا یا کسی نیک کام مثلاً مدرسے وغیرہ میں دے دیا ہے تو ضروری ہے کہ توبہ کرے اور جس جس سے جو لیا ہے اُس کو واپس لوٹائے، وہ نہ رہے ہوں تو اُن کے وارثوں کو دے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد نہیں تو فقیر پر تصدّق (یعنی خیرات) کرے۔ ہاں چاہے تو پیش کرنے والے کو صرف مشورہ دے دے، کہ آپ اگر چاہیں تو یہ رقم خود ہی فلاں نیک کام میں خرچ کر دیجئے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چادر عطا فرمائی

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی نعت شریف سُن کر سیِّدُنا امام شَرَفُ الدِّین بُوصیری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کو خواب میں "بُردِ یمانی" یعنی "یمنی چادر" عنایت فرمائی اور بیدار ہونے پر وہ چادر مبارک اُن کے پاس موجود تھی۔ اسی وجہ سے اس نعت شریف کا نام قصیدۂ بُردہ شریف مشہور ہوا۔ اگر اس واقعے کو دلیل بنا کر کوئی کہے کہ نعت خوان کو نذرانہ دینا سُنّت اور قبول کرنا تَرک ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عطا فرمایا سر آنکھوں پر۔ یقیناً سرکارِ عالی وقار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اقوال و افعال مبارکہ عین شریعت ہیں۔ مگر یاد رہے! سرکارِ عالم مدارِ شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بُردِ یمانی عطا کرنے کا طَعنہ نہیں فرمایا تھا نہ ہی مَعاذَاللہ امام بُوصیری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے شَرط رکھی تھی کہ چادر ملتو پڑھوں گا بلکہ اُن کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بُردِ یمانی عنایت ہوگی۔ آج بھی اس کی تو اجازت ہی ہے کہ نا اُجرت طے ہو اور نہ ہی دلالۃً طے (یعنی UNDERSTOOD) ہو اور نعت خوان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو اور اگر کوئی کروڑوں روپے دیدے تو یہ لینا دینا

یقیناً جائز ہے۔اور جس خوش نصیب کو سردارِ مکہ مکرّمہ، سرکارِ مدینہ منوّرہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچھ عطا فرمادیں، خدا کی قسم! اُس کی سعادتوں کی معراج ہے۔اور رہا سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنا، تو اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں۔اور اپنے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنے میں نعت خوان وغیر نعت خوان کی کوئی قید بھی نہیں۔ہم تو انہیں کے گھروں کے پلے ہوئے ہیں۔سرکارِ اعلیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔(صحیح بُخاری ج ١ ص ٤٣ حدیث ٧١ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رب ہے مُعْطی یہ ہیں قاسِم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

نعت خوان اور کھانا

فاتی و نعت خوان بھوکا نہ جائے کے سلسلے میں صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: نعت خوان کے عوض کھانا کھلانا تو کھانا کھلانا ہی ہے نہ کھانا ملے اور اگر کھانا ملے گا تو یہی کھانا ملے گا جو کثیر

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا خلاصہ

قاری اور نعت خوان کی دعوت سے مُتعلِّق امام اہلسنت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی سے جو اُمور واضح ہوئے وہ یہ ہیں: ﴿1﴾ کھانا کھلانے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان نیک کاموں کی اُجرت کے طور پر مذکورہ اَفراد کو کھانا کھلائے ﴿2﴾ قاری اور نعت خوان کے لیے ناجائز ہے کہ وہ بطورِ اُجرت دعوت کھائیں ﴿3﴾ اُجرت کی صورتیں پیچھے بیان کردی گئیں لہٰذا ''اُجرت کے کھانے'' کو نفس کی حرص کی وجہ سے ''نیاز'' کہہ کر نفس کو منالینا اِس کھانے کو حلال نہیں کر دے گا لہٰذا مذکورہ افراد میں سے کوئی قراءت یا نعت شریف پڑھنے کے بعد ''صراحتاً یا دَلالتاً طے شدہ خُصُوصی دعوت'' قبول کرتے ہوئے کھائیگا تو ثوابِ اُخروی سے محروم رہیگا بلکہ ایسی کھانا چائے بسکٹ وغیرہ اِس کا اَجر ہو جائیگا ﴿4﴾ اگر عام دعوت ہو (یعنی وہ نعت خوان غیر حاضر ہوتا جب بھی یہ دعوت ہوتی) تو اب ضِمناً ان مذکورہ اَفراد کو کھلانے اور ان اَفراد کے کھانے میں کوئی مُضایقہ نہیں ﴿5﴾ اگر دعوت تو عام ہو مگر قاری یا نعت خوان کے لیے خُصُوصی کھانے کا اِہتمام ہو مثلاً لوگوں کیلئے صرف بریانی اور ان کے لیے مَثَلاً دَلیسے اور چائے کا بھی اِہتمام ہو یا دیگر لوگوں کو ایک ایک حصہ اور ان کو زیادہ دیا جائے تو وہ خُصُوصیت و زیادت (یعنی مخصوص غذا اور اضافہ) اُجرت ہونے کے باعث فریقین کے لیے ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس میں بھی وہی شرط ہے کہ پہلے سے صراحتاً یا دَلالتاً طے ہو تب حرام ہے ورنہ اگر طے نہ تھی اور اس کے بعد ہی اہتمام ہوا تو پھر جائز ہے۔

کیا ہر حال میں دعوت قبول کرنا سنّت ہے؟

اگر نعت خوان اور قاری صاحبان یہ کہیں کہ ہم نے نہ تو اس خُصُوصی دعوت کے لیے کہا تھا اور نہ ہی اُجرت کے طور پر کھاتے ہیں بلکہ دعوت قبول کرنا سنّت ہے اس لیے تبرک سمجھ کر نیاز کھالیتے ہیں، ایسا کہنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر کسی اجتماعِ ذکر و نعت کے موقع پر نیاز کے نام پر لے ''خُصُوصی دعوت'' نہ کی جائے تو کیا اپنی دلی کیفیات میں تبدیلی نہیں

لے ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے نیاز کرنا بڑی نیکی ہے مگر اُجرت کے حکم میں آنے والی خصوصی دعوت کو نیاز کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

پاتے؟ کیا انہیں اس بات کا اِحساس نہیں ہوتا کہ کیسے عَجیب (بلکہ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کنجوس لوگ ہیں کہ پانی تک کا نہیں پوچھا؟ کیا آئندہ اس جگہ پر نعت خوانی کے لیے آنے میں بے رغبتی نہیں ہوگی؟ اگر مذکورہ افراد اپنی دِلی کیفیات تبدیل نہیں پاتے اور آنے والے وساوس کو نفس وشیطان کی شرارت قرار دیتے ہوئے ضِیافَت نہ کرنے والے کی کسی کے سامنے نہ شکایت کرتے ہیں نہ ہی آئندہ ایسی جگہ جانے سے کترانے ہیں، نیز دیگر غریب اسلامی بھائیوں کی دعوت قبول کرنے میں بھی پَس وپیش سے کام نہیں لیتے تو ان پر آفرین ہے، ایسے نعت خوان قابلِ سَتائش ہیں مگر دلوں کی حالت ایسی ہوتی ہے یا نہیں؟ یہ قاری ونعت خوان حضرات خوب جانتے ہیں، اپنے دل کی گہرائی میں جھانک کر اس کا فیصلہ خود ہی کرلیں۔

اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات

وَسوسوں میں مت آیئے

محترم نعت خوان! ممکن ہے شیطان آپ کو طرح طرح کے وَسوسے ڈالے، بہکائے اور یہ باوَر کروانے کی کوشش کرے کہ تُو تو مُخلِص ہے، تیرا کوئی قُصُور نہیں، لوگ تجھے مجبور کرتے ہیں، اور یہ بھی بے چارے مَحَبَّت کی وجہ سے بخوشی ایسا کرتے ہیں، کسی کا دل نہیں توڑنا چاہئے، تُو سب کچھ قَبول کرلیا کر اور یوں بھی یہ تیرے لئے تبرُّک ہے۔ نیز اگر کوئی نعت خوان نابینا یا معذور ہو تو اُس کو وسوسے کے ذَرِیعے مات کرنا شیطان کیلئے مزید آسان ہوتا ہے۔ دیکھئے! **نابینا** ہو یا بینا (یعنی دیکھتا) حکمِ شریعت ہر ایک کیلئے وُہی ہے جو میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہم سب کا اِسی میں بھلا ہے کہ **حرام** کھانے کھلانے سے بچیں۔ نَفس کی چال میں آکر شرعی فتاوٰی کے مقابلے میں اپنی مَنطِق بگھار کر سادہ لوح عوام کو تو جھانسا دیا جاسکتا ہے مگر **حرام** پھر بھی حرام ہی رہے گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو حرام کھانے پہننے سے بچائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرام لقمے کی تباہ کاریاں

منقول ہے: آدمی کے پیٹ میں جب **حَرام کا لقمہ** پڑا، تو زمین وآسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کریگا، جب تک کہ وہ **لقمہ** اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ **جہنَّم** ہوگا۔ (مکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۱۰)

نعت خوانی اعزاز ہے

پیارے اہلِ مدینہ! جو نعت خوانی کی سعادت کے اِعزاز کو سمجھنے سے محروم ہو اسے حُبِّ مال وجاہ وغیرہ کی آفتیں سرمایہ داروں، وزیروں اور افسروں وغیرہ کے یہاں ہونے والی محفلوں میں تو (خدانخواستہ تمنائی ہوئیں تب بھی) خوش دلی سے لے جائیں گی مگر غریب اسلامی بھائی جو نہ ایکو ساؤنڈ کی ترکیب بنا سکے نہ آؤ بھگت کر سکے نہ ہی غربت کے سبب بے چارہ کثیر افراد جمع کر سکے وہاں جانے میں اس کا دل گھبرائے گا، جی اُکتائے گا اور گلا بھی "بیٹھ" جائے گا! جن کے دل میں واقعی عشق ومحبت اور نعت خوانی کی حقیقی عظمت ہے ایسے عاشقانِ رسول کو غریبوں کے یہاں طالبِ ثواب ہو کر حاضری دینے میں کون سی رکاوٹ آسکتی ہے؟ امیر ہو یا غریب جو بھی شرعی تقاضوں کے مطابق اِخلاص کے ساتھ **اجتماعِ ذکر ونعت** کا اہتمام کرے گا اُس کا اور اُس میں شریک ہونے والے ہر مسلمان کا اِن شآءَ اللہ بیڑا پار ہوگا۔

مصطفٰے کی نعت خوانی سے ہمیں تو پیار ہے ان شآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

نعت خوانی ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے

نعت خوانی حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ثناخوانی اور مَحَبَّت کی نشانی ہے اور حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ثناخوانی اور مَحَبَّت اعلیٰ درجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا جب بھی اجتماعِ ذکر ونعت میں حاضری ہو تو باادب رہنا چاہئے اور مقصود رضائے الٰہی ہو۔ جہاں اہتمام پر لنگر وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہو ایسی جگہ خیر سے پہنچنا سخت مَعْیُوب اور اپنے لئے غیبت، تہمت اور بدگمانی کا دروازہ کھولنے کا سبب ہے ایسوں کے بارے میں بسا اوقات اِس طرح کی گناہوں بھری باتیں کی جاتی ہیں، کھانے کا لالچی ہے کھانے کے وقت ہی پہنچتا ہے وغیرہ۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

نعت خوان کی حکایت

اب مخلص نعت خوان کی فضیلت اور معمولی سی بے احتیاطی کی شامت پر مُشْتَمِل نہایت ہی عبرت آموز **حکایت**

مُلاحظہ فرمائیے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ترین "مدّاحِ رسول" (یعنی نعت خوان) کے متعلّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صبح کے وقت روضۂ اطہر حاضر ہوئے تو حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ان سے اپنی قبرِ انور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سفارش کریں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سفارش کی۔ اس حاکم نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ تب سے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زیارت کا سلسلہ ختم ہوگیا پھر یہ ہمیشہ حضورِ اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شِعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی، حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ظالموں کی مَسند پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔" حضرت سیِّدُنا علی خواص رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ (نعت خوان) کے متعلق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتّٰی کہ ان کا وصال ہوگیا۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۴۸) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

جو لوگ ذاتی مَفاد کی خاطر اربابِ اقتِدار کے آگے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضِر ہوجاتے، صدرتمغہ پہنا دے یا ہاتھ ملالے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بہت بڑا اعزاز تصوّر کرتے ہیں اُن کیلئے گزشتہ حکایت میں بہت کچھ درسِ عبرت ہے

اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔

پیارے نعت خوان! اگر آپ روحانیّت چاہتے ہیں، تو سامعین کی کثرت وقلّت کو مت دیکھئے، چاہے ہزاروں کا اجتماع ہو یا فقط ایک ہی فرد، اُسی لگن اور دُھن کے ساتھ آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف پڑھئے، بلکہ تنہائی

میں بھی نعت خوانی کی عادت بنائیے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے اس شعر کو صرف رسمی طور پر پڑھنے کے بجائے اس کی حقیقت کی طرف بھی متوجّہ رہیے۔

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو　　پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو۔۔۔۔۔۔ ؎

جلوے خود آئیں طالِب دیدار کی طرف

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

اگر کوئی بات غلط پائیں تو میری اصلاح فرمادیجیے۔ دعائے مغفرت کا بھکاری ہوں۔

”غیبت کر کے نیکیاں برباد نہ کریں“ کے پیمپس خُرُوف کی نسبت سے نعت خوان کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں

www.dawateislami.net

❁ میراثی ہے ❁ اِس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ❁ اِس کی آواز بس ایسی ہی ہے ❁ اس کی آواز بے سُری ہے ❁ پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز ہے ❁ دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ دوسروں کے شعر چُرا کر خود شاعر بن بیٹھا ہے ❁ پیسوں کے لئے نعت پڑھتا ہے ❁ یہ تو پروفیشنل نعت خوان ہے ❁ صرف بڑی پارٹیوں کی محفلوں میں جاتا ہے ❁ اِس میں اِخلاص نہیں ہے ❁ زیادہ لوگ ہوں یا ❁ ایکوساؤنڈ ہو جبھی پڑھتا ہے ❁ جب آتا ہے مائیک نہیں چھوڑتا ❁ دوسروں کی باری ہی نہیں آنے دیتا ❁ جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ❁ آہا! بڑا مہنگا سوٹ پہن رکھا ہے ضرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہوگا ❁ اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گا رہا ہے ❁ اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لالچ میں نعت پڑھنے آگیا ہے ❁ جس شعر پر نوٹیں آنا شروع ہوجائیں بار بار اُسی شعر کو پڑھتا رہتا ہے ❁ بس کسی جگہ محفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لالچ میں دن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ❁ رات گئے تک نعتیں پڑھتا ہے، فجر مسجد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ❁ اب اس کے پاس ٹائم کہاں ہوگا

اس کے تو سیزن کے دن ہیں بڑے نوٹ دکھاؤ تو آئے گا ❁ پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ❁ اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چاپلوسی کرتا ہے۔

”غیبت سے ہم کو بچا، یا الٰہی“ کے حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں

❁ یہ مبلغ (یا مولانا یا نعت خوان) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ مائک نہیں چھوڑے گا ❁ اُس کی آواز اچھی ہے اس لئے قراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں ویسے تجوید کی کافی غلطیاں کرتا ہے ❁ اس کے تلفظ غلط ہوتے ہیں ❁ اس کو تقریر کرنی ❁ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ❁ چلو! چلو! اب یہ بھی کریگا ❁ نوٹیں چلتی ہیں تو اس کی آواز کھل جاتی ہے ❁ ہمارے شہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا ریٹرن ٹکٹ مانگا تھا ❁ اس نعت خوان کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ❁ اس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ❁ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ اس نے بیان کی تیاری نہیں کی اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وقت گزار رہا ہے ❁ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قصے کہانیاں سناتا ہے ❁ اُس مقرر کی آواز اچھی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مواد نہیں ہوتا ❁ خطاب بڑا جوشیلا تھا مگر دلائل میں دم نہیں تھا ❁ ہمارے خطیب صاحب اپنے بیان میں متت ایک نہیں بتاتے بس اٹھ لیکر بد مذہبوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ❁ آج خطیب صاحب کے بیان میں مزا نہیں آیا ❁ وہ مولانا صاحب جلسے میں دیر سے آنے کے عادی ہیں ❁ فلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے اپنے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

”غیبتیں کرنے والے قیامت میں کُتے کی شکل میں اُٹھیں گے“ کے چالیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی

تباہ کاریاں" صفحہ 410 تا 411 پر ہے "نعت خوانی" نہایت عمدہ عبادت ہے سُریلی آواز بے شک رَبِّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت سخت ہے جسے اِخلاص مل گیا وُہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خوان ماشاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور سامعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لاابالی بے عمل اور اِبہامی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اِس طرح کے نعت خوانوں میں جن بدنصیبوں کا دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب خوب غیبتیں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حقیقی مدنی نعت خوان حضرت سیِّدُنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول میں رونے رُلانے والا مخلص نعت خوان بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے نعت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مَکروہ غیبتوں کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: ❁ پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آگیا کہ اتنی لمبی تقریر شروع کر دی ہے ❁ لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا ❁ بائی محفل نے لائٹ کا اِنتظام ٹھیک نہیں کروایا ❁ سٹیج (اسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی ❁ اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دیا ایک پیڈسٹل فین ہی رکھ دیا ہوتا ❁ یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے ❁ کارڈلیس (Cordless) مائیک کی ترکیب بھی ٹھیک نہیں تھی ❁ اُس نعت خوان نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دیا ❁ مجھے کم وقت دیا ❁ یار! یہ نعت خوان مائیک پر نہیں آنا چاہئے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ کر محفل کا رُخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! ❁ یار! اس نعت خوان نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ❁ ارے! اِس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت

پڑھیں گے؟ ❁ اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا ❁ نرالی طرز میں پڑھتا ہے ❁ پُرسوز طرز میں ٹھیک سے نہیں پڑھ

الف

الفاظ	معانی
اَبَدی	ہمیشہ کیلئے
اَبَد	بادل
اَبرِ باراں	برسنے والا بادل
اَبرِ رَحمت	رحمت کا بادل
اَتقیا	تقی کی جمع، پرہیزگار لوگ
اِتمام	ختم ہونا
اَثاثہ	سرمایہ، جمع کیا ہوا مال
اِجابت	قبولیت
اَجَل	موت
اِحصاب	حساب کتاب
اِحقاقِ حق	حق کا ثابت کرنا
اِختتام	ختم ہونا
اُخُوّت (اُخُو۔وَت)	بھائی چارہ
اَخیار	نیک لوگ
اِدراک	سمجھ
اِذن	اجازت
اِرَم	جنت
اَزَلی	دوامی۔ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو
اِستقامت	قرار
اُستوار	مضبوط۔ پائیدار
اَسرار	سر کی جمع۔ راز
اَسفار	سفر کی جمع
اَسیرانِ قفس	پنجرے کے قیدی
اَشجار	شجر کی جمع۔ بہت سے درخت
اَشرار	شریر کی جمع
اَشکِ خُونیں بہانا	کثرت سے رونا
اَصفیا	صفی کی جمع، برگزیدہ لوگ
اَطوار	طور کی جمع۔ طور طریقے
اَعدا	عدو کی جمع۔ دشمن
اَعدائے دین	دشمنانِ دین
اعلیٰ علیین	"جنت کے نہایت بلند مقامات" یا "اعمال نامہ کے نیک اعمال کے لکھنے کا آخری مقام ہے
اَغِثنی یارسولَ اللّٰہ	اے اللہ کے رسول میری فریاد کو پہنچئے
اَغنیا	غنی کی جمع۔ مالدار لوگ

اُکتاد	حادثہ، آفت
اَفْسُردہ	غمزدہ
اَفْگار	زخمی
اَلْغِیاث	فریاد، فریاد ہے
اَلْفِراق	جدائی کے وقت بولا جانے والا حسرت و افسوس کا لفظ
اَلَم	غم
اَلْوَداع	رخصت، آخری سلام، جدائی
اِمامُ الْاَنْبِیا	نبیوں کا پیشوا
اَمْواج	موج کی جمع، لہریں
اَنبار (اَم۔بار)	ڈھیر
اَنتوھگیں (اَن۔دُوہ۔گیں)	غمگین
اَوج	بلندی
اُوجڑ	ویران

آ

الفاظ	معانی
آباء و اَجداد	باپ دادا کی جمع، باپ دادا
آبشار	اونچی جگہ سے گرنے والا پانی
آبگینۂ دل	کانچ یا شیشے کی طرح نازک دل
آٹھ پہر	رات دن۔ ہر وقت
آزار	تکلیف، دکھ
آس	اُمید
آشکار	ظاہر
آگہی	واقفیت
آلام	اَلَم کی جمع۔ بہت سارے غم
آنگن	گھر کے بیچ کا صحن۔ انگنائی

ب

الفاظ	معانی
بادِ صبا	صبح کی ہوا۔ ہوا جو مشرق سے چلے
بادِ مخالف	آگے بڑھنے سے روکنے والی ہوا۔ آندھی، طوفان
بادیدۂ نم	روتی ہوئی آنکھ سے
بارِ دگر	دوبارہ
بارِ گنہ	گناہ کا بوجھ
باشعور	سمجھدار

باصَفا	پاکیزہ، ستھرا۔
بالا	بلند
بامِ کعبہ	کعبۂ شریف کی چھت کے اوپر کا حصہ
بَبول	کانٹوں کا درخت
بَجرا	ایک قسم کی کول خوبصورت کشتی
بُچکار	پیار، دلاسہ
بَحر و بَر	سمندر اور خشکی
بَخت بیدار	قسمت والا
بَخشور (بَخت۔وَر)	خوش نصیب
بَختِ خوابیدہ	سویا ہوا نصیب
بَداَطوار	بُرے رنگوں کا
بَدرُ الدُّجیٰ	اندھیری رات کو روشن کرنے والا چاند
بَدکردار	بُرا کام کرنے والا
بَراءَت (بَرا۔ءَت)	نجات
بُردِیَمانی	یمن کی چادر
بَرزَخ	موت اور قیامت کا درمیانی وقفہ
بَرق	بجلی
بَرکھا	بارش

بَرہنہ پا (بَ۔رَ۔نَہ۔پا)	ننگے پاؤں
بَسوئے مَن	میری جانب
بِشارت	خوشخبری
بَشاشت	تازگی
بَصارت	آنکھوں کی نظر
بَصیرت	دل کی نظر
بَطنِ مادر	ماں کا پیٹ
بَعید	دور
بقیعِ غرقد	جنت البقیع کا نام
بَکی	بکواسی، فضول کو
بِلا رَیب	بے شک
بَلیّات (بَلی۔یات)	بلائیں
بَن	جنگل
بَوریا	چٹائی
بَھنور	گہرا اور پانی کا چکر
بیابان	جنگل
بے بَدل	بے مثال
بے خُود	اپنے آپ سے بے خبر، مست

بَیر	دشمنی
بیر	کنواں
بیرا	بل کھا
بے عَدَد	لاتعداد
بَیگانہ	پرایا
بے گُمان	بےشک
بے نَوا	بےکس۔مجبور

پ

الفاظ	معانی
پارسا	پرہیزگار
پارہ پارہ	ٹکڑے ٹکڑے
پَٹ	کواڑ۔دروازہ
پَتلیرانی	منظوری۔اقبال۔تبولیت
پَرچار	تبلیغ
پُرانوار	روشن
پَرتو	پرچھائیں۔روشنی
پُرضیا	روشن
پژمُردہ	مرجھایا ہوا۔کملایا ہوا

پِسَر	فرزند
پَسِ مرگ	مرنے کے بعد
پشیمانی	شرمندگی۔ندامت
پُنچھی	پرندہ
پنہاں	چھپا ہوا۔پوشیدہ
پَوپھٹنا	صبح صادق ہونا
پُھوہار	پھوار۔ہلکی ہلکی بوندیں
پَھبر	دھوکہ بازی۔مکر فریب
پَھیرا	گشت۔دورہ
پیا	پیارا۔محبوب
پیادہ	پیدل چلنے والا
پیچ و خم	چکر۔بل۔گھیر
پیچیدہ گتھی	الجھی ہوئی مشکل
پیراھن	لباس
پیزار	جوتی
پیکِ اَجل	ملک الموت
پیمانہ	جام۔پیالہ۔برتن
پیہم	لگاتار

ت

الفاظ	معانی
دبش	چمک۔روشنی
دبکے	کب تک
دار	دھاگہ۔تار یک
داریک	اندھیری
تبحرِ علمی	نہایت وسعتِ علمی
تبسم ریز	مسکرانے والا
تجلی	چمک۔جلوہ
تجہیل (تج۔ہیل)	نادان کہنا۔جاہل کہنا
تربت	قبر
ترکا	علی الصباح۔صبح سویرے
تسلسل	سلسلہ
تشنگانِ دید	دیدار کے پیاسے
تشنہ لبی	پیاس
تشنگی	پیاس
تصدق	قربانی۔خیرات
تصرف (ت۔صر۔رُف)	اختیار۔استعمال۔طاقت
تکثیر (تک۔ثیر)	کثرت
تکنا	دیکھنا
تلاطم خیز	طوفانی
تلخیوں	بدمزہ حالتوں

ت

الفاظ	معانی
تمام	سب۔مکمل
تمسخر	مذاق۔ہنسی
تمہید	ابتدا
تگ و دو	کوشش۔جانفشانی
تنزل (ت۔نزُل)	کمی۔زوال
تنویر	روشنی۔چمک
تونگر	مالدار
تولیت (تو۔لی۔یت)	مہارکباد
تھوھر	ایک کانٹے دار زہریلا پودا، جو زخموں کی غذا ہوگا۔اُلٹ م
تیرگی	سیاہی۔اندھیرا
تیرہ	اندھیرا
تیغ بکف	ہاتھ میں تلوار لئے

چ

الفاظ	معانی
جا	جگہ
جامۂ نور	نور کا لباس
جامِ ہستی	زندگی کا جام۔ پیدا ہونا
جاناں	محبوب
جاں بلب	مرنے کے قریب
جانفزا (جاں۔فزا)	دل خوش کرنے والا۔ سرت انگیز
جانکنی	نزع۔ جانکندنی۔ سکرات۔ دم ٹوٹنے کا وقت
جانگزا	جان کو تکلیف دینے والی
جانِ مُضطر	بے قرار
جبل	جبال کی جمع یعنی پہاڑ
جبینِ نیاز	عقیدت بھری پیشانی
جحیم	جہنم کے ایک طبقے کا نام
جگر	کلیجہ۔ کلیجی
جلا	صفائی۔ روشنی
جلوۂ زیبا	حسین جلوہ
جمال	حسن۔ خوبصورتی

جُنجُبال	وبال، حیرانی، پریشانی، آفت، بکھیڑا
جُنون	دیوانگی
جوار	پڑوس
جوہر	قیمتی ہنر۔ کمال
جھالا	سخاوی بارش
جھلملاتے	جگمگاتے

چ

الفاظ	معانی
چارہ	علاج
چارہ گر	طبیب
چاک	پھٹا ہوا
چاندنا	اُجالا۔ روشنی
چاہت	محبت
چڑھائی	حملہ۔ یلغار
چشمِ بینا	دیکھنے والی آنکھ
چشمِ تر	رونے والی آنکھ
چشمِ گریاں	رونے والی آنکھ
چکاچوند	جگمگ جگمگ

جُوئبدار	خبر دینے والا، پیشکار کرنے والا
جو طرف	چاروں طرف
جو کس	ہوشیار، چوکنا
جو کھٹ	دروازہ
جو گِرد	چاروں طرف

ج

الفاظ	معانی
حامی	نائب
حُبِّ جاہ	عزت و شہرت اور مرتبے کی محبت
حُجّاج	حاجی کی جمع
حَجَر	پتھر
حَجَرِ اَسْوَد	کالا پتھر (جو کعبے میں لگا ہے)
حُسّاد (حُسن، حاسد)	حاسد کی جمع
حَسرتا	افسوس کا کلمہ
حَسَنَین	سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حشُر	(قیامت میں) اکٹھا جانا
حَشمَت	شان و شوکت
حُضوری	حاضری، قرب، نزدیکی

حق آشنا	خدا سے سچی بات کہنے والا
حیاتِ جاوِدانی	ہمیشہ کی زندگی

خ

الفاظ	معانی
خار	کانٹا
خارزار	کانٹوں بھرا جنگل
خاکسارانہ	عاجزانہ
خاوَر	سورج
خدائی	دنیا، جہاں
خَر	گدھا
خِرَد	سمجھ، دانائی، عقل
خَزینہ	خزانہ، گودام
خَستہ جگر	عشق میں زخمی کلیجہ، رنجیدہ
خَس و خاشاک	سوکھی گھاس اور کانٹے کوڑا کرکٹ
خَبیث	نالائق، کمینہ
خَصلتِ بد	بُری عادت
خَلّاق	اللہ عزوجل کا صفاتی نام، خلق کے پیدا کرنے کا صیغہ یعنی بہت پیدا کرنے والا
خُلد	جنت

خُلُق	اخلاق
خُلُقِ عظیم	اعلیٰ اخلاق
خَم	ترچھا پن۔ ٹیڑھا
خُمار	نشہ
خندۂ بے جا	فضول ہنسی
خوان (خا۔ن)	تھال۔طشت
خواھاں (خا۔ھاں)	آرزومند
خُودرَفتگی	بے خودی۔مستی
خُوشا	کلمۂ تحسین۔مرحبا۔واہ واہ
خوش خِصال	اچھی عادتوں والا
خون رُولا	بہت زیادہ رونا
خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا

د

الفاظ	معانی
داغِ مُفارقت	جدائی کا صدمہ
دامانِ تر	گیلا آنچل
دَر	دروازہ۔میں۔بیچ
دَرخشاں (درخ۔شاں)	روشن
دردِ پنہاں	چھپا ہوا درد
دَرگَہ	درگاہ کا مخفف
دَرماندگی	بے چارگی۔عاجزی
دَمساز	ہمراز۔بیگانی
دَست بَستہ	ہاتھ باندھ کر
دَستگیر	ہاتھ تھامنے والا۔مددگار
دَشت	جنگل۔ریگستان
دِلدار	تسلی دینے والا۔محبوب۔پیارا
دِلبَر	دل لے لینے والا۔پیارا
دِل فِگار	زخمی دل والا
دِل کَش	دلپسند
دِل کُشا	دل کو خوش کرنے والا۔روشن۔فراخ
دم بدم	پے در پے۔ہر گھڑی
دم لَبوں پر آنا	مرنے کے قریب ہونا
دَنا	قریب ہونا
دِوانہ	دیوانہ کا مخفف
دو گام	دو قدم۔بہت ہی نزدیک
دُہائی	فریاد۔مدد طلب کرنا

الفاظ	معانی
وِلیز (وا۔لیز)	روانہ
وَطن (وَ۔طن)	گھر
وَھوکا	خوف
وُھول	مٹی۔خاک
وِیا جلالا	چراغ روشن کرنا
وِیار	ظہر۔ملک۔علاقہ
وِیکھ دو	روتی آنکھ

ڈ

الفاظ	معانی
ڈگر	راستہ۔روش۔انداز

ذ

الفاظ	معانی
ذم	مذمت، برائی

ر

الفاظ	معانی
رائیگاں	ضائع
رِحلت	موت
رُخ	چہرہ
رَساتی	پہنچ۔اصل گزر
رِضا	خوشنودی
رَفاقت	ساتھ۔ہمراہی
رِفعت	بلندی۔بزرگی
رَنجور	غمگین
رنگیں	رنگ کیا ہوا۔ریشہ
رُوداد	حالات۔واقعات کا بیان
رُوسیاہ	کالا چہرہ
روشن ضمیر	دل کے حالات سے آگاہ
روہا	آزار
روہلی	چمکارا
رُونے اَلور	نورانی چہرہ
رُونے پُر اَلوار	روشن چہرہ
رُونے دلبان	روشن چہرہ
رَیگزار	ریگستان

ز

الفاظ	معانی
زار	ذلیل ورسوا کنندہ

زاہد	دنیا سے بے رغبت
زائر	زیارت کرنے والا
زَر	سونا۔روپیہ پیسہ
زَمَن	زمانہ
زُوّار	زائر کی جمع۔زیارت کرنے والے لوگ
زُور	اصوکہ۔فریب۔
زِیادَت	زیادہ ہونا
زِیر	ماتحت
زِیست (زِندگی)	زندگی

سائلِ بے پَر	طالبِ بخشش
سایہ گُستَر	مہربان۔مددگار۔حامی
سِبطَین	امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سَحَر	صبح
سُخَن	بات۔قول۔شعر۔کلام
سَدا	ہمیشہ
سدرہ (سدرۃ المنتہیٰ)	بیری کا درخت۔ساتویں آسمان پر وہ بیری کا درخت جس سے آگے کوئی نہیں جاسکتا یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام بھی نہیں جاسکتے۔

س

الفاظ	معانی
ساحِل	سمندر یا دریا کا کنارہ
ساغَر	جام۔پیالہ
ساقِیا	اے ساقی اے پلانے والے
ساگَر	سمندر
سالِ رَفتہ	گیا ہوا سال
سالِحہ (سالِحات)	صدمہ پہنچانے والا واقعہ۔حادثہ

سرہانے	سرہانے
سراسر تمام۔یکساں	سراسر تمام۔یکساں
کامیاب۔سرخرو	کامیاب۔سرخرو
تکیہ	تکیہ
جلا ہوا	جلا ہوا
پانی کا جہاز	پانی کا جہاز
جہنم کے ایک طبقے کا نام	جہنم کے ایک طبقے کا نام
نزع۔جان نکلنے کا وقت	نزع۔جان نکلنے کا وقت

سگ	کتا
سلامِ شوق	محبت بھرا اسلام
سَلْبِ ایماں	ایمان چھن جانا
سَنگم	اِکٹھا ہونا
سَنگِ در	دروازے کا پتّھر
سنَگ رَیزہ	پتھر کا ٹکڑا، کنکر۔ روڑا
سَوز	جلن۔ تپش۔
سَوَیرا	جلدی۔ دیر کی ضد
سِیاحت	سَیر
سِینہ تَپاں	جلتا سینہ
سینہ سِپَر	خطرناک حالات میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا
سَیلِ اَشک	آنسوؤں کا بہاؤ

ش

الفاظ	معانی
شاخُسار	درختوں کا جُھنڈ
شاد	خوش
شاداں	خوش
شاد کام	کامیاب۔ خوشحال
شادماں	خوش
شادی	خوشی۔ بیاہ
شاق	دُشوار
شائق	شوقین
شدائد	شدّت کی جمع۔ تکلیفیں
شَر	بُرائی
شُعلہ بار	جس سے شعلے اٹھتے ہوں
شَق ہونا	پھٹنا۔ چِرنا۔ دراڑ پڑنا
شِکوَہ	شکایت
شِکیبائی (شِ۔ کے۔ بائی)	صبر۔ تحمُّل
شَمْس	سورج
شُمُول	شامل ہونا
شَناسائی	جان پہچان، واقفیّت
شَناوَر	تیرنے والا
شَوریدہ سر	دیوانہ
شَہسُوار	ماہر گھوڑے سُوار
شَہی	بادشاہی

الفاظ	معانی
شَیخین	حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما
شِیر خوار	دودھ پیتا بچہ

ص

الفاظ	معانی
صائم	روزہ دار
صَبا	ہوائے شرقی ہوا
صدا	آواز۔ پکار
صَدقہ (ص۔د۔قہ)	خیرات

ط

الفاظ	معانی
طَراوَت (تَروٹ)	نمی۔ٹھنڈک۔تازگی
طُغیانی	سرکشی۔سیلاب
طِینَت	طبیعت۔مادّت

ظ

الفاظ	معانی
ظُلمت	اندھیرا

ع

الفاظ	معانی
عار	شرم۔عیب

الفاظ	معانی
عُقبیٰ	آخرت
عُلُوِّ شان	بلندی شان
عندلیب	بلبل
عدیلہ	رائے

غ

الفاظ	معانی
غُبار	خاک
غَسّال	غسل دینے والا
غَش کھانا	بیہوش ہونا
غُصّے	غصّہ والے
غُلْغُلہ	شور وغل ۔ چرچا
غِلْمان	جنت کے خادم
غم زُدہ گار	دنیا کا غم
غم غَلَط ہونا	غم دور ہونا
غمناک	غمگین
غُنچہ	پھول کی کلی
غمِ ہجر (غمِ فُرقت)	جدائی کا صدمہ
غوثِ اعظم	بہت بڑا فریاد سننے والا

ف

الفاظ	معانی
فِتَن	فتنہ کی جمع
فُتُور	کمزوری یا خرابی کا سبب
فِدائی	شیدائی
فِراق	جدائی
فِراوانی	کثرت
فَرحت	خوشی
فُرقت	جدائی
فُزوں تَر	بہت زیادہ
فَسانہ	سرگزشت ۔ ماجرا ۔ احوال
فَلاح	کامیابی
فِی النّار	جہنم ۔ آگ میں
فَیضان	بڑا فیض ، بڑا نفع ، بڑا فائدہ

ق

الفاظ	معانی
قاسِم	تقسیم کرنے والا
قاصِر	مجبور ۔ لاچار
قُربت	نزدیکی ۔ قرب

قریبہ	(جنگلی) بلی
قساوت	سختی
قسمت کا دھنی	نصیب والا، خوش قسمت
قضا	موت، تقدیر
قضیہ (ق۔ضی۔یہ)	جھگڑا
قلبِ مضطر	بے قرار دل
قلبِ فگار	زخمی دل
قمری	فاختہ کی قسم کا ایک طوق دار پرندہ

ک

الفاظ	معانی
کاتبِ تقدیر	تقدیر لکھنے والا (اللہ تعالیٰ)
کاسہ	بھیک کا ٹھیکرا، پیالہ، کٹورا
کاسۂ دل	دل کو بھیک مانگنے کا پیالہ بنانا۔
کافور	غائب۔ دور
کالی گھٹا	کالے بادل
کامدار	کارکن۔ عہدیدار
کامگار	خوش نصیب
کان	غنچہ کا بند ہونا جہاں سے کلی کا شاخ یا ڈنٹھل وغیرہ نکلتے ہیں۔
کاہل	سست
کبائر	بڑے گناہ
کُبّا	جسم پر کوبڑ
کبھی کبھی	[illegible]
کُلفت	بیقراری
کلک (کَل۔ک)	قلم
کنگورہ (کن۔گو۔رہ)	عمارت یا مسجد وغیرہ میں خوبصورتی کیلئے لگائے جانے والے کانٹے
کوچہ	گلی
کوشاں	کوشش کرنے والا
کون و مکاں	دنیا۔ جہان
کونین	دین و دنیا۔ دونوں جہاں
کوہِ اَلَم	غم کا پہاڑ
کوئے یار	محبوب کی گلی
کہار	پالکی اٹھانے والا
کہسار	پہاڑوں کی قطار

گ

الفاظ	معانی
گام	قدم

گامزن	چلنے والا
گدا	بھکاری۔ منگتا
گراں	بھاری
گریز	پرہیز۔ علیحدگی
گریہ	رونا
گریہ کناں	رونے والا
گفتار	بات چیت
گلعذار (گل۔عذار)	پھول جیسے گال والا، خوبصورت چہرہ
گنبدِ خضرا	سبز گنبد
گورِ بیرہ	اندھیری قبر
گورِ غریباں	قبرستان
گہر	موتی
گھائل	زخمی
گیسوئے خمدار	بل کھائی ہوئی زلفیں

ل

الفاظ	معانی
لا اُبالی پن	لاپرواہی
لاجَرَم	بے شک۔ یقیناً
لاریب	بلاشبہ
لالہ زار	گلزار۔ باغ
لب	زبان
لَحْد (لَح۔د)	قبر
لَحْظہ	لمحہ
لُعاب	تھوک
لَعِب (لَ۔عِب)	کھیل کود۔ سیر تماشہ
لَعل	سرخ ہیرا
لِلّٰہ	اللہ کے لیے
لِوائے حَمْد	حمد کا جھنڈا
لَپک	شعلہ۔ چمک۔ بجلی جو ہوا کے ساتھ چلے
لَیل و نَہار	رات اور دن

م

الفاظ	معانی
عاصِوا	علاوہ
ماہِ لِقا	چاند جیسی صورت والا
مُحیط ہونا	حاوی ہونا
مختار	با اختیار۔ پسند کیا گیا
مَخْزَن	خزانہ۔ ذخیرہ۔ گودام
مَخمور	نشے میں مست

مُدام	ہمیشہ
مُداوا	علاج
مُداوَمت	ہمیشگی
مَدْح (مَدح)	تعریف
مِدْحَت	تعریف
مَدح سَرا	تعریف کرنے والا
مُدّعا (مَدعا)	مقصد۔خواہش
مَدفن	دفن کی جگہ
مَرحَلہ	سفر۔کوچ
مُردار	اپنی موت سے مرا ہوا جانور
مُردَن	موت
مُرشَد	ہدایت کیا گیا۔
مُرشِد	ہدایت کرنے والا۔پیر
مُرشِدی	میرا پیر
مَرغزار (مَرغ۔زار)	مَرغ یعنی ہری گھاس مطلب کہ جہاں ہری گھاس پھیلی ہوئی ہو۔
مَرغُوب	پسندیدہ
مُرید	خواہش مند، فرمانبردار

مَرِید	سخت سرکش۔بڑا شریر
مُزَیَّن	آراستہ۔سجایا ہوا
مُژدَہ	خوشخبری
مَسرور	خوش
مَسکَن	ٹھکانا
مَسِیحا	حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب
مُشت	مٹھی
مَشروب	پینے کی چیز
مَشِیَّت	مرضی
مُصحَف (مُص۔حف)	قرآن پاک
مُضطَرِب (مُض۔طر۔ب)	بے چین
مُطِیع	فرماں بردار
مَظہَر	ظاہر ہونے والا
مُظہِر	منکشف کرنے والا۔بیان کرنے والا
مُعاوَنَت	امداد۔تعاون
مُعَطَّر	خوشبودار
مُعَنبَر (مُ۔عن۔بر)	عنبر کی خوشبو میں بسا ہوا

مُعطِی	عطا کرنے والا
مُغیلان (مَغ۔یَ۔لان)	ایک کانٹے دار درخت ببول یا کیکر
مَفقُود (فَ۔قُ۔دُ)	غائب۔گم
مُفلِس	غریب
مُقابِل	سامنے والا۔زوجہ
مَقہُور	قہر کیا گیا
مَکرِ شیطان	شیطان کا دھوکا
مِلّت	قوم
مُلتَجی	عرض گزار۔التجا کرنے والا
مَلجَا	جائے پناہ۔پناہ لینے کی جگہ
مَلحُوظ	لحاظ کیا گیا۔خیال رکھا گیا
مَلُول	غمگین
مُمائِل	مانند۔مثل
مَملُو	پُر۔لبریز۔بھرا ہوا
مَمنُون	احسان مند
مَوال	جائداد۔دولت۔مال
مَنبَع (مَن۔بَع)	جاری ہونے یا نکلنے کا مقام
منجدھار	دریا کے بیچ کی دھار

مَنقَبَت	صحابہ واولیا کی شان میں تعریفی اشعار
مُنکَر (مُن۔کَر)	انکار کیا گیا
مُنکِر (مُن۔کِر)	انکار کرنے والا
مَوج زَن	خوشیاں منانے والا
مَے الفت (مَے عشق)	الفت کی شراب
مَہ	چاند۔مہینا
مہِ غُفران	مغفرت کا مہینہ
مَیت کر	بھلا کر
مَے	شراب
مِیزان	ترازو
میکا	عورت کے والدین کا گھر
مِیدا	تمنا

ن

الفاظ	معانی
ناب	خالص
ناتکار	نکما
ناتمام	نامکمل

لاخذا	جہاز کا کپتان، رہنما
لادار	غریب
لار	آگ، ہتھم کا ایک جلتے کا ام
لازوا	ناجائز
لاطِق	بولنے والا
لاطہ	رشتہ
لاقہ سوار	اونٹنی سوار
لامدار	عالی جناب
لامہ	حشر، اعمال نامہ
لاؤ	کشتی
لایاب	وہ چیز جو دل کھینچ لے
لِت لَبا	تازہ بتازہ
لَخل	کھجور کا درخت
لَخوَت	کھجور
لَزار	کھجور
لَزع (نزع)	سکرات، روح قبض ہونے کا وقت
لُزول	نازل ہوا
لُزھت	شرمانا، جھجکی

لَبہم مَیحہ	صبح کی ہوا۔
لَبہم طیبہ	ہوائے مدینہ
لعت	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی شان میں آمیزشی کلام یا اشعار
لَعش	لاش
لَغمہ بار	نغمہ سنانے والا
لَفَس	سانس
لَفسِ اَمّارہ	برائی پر ابھارنے والا نفس
نفسی نفسی (نفسا نفسی)	اپنی اپنی کرنا، دوسرے کی پروا نہ ہونا
لقشِ کَفِ پا	پاؤں کے تلوے کا نشان
لکبِروں (نکبروں)	تکبر و کبیر
لکبرین	تکبر و کبیر
لگوت (نکہت)	پھولوں کی خوشبو
لگیں (نگیں)	نگینہ
لگبہ	جواہر، قیمتی پتھر
لَم	شرم، جھجکی ہوئی
لَماک آلکھ	روتی آنکھ
لَوامَتج	نخرہ کرنے والا

نَوال	احسان، بخشش
نَوبَت بجنا	نقارہ بجنا، خوشی ہونا
نَونِہال	بہت چھوٹا بچہ
نَوید	خوشخبری
نِہاں	پوشیدہ
نِہایت	بکثرت۔ بے حد۔ حد
نَیّا	کشتی۔ ناؤ
نِیم جان	آدھ موا، کمزور

و

الفاظ	معانی
وا	کھلا ہوا، کشادہ
وارفتگی (وارفتگی)	دیوانگی۔ عشق و مستی
واصِف	تعریف کرنے والا
واں	وہاں کا مخفف
واہَوا	کھدا
وَحشَت	ہیبت۔ گھبراہٹ۔ خوف
وَرَع	پرہیزگاری
وِصال	ملنا۔ ملاپ
وَصف	خوبی، تعریف
وَصل	ملاقات۔ ملاپ
وَعدہ	دھمکی
وِلا	محبت

ہ

الفاظ	معانی
ہِجر	جدائی
ہَزار دہ ہزار عالم	اٹھارہ ہزار طرح کی مخلوق
ہَمدَم	رفیق۔ یار۔ دوست
ہم سائگی	پڑوس
ہم شَبِہ	ہم شکل
ہَوَس	حرص۔ لالچ
ہُوک اُٹھنا	درد ہونا

ی، ے

الفاظ	معانی
یاوَر	حمایتی۔ مددگار
یاوَہ گوئی	فضول باتیں
یَلغار	حملہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تو ھی مالکِ بحرو بر ھے یا اللّٰہ یا اللّٰہ

تُو ہی مالِکِ بَحر و بَر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ
تُو ہی خالِقِ جِنّ و بَشَر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

تُو اَبَدی ہے تُو اَزَلی ہے تیرا نام عَلیم و علی ہے
ذات تِری سب سے بَرتَر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

وَصف بیاں کرتے ہیں سارے سَنگ و شَجر اور چاند ستارے
تسبیحِ ہر خُشک و تَر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے
وَاصِف ہر اک پھول ثمر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

خَلقت جب پانی کو تَر سے رِم جھم رِم جھم بَرکھا بَر سے
ہر اِک پر رَحمت کی نَظَر ہے، یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

رات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذکر سنایا
نَغمہ بار نسیمِ سَحَر ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

بَخش دے تُو عطّار کو مولیٰ واسِطہ تُجھ کو اُس پیارے کا
جو سب نبیوں کا سَرور ہے یـــا اللّٰـــہُ یـــا اللّٰـــہ

یا الٰھی! مغفرت کر بیکس و مجبور کی

ہر خطا تو درگزر کر بیکس و مجبور کی
یاالٰہی! مغفِرت کر بیکس و مجبور کی

یاالٰہی! کر دے پوری ازپئے غوث و رضا
آرزُوئے دیدِ سرور بیکس و مجبور کی

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں یاربّ! اسے دینا جگہ
رُوح چلدے جب نکل کر بیکس و مجبور کی

یاخدا! پُوری تمنّا ہو بقیعِ پاک کی
ازپئے حسنَین و حیدر بیکس و مجبور کی

واسِطہ نورِ محمد کا تجھے پیارے خُدا
گورِ تیرہ کر مُنوّر بیکس و مجبور کی

آپ کے میٹھے مدینے میں پئے غوث و رضا
حاضِری ہو یانبی! ہر بیکس و مجبور کی

آمِنہ کے لال! صَدقہ فاطِمہ کے لال کا
دُور شامِ رنج و غم کر بیکس و مجبور کی

نفس و شیطاں غالِب آئے لوخبر اَب جَلد تر
یارسولَ اللّٰہ! آکر بیکس و مجبور کی

جس کسی نے بھی دعا کے واسطے یاربّ کہا
کردے پوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی

بہرِ شاہِ کربلا ہوں دُور آفات و بلا
اے حبیبِ ربِ داوَر! بیکس و مجبور کی

آپ خود تشریف لائے اپنے بیکس کی طرف
"آہ" جب نکلی تڑپ کر بیکس و مجبور کی

اے مدینے کے مسافر! تُو کہانی رَو رَو کر
اُن سے کہنا خوب رو کر بیکس و مجبور کی

ہُوک اُٹھی، رُوح تڑپی، جب مدینہ چھُٹ گیا
جان تھی غمگین و مُضطَر بیکس و مجبور کی

آہ کرتو مدینے میں گر کے مصطفٰے
آہ نکلے گی ترے ہر بیکس و مجبور کی

میں مکّے میں پھر آگیا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

یہ اشعار اور اس کے بعد والے تمام وہ کلام جن کے میں ردیف "یاالٰہی" ہے، سفر مدینہ ۱۴۲۱ھ میں عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

میں مکّے میں پھر آگیا یاالٰہی عزوجل — کرم کا ترے شکریہ یاالٰہی عزوجل
نہ کر رد کوئی اِلتجا یاالٰہی عزوجل — ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی عزوجل
رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لب پر — تِرا یاالٰہی عزوجل تِرا یاالٰہی عزوجل
مری زندگی بس تری بندگی میں — ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی عزوجل
نہ ہوں اشک برباد دنیا کے غم میں — محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غم میں رُلا یاالٰہی عزوجل
عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت — نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی عزوجل
مجھے اولیا کی مَحبّت عطا کر — تُو دیوانہ کر غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یاالٰہی عزوجل
میں یادِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ — مجھے اُلفتِ اُن کی غم سے رہائی یاالٰہی عزوجل
مرے بال بچوں پہ سارے قبیلے — پہ رحمت ہو تیری سدا یاالٰہی عزوجل
دے عطاریوں بلکہ سب سُنّیوں کو — مدینے کا غم یاخدا عزوجل یاالٰہی عزوجل
خدایا عزوجل اجل[1] آکے سر پر کھڑی ہے — دِکھا جلوۂ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یاالٰہی عزوجل
مری لاش سے سانپ بچھو نہ لپٹیں — کرم بہرِ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یاالٰہی عزوجل

تو عطاؔر کو سبز گنبد کے سائے
میں کردے شہادت عطا یاالٰہی عزوجل

[1] موت

مَحبَّت میں اپنی گُما یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمدوثنا یاالٰہی

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم
ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے
مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مِرا حشر میں ہوگا کیا یاالٰہی

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں
پئے مرشِدی دے شِفا یاالٰہی

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گناہوں سے ہردم بچا یاالٰہی

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

عَزَّوَجَلَّ

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!

عَزَّوَجَلَّ

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی — بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی — مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
مُطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی — سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ — مری بخش دے ہر خطا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
غمِ مصطفٰے دے غمِ مصطفٰے دے — ہو دردِ مدینہ عطا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
میں عشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ — تُو دیوانہ ایسا بنا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
مدینے کی مستی رہے مجھ پہ چھائی — صدا یاالٰہی صدا یاالٰہی صدا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
دِکھا ہر برس تُو حرم کی فضائیں — تو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا — چلے طیبہ پھر قافلہ یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
جو روتے ہیں ہجرِ مدینہ میں اُنکو — مدینے کی گلیاں دکھا یاالٰہی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عَزَّوَجَلَّ
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ — عطا ہو پئے مصطفٰے یاالٰہی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عَزَّوَجَلَّ
تُو دیوانہ مجھ کو بنا بہرِ مُرشِد — شہنشاہِ بغداد کا یاالٰہی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عَزَّوَجَلَّ
مجھے سُنّیت پر تُو دے استقامت — پئے شاہِ احمد رضا یاالٰہی
عَزَّوَجَلَّ
تو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر — مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی

مُطیع اپنے مُرشِد کا مجھ کو بنادے میں ہو جاؤں ان پر فِدا یاالٰہی عزوجل
مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی عزوجل
سدا پیرومرشِد رہیں مجھ سے راضی کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی عزوجل
بنادے مجھے ایک در کا بنادے میں ہردم رہوں باوفا یاالٰہی عزوجل
تجھے واسِطہ سیّدہ آمِنہ کا بنا عاشقِ مصطفٰے یاالٰہی عزوجل
مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا بچا یاالٰہی عزوجل بچا یاالٰہی عزوجل
نہ دے جاہ وحَشمت نہ دولت کی کثرت گدائے مدینہ بنا یاالٰہی عزوجل
مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی عزوجل
یہ دل گورِ تیرہ سے گھبرا رہا ہے پئے مصطفٰے جگمگا یاالٰہی عزوجل
بقیعِ مبارک میں تدفین میری ہو بہرِ شہِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہ یاالٰہی عزوجل

تُو عطّار کو چشمِ نَم دے کے ہر دم
مدینے کے غم میں رُلا یاالٰہی عزوجل

مَدَنی پھول

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ۔یعنی مسلمان وہ ہے کہ اُس کے ہاتھ اور زَبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صَحیح بُخاری ج۱ص۱۵حدیث۱۰)

مٹا میرے رنج و الم یا الٰہی

مٹا میرے رنج و الم یا الٰہی — عطا کر مجھے اپنا غم یا الٰہی
شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے — کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الٰہی
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے — تُو سرتاپا تصویرِ غم یا الٰہی
فقط تیرا طالب ہوں ہرگز نہیں ہوں — طلبگارِ جاہ و حشم یا الٰہی
نہ دے تاجِ شاہی نہ دے بادشاہی — بنا دے گدائے حرم یا الٰہی
حبیبِ عشقِ محمد میں آنسو بہائے — عطا کر دے وہ چشمِ نم یا الٰہی
شَرَف حج کا دیدے چلے قافِلہ پھر — مِرا کاش! سُوئے حرم یا الٰہی
دکھا دے مدینے کی گلیاں دکھا دے — دکھا دے نبی کا حرم یا الٰہی
چلے جان اِس شان سے کاش یہ سر — درِ مصطفٰے پہ ہو خَم یا الٰہی
مِرا سبز گنبد کے سائے میں نکلے — محمد کے قدموں میں دم یا الٰہی
عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا — ہیں عصیاں میں بدمَست ہم یا الٰہی
مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت — پئے شاہِ عَرَب و عَجَم یا الٰہی
مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! — بڑھا جاتا ہے دم بدم یا الٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے — یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الٰہی
حقوق العباد! آہ! ہوگا مِرا کیا! — کرم مجھ پہ کر دے کرم یا الٰہی
[illegible] — [illegible] ہم یا الٰہی

خدایا بُرے خاتمے سے بچانا — پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں سے بھر پور نامہ ہے میرا — مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی
تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم — پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یاالٰہی
میں تھا لائقِ نارِ دوزخ خدایا — دی جنّت ہے کتنا کرم یاالٰہی
بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت — رہوں پُل پہ ثابت قدم یاالٰہی
جَلا دے نہ مجھ کو کہیں نارِ دوزخ — کرم بہرِ شاہِ اُمَم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے — کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
گناہوں کی تاریکیاں چھا گئی ہیں — کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
چلے قبر میں سب اکیلا لِٹا کر — کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
نکیرین بھی قبر میں آچکے ہیں — کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
قِیامت کی گرمی میں کیسے سہوں گا — کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی
یہود و نصاریٰ کو مغلوب کردے — ہو ختم اُن کا جَور و سِتم یاالٰہی
مجھے دونوں عالَم کی خوشیاں عطا ہوں — مٹا دے زمانے کے غم یاالٰہی
جو بیمار آئے شِفا پاکے جائے — سکھا دے مجھے ایسا دم یاالٰہی
میں تحریر سے دِیں کا ڈنکا بجادوں — عطا کر دے ایسا قلم یاالٰہی

تُو عطّار کو بے سبب بخش مولیٰ
کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

عَزَّوَجَلَّ

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی عزوجل — گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی عزوجل
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت — ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی عزوجل
پڑھوں سنّتِ قبلیہ وقت ہی پر — ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی عزوجل
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت — رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی عزوجل
ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر — کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی عزوجل
ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا — مُجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی عزوجل
غُصیلے مِزاج اور تَمَسْخُر کی خَصلت — سے مُجھ کو بچالے بچا یاالٰہی عزوجل
نہ "نیکی کی دعوت" میں سستی ہو مُجھ سے — بنا شائقِ قافِلہ یاالٰہی عزوجل
سعادت ملے درسِ "فیضانِ سُنّت" — کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی عزوجل
میں مِٹّی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں — چٹائی کا ہو بِسْتَرا یاالٰہی عزوجل
ہے عالِم کی خدمت یقیناً سعادت — ہو توفیق اِس کی عطا یاالٰہی عزوجل
"صدائے مدینہ" دوں روزانہ صدقہ — ابوبکر و فاروق کا یاالٰہی عزوجل
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش اکثر — عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی عزوجل
ہمیشہ کروں کاش پردے میں پردہ — تُو پیکر حیا کا بنا یاالٰہی عزوجل
لباس سُنّتوں سے مُـــزَیَّن رہے اور — عِمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی عزوجل
سبھی مُشت داڑھی و گیسو سجائیں — بنیں عاشقِ مصطفٰے یاالٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہر اِک "مَدَنی اِنعام" عطار پائے — کرم کر پئے مصطفٰے یاالٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عزوجل

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربّ!

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربّ — عاشقِ مُصطَفٰے بنا یاربّ
کردے حج کا شَرَف عطا یاربّ — سبز گنبد بھی دے دکھا یاربّ
یہ تِری ہی تو ہے عنایت کہ — مجھ کو مکّے بلا لیا یاربّ
آج ہے رُوبرو مرے کعبہ — سلسلہ ہے طواف کا یاربّ
اَبْر برسا دے نور کا کہ لوں — بارشِ نور میں نہا یاربّ
کاش لب پر مِرے رہے جاری — ذِکْر آٹھوں پَہَر ترا یاربّ
چشمِ تَر اور قلبِ مُضْطَر دے — اپنی اُلفت کی مے پِلا یاربّ
آہ! ہُوئیں نافرمانیاں گواہیاں کی — پار لگیا بیڑی لگا یاربّ
نفْس و شیطان ہوئے غالب — ان کے چُنگل سے تُو چھڑا یاربّ
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں — ہو ہی جاتا ہوں مُبتَلا یاربّ
نیم جاں کر دیا گناہوں نے — مرضِ عصیاں سے دے شِفا یاربّ
کس کے در پر میں جاؤں گا مولا — گر تُو ناراض ہوگیا یاربّ
وقتِ رِحلت اب آگیا مولیٰ — جلوۂ مصطَفٰے دکھا یاربّ

میرا نازُک بَدَن جہنّم سے — بہرِ غوث و رضا بچا یاربّ
طالبِ مغفِرت ہوں یا اللّٰہ — بخش دے بہرِ مرتَضٰی یاربّ
سب نے ٹھکرادیا تو کیا پروا — مجھ کو تیرا ہے آسرا یاربّ
زُلفِ محبوب کا بنا قَیدی — اور ہرگز نہ پھر چُھڑا یاربّ
مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق — اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ
دے دے سوزِ بلال یا اللّٰہ — اشکبار آنکھ ہو عطا یاربّ
آہ! اَعدا ہیں خون کے پیاسے — دشمنوں سے مجھے بچا یارب
دے شہادت مجھے مدینے میں — ازپئے شاہِ کربلا یاربّ
سبز گنبد کے زیرِ سایہ ہو — جاں مِری جسم سے جُدا یاربّ
قبر میری بنے مدینے میں — تجھ سے ہے یہ مِری دُعا یاربّ
حِرصِ دنیا نکال دے دل سے — بس رہوں طالبِ رضا یاربّ
دیدے ''قُفلِ مدینہ'' آنکھوں کا[1] — بہرِ عثمانِ باحیا یاربّ
دیدے ''قُفلِ مدینہ'' لب کا بھی[2] — بہرِ صدّیقِ باصفا یاربّ
کاش! عادت فُضُول باتوں کی — دُور ہو ازپئے رضا یاربّ
واسِطہ میرے پیرومرشِد کا — مجھ کو تُو مُتّقی بنا یاربّ
دل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد — کوئی ایسی ہوا چلا یاربّ
ہر برس کاش! آکے مکّے میں — لطف اٹھاؤں طواف کا یاربّ
جس کسی نے کہا، ''دُعا کرنا'' — اُس کا پورا ہو مُدَّعا یاربّ
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا
اپنے عطّار کو عطا یاربّ

مدینہ

[1] آنکھوں کو شرم وحیا سے اکثر جھکائے رکھنا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنکھوں کا ''قفلِ مدینہ'' لگانا کہتے ہیں۔
[2] غیر ضروری باتوں سے بچے رہنے اور ضروری باتوں کے علاوہ خاموش رہنے کو زبان کا ''قفل مدینہ'' کہتے ہیں۔

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یا رب

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یاربّ! نیک کب اے مِرے **اللّٰہ**! بنوں گا یاربّ!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یاربّ!
گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نَزع کی کیوں کر میں سہوں گا یارب!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یاربّ!

قبر میں گر نہ محمد کے نظّارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یاربّ!
ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سَہا جاتا نہیں قبر میں بچھّو کے ڈنک کیسے سہوں گا یاربّ!
گھُپ اندھیرا ہی کیا وَحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یاربّ!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ ہائے بربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یاربّ!
ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں گرمیِ حَشر میں پھر کیسے سہوں گا یاربّ!
آج بنتا ہوں مُعزَّز جو کھلے حشر میں عیب آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یاربّ!
پُل صِراط آہ! ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یاربّ!
قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یاربّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں نارِ جَہنَّم میں جلوں گا یاربّ!
دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جَہنَّم کی سزا کیسے سَہوں گا یاربّ!
عَفو[1] کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ!
مُعطٖ[2] [illegible] تیرے [illegible] پلوا دے گا یاربّ!

چشمِ نَم دے غمِ سلطانِ اُمَم دے مولیٰ! اُن کا کب عاشقِ صادِق میں بنوں گا یاربّ!
دے دے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یاربّ!
مجھ گنہگار پہ گر خاص کرم ہوجائے! جام، طیبہ میں شہادت کا پیوں گا یاربّ!
حج کا ہر سال شَرَف دیدے تو مکّے آکر جھوم کر کعبے کے چَوگِرد[4] پھروں گا یاربّ!
کاش! ہر سال مدینے کی بہاریں دیکھوں سبز گنبد کا بھی دیدار کروں گا یاربّ!

اِذن سے تیرے سَرِ حشر کہیں کاش! حضور
ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یاربّ!

۱: درگزر ۲: عطا کرنے والا ۳: تقسیم کرنے والا ۴: چاروں طرف

مِٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یاربّ

مِٹا دے ساری خطائیں مری مِٹا یاربّ
بنادے نیک بنا نیک دے بنا یاربّ

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یاربّ

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یاربّ

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرمادے
ہے تیرے قہر پہ حاوی تری عطا یاربّ

مُحیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ
دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یاربّ

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ

گناہ بے عدد اور جرم بھی ہیں لاتعداد
کرعَفو سے نہ سکوں گا کوئی سزا یاربّ

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی
تری پسند کی باتیں فَقَط سنا یاربّ

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی ، کردے
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ

نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی
فَقَط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یاربّ

شرف دے حج کا مجھے بہرِ مصطفٰے یاربّ

شَرَف دے حج کا مجھے بہرِ مصطفٰے یاربّ
روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یاربّ

دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یاربّ

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں
اِسی میں عمر گزر جائے یاخدا یاربّ

مِرا ہو گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں
رسولِ پاک کے قدموں میں خاتمہ یاربّ

بوقتِ نزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یارّب

جو "مَدَنی کام" کریں دل لگا کے یا اللّٰہ
اِنہیں ہو خواب میں دیدارِ مصطفٰے یاربّ

اُتار دے مری نَس نَس میں "مَدَنی اِنعامات"
نصیب ہوتا رہے "مَدَنی قافِلہ" یاربّ

زمانے بھر میں مچا دیں گے دھوم سنّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یاربّ

نماز و روزہ وحجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کوسدا یاربّ

جواب قبر میں منکر نکیر کو دوں گا
ترے کرم سے اگر حوصلہ ملا یاربّ

بروزِ حشر چھلکتا سا جام کوثر کا
بدستِ ساقیِ کوثر ہمیں پلا یاربّ

بقیعِ پاک میں عطّار دفن ہو جائے
برائے غوث و رضا از پئے ضیا یاربّ

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یاربّ

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یاربّ
ہو میٹھے میٹھے مدینے کا غم عطا یاربّ

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں
تری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یاربّ

پئے حُسین و حسن فاطمہ علی حیدر
ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یاربّ

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گناہوں کے امراض سے شِفا یاربّ

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو
سُدھارنے کی تڑپ اور حوصَلہ یاربّ

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یاربّ

گنہگار طلبگارِ عَفو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصَلہ یاربّ

عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ

عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اسے شُرُور وفتن سے سدا بچا یاربّ

میں پُل صراط بِلا خوف پار کر لوں گا
ترے کرم کا سہارا جو مل گیا یاربّ

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّار کو بچا یاربّ

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یاربّ

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یاربّ
ہو مغفِرت پئے سلطانِ انبیا یاربّ

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہوعطا یاربّ

نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو
کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یاربّ

ترے حبیب اگر مُسکراتے آ جائیں
تو گورِ تیرہ میں ہو جائے چاندنا یاربّ

خَزاں پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرابھرا یاربّ!

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا
پئے رضا ہو عطا عشقِ مصطَفٰے یاربّ

نبی کی دید ہماری ہے عیدیــــــاالـلّٰــــہ
عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطَفٰے یاربّ!

ترے حبیب کی سنّت کی دھوم مچ جائے
گلی گلی میں پھرے ''مدنی قافِلہ'' یاربّ!

مری زَبان پہ ''قفلِ مدینہ'' لگ جائے
فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یاربّ

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب
عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ

www.dawateislami.net

ملیں نہ حشر میں عطار کے ملال ہمیں
بِلا حساب ہی تو اس کو بخشتا یارب

یاربِّ محمدمِری تقدیر جگادے

یاربِّ محمد مِری تقدیر جگادے
صَحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھادے

پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یاربّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

روتا ہوا جس دم میں درِیار پہ پہنچوں
اُس وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھادے

دل عشقِ محمد میں تڑپتا رہے ہردم
سینے کو مدینہ مِرے اللہ بنادے

بہتی رہے اکثر شہِ ابرار کے غم میں
روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خدا دے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

ہو بہرِ ضیا نظر کرم سُوئے گنہگار
جنّت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنادے

دیتا ہوں تجھے وَاسِطہ میں پیارے نبی کا
اُمّت کو خدایا رہِ سنّت پہ چلا دے

اللہ ملے حج کی اِسی سال سعادت
بدکار کو پھر روضۂ محبوب دکھادے

عطّار سے محبوب کی سُنّت کی لے خدمت
ڈنکا یہ ترے دین کا دُنیا میں بجادے

عَزَّوَجَلَّ

اللہ! مجھے حافظ قُرآن بنادے

(حفظ و ناظرہ کے لئے عکبہ کی مناجات)

عزوجل

اللہ! مجھے حافِظِ قُران بنادے
قُران کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

الٰہی! عزوجل
ہوجایا کرے یاد سَبَق جلد الٰہی!
مولیٰ عزوجل تُو مِرا حافِظہ مضبوط بنا دے

سُستی ہو مِری دور اُٹھوں جلد سَویرے
تُو مدرَسے میں دِل مِرا اللہ عزوجل لگا دے

ہو مدرَسے کا مجھ سے نہ نقصان کبھی بھی
اللہ عزوجل! یہاں کے مجھے آداب سکھا دے

چُھٹّی نہ کروں بھول کے بھی مدرَسے کی میں
اَوقات کا بھی مجھ کو تُو پابند بنا دے

اُستاد ہوں موجود یا باہَر کہیں مصروف
عادت تُو مِری شور مچانے کی مِٹا دے

خَصلَت ہو مری دُور شرارت کی الٰہی! عزوجل
سنجیدہ بنادے مجھے سنجیدہ بنا دے

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت
ماں باپ کی عزت کی بھی توفیق خدا دے عزوجل

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل گھر کے صاف
مولیٰ عزوجل تُو مدینہ مِرے سینے کو بنا دے

دِلوں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو الٰہی عزوجل
بس شوق مجھے نعت و تِلاوت کا خدا دے عزوجل

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں
اللہ عزوجل! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق بے غوث و رضا دے

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!
یارب عزوجل تو مُبلِّغ مجھے سُنّت کا بنا دے

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ عزوجل مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ عزوجل! سلیقہ تُو سِکھا دے

www.dawateislami.net
WWW.DAWATEISLAMI.COM

اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے عالمۂ دین بنادے

(دعوتِ اسلامی کے کئی مدرسۃ المدینہ (للبنات) اور جامعۃ المدینہ (للبنات) ہیں، خصوصاً ان کی طالِبات اور عُموماً تمام دینی طالبات کیلئے نظم)

اللہ عزوجل! مجھے عالمۂ دین بنادے[1]
قرآن کے احکام پہ بھی مجھ کو چلادے

ہو جایا کرے کاش مجھے جلد سبق یاد
مولا تُو میرا حافِظہ مضبوط بنادے

سُستی ہو مری دُور میں اُٹھ جاؤں سویرے
تُو دل مِرا تعلیم میں اللہ عزوجل لگادے

ہو جامِعہ کا مجھ سے نہ نقصان کبھی بھی
اللہ عزوجل! یہاں کے مجھے آداب سکھادے

چُھٹّی نہ کروں بھول کے پڑھنے کی کبھی بھی
مولا مجھے اَوقات کی پابند بنادے

اُستانی ہوں موجود یا باہَر کہیں مصروف
عادت تُو مِری شور مچانے کی مِٹادے

خصلت ہو شرارت کی مِری دُور الٰہی! عزوجل
سنجیدہ بنادے مجھے سنجیدہ بنادے

اُستانی کی کرتی رہوں ہر دم میں اِطاعت
ماں باپ کی عزّت کی بھی توفیق خدا دے عزوجل

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دل کو مرے کر صاف
اللہ عزوجل! مدینہ مِرے سینے کو بنادے

فلموں سے ڈِراموں سے عطا کردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے عزوجل

اوقات کے اندر ہی پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ عزوجل! عبادت میں مِرے دل کو لگادے

پڑھتی رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں
اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش
تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ عزوجل! بنادے

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں!
اللہ عزوجل مَرَض سے تو گناہوں کے شِفا دے

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ عزوجل! سلیقہ تُو سکھادے

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا
محبوب کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم صدقہ تُو مجھے نیک بنادے

اُستانی ہوں ماں باپ ہوں عطّار بھی ہو ساتھ
یُوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دِکھادے

[1] حفظ کرنے والی طالبات یہ مصرع یوں بھی پڑھ سکتی ہیں "اللہ عزوجل! مجھے حافِظۂ قُراں کی بنادے"

عَزَّوَجَلَّ

یااللہ مری جھولی بھر دے

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
گردِ کعبہ خوب پھرایا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرَفات دکھایا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا عزوجل — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
بہرِ کوثر و بیر زم زم — کردے کرم اے ربِّ عزوجل اکرم
حَشر کی پیاس سے مجھ کو بچانا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے

عزوجل مجھ کو نیک بنادے — اپنی الفت دل میں بسا دے
بہرِ صَفا اور بہرِ مَروہ — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
یَااللہُ عزوجل یَارَحمٰنُ عزوجل — یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ عزوجل
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
واسِطہ نبیوں کے سَرْوَر کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — واسِطہ صِدّیق اور عُمَر کا رضی اللہ تعالیٰ عنہما
واسِطہ عثمان وحیدر کا رضی اللہ تعالیٰ عنہما — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
نارِ جہنَّم سے تُو بچانا — خُلدِ بریں میں مجھ کو بسانا
یاربّ عزوجل اَزپئے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
سائل ہوں میں تیری وِلا کا — پھیر دے رُخ ہر رنج و بلا کا
واسِطہ شاہِ کرب و بلا کا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
جس دم سُوئے طیبہ سفر ہو — آنکھیں تَر ہوں پھٹتا جگر ہو
اور عطا ہو سوزشِ سینہ — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
سامنے جب ہو گنبدِ خضرا — قلب و جگر ہوں پارہ پارہ
بہ نکلے اشکوں کا دھارا — یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے
شاہِ مدینہ کی الفت دے — سوز دے اور درد و رقت دے

سوزِ اُوَیس و بِلال خُدا عزوجل دے
غوث کا صَدقہ مجھ کو بنادے
یاااللّٰہ عزوجل مری جھولی بھر دے

شاہِ مدینہ کا دیوانہ
یارَبّ! عزوجل تیرا ہی ہے سہارا

حاضِرِ در ہوں میں دُکھیارا
رنج و اَلَم نے مجھ کو مارا

ہے تیرا فرماں اُدْعُوْنِیْ[1]
ہے یہ دعاء ہو قبر نہ سُونی

جلوۂ یار سے اِس کو بسانا
دے حُسنِ اَخلاق کی دولت

کردے عطا اِخلاص کی نِعمت

مجھ کو خزانہ دے تَقویٰ کا
بخش دے میری ساری خطائیں

کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں

برسادے رحمت کی بَرکھا[2]
دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم عزوجل

سارے جہاں میں مچ جائے دھوم

اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ
یُوں میرا دنیا سے سفر ہو

ان کی چوکھٹ[3] میرا سَر ہو

اُن کا جلوہ پیشِ نظر ہو
تاج وتخت وحکومت مت دے

کثرتِ مال و دولت مت دے

اپنی رِضا[4] کا دیدے مُژدہ[5]
جنّت میں آقا کا پڑوسی

بن جائے عطّار الٰہی عزوجل

بَہرِ رضا و قُطبِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما مدینہ

یاااللّٰہ عزوجل مری جھولی بھر دے

---

[1] اِس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ۲۴ المؤمن:۶۰) ترجَمۂ کنز الایمان: ''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔'' [2]: بارش [3]: دروازہ [4]: راضی ہونا [5]: خوش خبری

اللہ! کوئی حج کا سبب اب تو بنا دے

اللہ عزوجل کوئی حج کا سبب اب تو بنا دے — جلوہ مجھے پھر گنبدِ خضرا کا دکھا دے

غم ایسا مدینے کا عطا کردے الٰہی عزوجل — جو کہ مری خوشیوں[1] کے گلستاں کو جلا دے

یارب عزوجل میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم — دیوانہ شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بنا دے

جب نعت سُنوں جھوم اٹھوں عشقِ نبی میں — ایسا مجھے مستانہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دے

صدقے میں مرے غوث کے تُو خواب میں یارب عزوجل — جلوہ مجھے سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دکھا دے

سکرات میں گر رُوئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہو — ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

جب حشر کے میدان میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آئیں — شوق قدموں میں تڑپا کے مجھے کاش! گرا دے

اُف حشر کی گرمی بھی ہے اور پیاس بَلا کی — اے ساقیِ کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اِک جام پلا دے

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں — جنت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خدا عزوجل دے

اللہ عزوجل مجھے سوز وگداز ایسا عطا کر — تڑپا دے بیاں نعتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دے

تو پیچھے نہ ہٹنا کبھی اے پیارے مبلغ! — شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے

عطّار ہُوں میں ان کا گدا اب تو توجُّہ
بس جانبِ شاہانِ جہاں میری بلا دے

[1] یہاں اللہ ورسول سے دوری کا سبب بننے والی غفلت بھری ''خوشیاں'' مُراد ہیں۔

الٰہی دکھادے جمالِ مدینہ

اِلٰہی دِکھادے جمالِ مدینہ — کرم سے ہو پورا سُوالِ مدینہ

جُدائی کی ہَوں دُور جاں سَوز گھڑیاں — مِٹے ہجرِ رنج و ملالِ مدینہ

دِکھا دے مجھے سبز گنبد کے جلوے — دِکھا مجھ کو دَشت و جِبالِ[1] مدینہ

مدینے پہُنچ کر کے ہوجائے مولا — مِری جاں فِدائے جمالِ مدینہ

مجھے ''چل مدینہ'' کا مُژدہ سنادو — کرم یاشہِ خوش خِصالِ مدینہ

ہَوں بہرِ رضاؔ ختم لمحاتِ فُرقت — مُیَسَّر ہو مجھ کو وِصالِ مدینہ

غمِ عشقِ سَرورَ خدایا عطا کر — مجھے از طُفیلِ بِلالِ مدینہ

خُدائے محمد ہمارے دلوں سے — نہ نکلے کبھی بھی خیالِ مدینہ

سدا رَحمتوں کی برستی جَھڑی ہے — مدینے میں یہ ہے کمالِ مدینہ

معطّر معطّر ہے سب سے منوّر — نہیں دو جہاں میں مثالِ مدینہ

سبھی پا رہے ہیں اِسی در سے میں بھی — ہوں اُمّید وارِ نَوالِ[2] مدینہ

قدم چوم کر سر پہ رکھ لینا عطّارؔ

نظر آئے گر نَونہالِ[3] مدینہ

مدینہ

[1] جِبال جَبَل کی جمع ہے، جبل یعنی پہاڑ۔ [2] احسان، بخشش۔ [3] بَہُت چھوٹا بچّہ

یا خدا میری مغفرت فرما

یاخدا میری مغفرت فرما — باغِ فِردوس مَرحَمت فرما

دینِ اسلام پر مجھے یارب — اِستِقامت تُو مرحمت فرما

تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ! — میری مقبول معذِرت فرما

مصطَفٰے کا وسیلہ توبہ پر — تُو عنایت مُداوَمت فرما

موت ایماں پہ دے مدینے میں — اور محمود عاقِبت فرما

تُو شرف زیرِ گنبدِ خضرا — مجھ کو مرنے کا مرحمت فرما

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ — مجھ کو تُو روزِ آخِرت فرما

مشکلوں میں مرے خدا میری — ہر قدم پر مُعاوَنت فرما

مجھ کو ''قفلِ مدینہ'' پر یارب — تُو عنایت مُداوَمت فرما

یاخدا مَدَنی قافِلوں پر بھی — تُو عنایت مُداوَمت فرما

کاش! چھوڑوں نہ ''مَدَنی اِنعامات'' — تُو عنایت مُداوَمت فرما

ہو نہ عطّار حشر میں رُسوا

بے حساب اس کی مغفِرت فرما

اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ[1]

اللہ ہمیں کر دے عطا قفلِ مدینہ
ہر ایک مسلماں لے لگا قفلِ مدینہ

یاربّ نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

اکثر مرے ہونٹوں پہ رہے ذکرِ مدینہ
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

بڑھتا ہے خموشی سے وقار اے مرے پیارے
اے بھائی! زَباں پر تو لگا قفلِ مدینہ

ہے دبدبہ خاموشی میں ہیبت بھی ہے پِنہاں
اے بھائی! زَباں پر تو لگا قفلِ مدینہ

رکھ لیتے تھے پتھر سُن ابوبکر دَہَن میں[2]
اے بھائی! زَباں پر تو لگا قفلِ مدینہ

چُپ رہنے میں سو سکھ ہیں تو یہ تجربہ کر لے
اے بھائی! زَباں پر تو لگا قفلِ مدینہ

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر[3]
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

گر دیکھے گا فلمیں تو قیامت میں پھنسے گا
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

آنکھوں میں سرِ حَشر نہ بھر جائے کہیں آگ
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زَباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات
دے ذہن کا اور دل کا خدا قفلِ مدینہ

رفتار کا گُفتار کا کردار کا دے دے
ہر عُضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عُضو کا ہو بالیقین قفلِ مدینہ

مدینہ

[1] ''قفلِ مدینہ'' دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اصطلاح ہے کسی بھی عضو کو گناہ اور فضولیات سے بچانے کو **قفلِ مدینہ** لگانا کہتے ہیں۔ مثلاً فضول گوئی سے جو پرہیز کرتا ہے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے حسبِ ضرورت اشاروں سے یا لکھ کر گفتگو کرتا ہے اُس کے بارے میں کہا جائے گا کہ ''اس نے **زَبان کا قفلِ مدینہ** لگایا ہے۔'' [2] غیر ضروری گفتگو سے بچنے کیلئے سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہُ منہ میں پتھر رکھ لیتے تھے۔ (کیمیائے سعادت)

[3] جب سرکارِ دوعالم، محمدِ مُحتشم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتوجّہ ہوتے، مبارک نظریں نیچی رہتی تھیں، نظر شریف آسمان کے بجائے زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (الشّمائل لِلترمذی ص ۲۳ حدیث ۷) مزید معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ ''**پردے کے بارے میں سُوال جواب**'' صَفحہ 312 تا 314 کا مُطالَعہ فرمائیے۔

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

یاربّ عزوجل! پھر اَوج پر یہ ہمارا نصیب ہو

(حرمینِ شریفین کی جدائی کے چند روز بعد ۸ محرّمُ الحرام ۱۴۱۵ھ کو یہ کلام تحریر کیا)

یاربّ عزوجل پھر اَوج پر یہ ہمارا نصیب ہو
سُوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو
دشتِ عَرَب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ عزوجل نصیب ہو
عَرَفات کا مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو

اَللّٰہ عزوجل! دیدِ گنبد خضرا نصیب ہو
یاربّ عزوجل! رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ نصیب ہو

چوموں عرب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر
صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو

کعبے کے جلووں سے دلِ مُضطَر ہو کاش! شاد
لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

مکّے میں ان کی جائے وِلادت پہ یاخدا عزوجل
پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو

کس طرح شوق سے وہاں کرتے تھے ہم طواف
پھر گردِ کعبہ جھوم کے پھرنا نصیب ہو

جا کر کے خوب لوٹیں مدینے کی خاک پر
آنکھوں میں خاکِ طیبہ لگانا نصیب ہو

صد آفرین! گنبد خضرا کی تابشیں
جلووں میں اس کے خود کو گُمانا نصیب ہو

ہاں چلچلاتی دھوپ کا بھی کیا سُرور ہے
جوتے اُتار کر وہاں چلنا نصیب ہو

نمناک آنکھ گنبدِ خضرا کو چوم لے
جھک جائے پھر ادب سے وہ لمحہ نصیب ہو

کردوں میں کاش! جالیوں پر اپنی جاں فِدا
رَوضے کا ان کے جس گھڑی جلوہ نصیب ہو

محراب و مِنبر اور وہ ہر یالی جالیاں
اور مسجدِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ نصیب ہو

جنّت کی پیاری کیاری کی تھیں خوب رَونقیں
پھر بیٹھنا وہاں پہ خُدایا عزوجل نصیب ہو

چُھپ چُھپ کے دیکھوں منبرِ اقدس کی پھر بہار
شاید کبھی تو شاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ نصیب ہو

دیتے تھے جس جگہ پہ اذاں حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اُس جا کو دُور دُور سے تکنا نصیب ہو

ہجرِ رسول میں ہمیں یاربّ عزوجل مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے کاش! پھوٹ پھوٹ کے رونا نصیب ہو

عطار کی ہو حاضری ہر سال یا خدا عزوجل
آخِر کو طیبہ میں اسے مرنا نصیب ہو

یا خدا حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں

یاخدا عزوجل! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اِکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں

پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش! وُقوفِ عَرَفات
جلوہ میں مُزدَلِفہ اور مِنیٰ کا دیکھوں

جھوم کر خوب کروں خانۂ کعبہ کا طواف
پھر مدینے کو چلوں گُنبدِ خَضرا دیکھوں

سبز گنبد کا حسیں جلوہ دکھا دے یارب عزوجل!
سجدۂ بوسیٔ کُو پُر نور منارہ دیکھوں

رَوضۂ پاک کے سائے میں بلا کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں

چوم لوں کاش! نگاہوں سے سُنہری جالی
اشکبار آنکھ سے مِنبر کا بھی جلوہ دیکھوں

کاش! وہ آنکھ ملے کہ میں مدینے آ کر
جس طرف جاؤں اُدھر نور برستا دیکھوں

جامِ عِشق ایسا پِلا دیجئے جانِ عالم
ہر گھڑی آہیں بھروں خود کو تڑپتا دیکھوں

چشمِ تر سوزِ جگر دیجئے قلبِ مُضطَر
عِشق میں روتا رہوں جب بھی میں روضہ دیکھوں

سوزِشِ عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم
آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں

اُس پہ رَشک آتا ہے اور پیار یہُت آتا ہے
عشق میں تیرے جسے روتا بِلکتا دیکھوں

کاش! میں رونے لگوں قلب بھی ہو میرا اُداس
جب مدینے کی طرف قافِلہ جاتا دیکھوں

زائرو! کہنا یہ رو رو کے شہا! اِک مسکین
کہہ رہا تھا یہ تڑپ کر "میں مدینہ دیکھوں"

تُو جو چاہے تو مری آنکھ سے پردے اُٹھیں
میں وَطن سے بھی مدینے کا نظارہ دیکھوں

وہ کھلاتے ہیں پلاتے ہیں نبھاتے بھی ہیں
کیوں کہیں جاؤں کسی اور طرف کیا دیکھوں

اپنی رحمت سے مجھے کر دو عطا ایسی بہار
منہ کبھی بھی نہ خزاں کا مرے آقا دیکھوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تیرے اِحسان کروڑوں ہیں ہو یہ بھی اِحساں
یا خدا عزوجل رَوْع میں جلوہ میں نبی کا دیکھوں

باغِ جنّت میں بَوارِ اپنا عطا فرما دو
خُلد میں ہر گھڑی جلوہ میں تمہارا دیکھوں

دوڑ کر قدموں میں عطّار گروں میں اُس دم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حَشر میں جس گھڑی سرکار کو آتا دیکھوں

آج غُسلِ کعبہ ہے

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ اشعار ۳۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۶ھ کو مسجد الحرام میں غسلِ کعبہ کے وقت لکھے گئے)

کیوں ہیں شاد دیوانے! آج غسلِ کعبہ ہے
جھومتے ہیں مستانے آج غسلِ کعبہ ہے

غسل ہو رہا ہے پَر ہیں طواف میں مشغول
گِرد شمع پروانے آج غسلِ کعبہ ہے

"چل مدینہ" والوں پر ساقیا کرم کردو !
دو چھلکتے پیمانے آج غسلِ کعبہ ہے

اپنے ربّ کی الفت میں پیش کیجئے ملکر
آنسوؤں کے نذرانے آج غسلِ کعبہ ہے

جانِ رحمت آجاؤ کہ ہوں خیر سے آباد
سب ویرانوں کے ویرانے آج غسلِ کعبہ ہے

جان کو مُسرّت ہے، روح کو بھی فَرحَت ہے
اِس خوشی کو دل جانے آج غسلِ کعبہ ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا حرم کی ھے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
آمِنہ کے مکاں پہ روزوشب — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
جو حرم کا ادب کریں اُن پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
نوری چادر تنی ہے کعبے پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
مُلتَزَم اور بِیرِ زَم زَم پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
باب ومیزاب وحَجَرِ اَسوَد پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
مُستَجار اور رُکنِ شامی پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
کیسا رُکنِ عِراقی ہے نکھرا — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
مُستَجاب وحَطیم پر بے شک — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
رَحمتیں ہیں مَطاف پر بھی اور — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
پاک گھر کے طواف والوں پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
مکّۂ پاک پر مدینے پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
سبز گُنبد پہ رَحمتیں ہیں اور — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
کعبۂ پاک پر مَناروں پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
ان کے محراب اور منبر پر — بارِش اللہ کے کرم کی ہے
یاالٰہی! غمِ مدینہ دے — التجا مصطفٰے کے غم کی ہے

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولیٰ عزوجل — یہ صدا میری چشمِ نَم کی ہے

جو نظر آرہی ہے ہر جانِب — سب بہار اُن کے دم قدم کی ہے

میرے مولیٰ عزوجل غمِ مدینہ ہی — آبرو میری چشمِ نَم کی ہے

سوزِشِ سینہ و جگر دے دے — آرزو مجھ کوچشمِ نَم کی ہے

خُدارا رُلا رُلا کے سدا تڑپاں اُلفت — آرزو اِلٰہی چشمِ نَم کی ہے

آفتوں سے بچا لے یااللہ عزوجل — مجھ پہ یلغار رنج وغم کی ہے

بگڑی تقدیر ابھی سنور جائے — دیر اِک جُنبشِ قلم کی ہے

"قافِلوں" میں سفر کرو یارو! — بالیقیں راہ یہ اِرَم کی ہے

سارے اپناؤ "مَدَنی اِنعامات" — گر تمہیں آرزو اِرَم کی ہے

لائقِ نار ہیں مِرے اعمال — التجا یاخدا عزوجل کرم کی ہے

اپنی اُمّت کی مغفِرت ہوجائے — آرزو شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہے

بخش دے اب تو مجھ کو یااللہ عزوجل — یہ دُعا تجھ سے چشمِ نم کی ہے

دے دے "گنبدِ مدینہ" یااللہ عزوجل — ہو کرم التجا کرم کی ہے

کاش! ہر سال حج کرے عطّار

عرض بدکار پہ کرم کی ہے

سلسلہ آہ!گناہوں کا بڑھا جاتا ہے

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خَول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

نفس و شیطان کی ہر آن اطاعت پر دل
آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے

لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دل حد سے بڑھا جاتا ہے

عارِضی آفتِ دنیا سے تو دل ڈرتا ہے
ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

اصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر
اس کو کیوں بھوں کے بر باد ہوا جاتا ہے

المدد یاشَہِ اَبرار مدینے والے
قلب سے خوفِ خدا دور ہوا جاتا ہے

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں
حِفظ ایماں کا تصور ہی مٹا جاتا ہے

یاد رکھو! وُہی بے عقل ہے احمق ہے جو
کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے

اپنی الفت کا مجھے جام پلادو ساقی
قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یاوہ گوئی
وقتِ انمول یوں برباد ہوا جاتا ہے

آہ! آنسو مِرے دُنیا میں بہے جاتے ہیں
اور بھی ان کا یہ غم دل میں سوا جاتا ہے

اپنا غم ایسا عطا کر کہ کلیجہ پھٹ جائے
دیکھ کے سب کہیں دیوانہ چلا جاتا ہے

ولولہ سنّتِ محبوب کا دے دے مالِک
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

تیرے دیوانے نہ پیے نے کے لیے ہیں ہر بتلا
چل نہ کے رافضیت سے نہ کلیجا جاتا ہے

آخری وقت ہے آجا مرے مَدَنی آجا
آہا! مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے

جلوۂ پاک دکھا جا مرے مَدَنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے

مجھ کو اب نعت پڑھا جا مرے مَدَنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے

مجھ کو قدموں سے لگا جا مرے مَدَنی آجا
آہ مجرم ترا دنیا سے شہا جاتا ہے

میرے عِصیاں کو مٹا جا مرے مَدَنی آجا
راز عیبوں کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

میرے آقا سرِ محشر مرا پردہ رکھنا
آہ بدکار عذابوں میں گھرا جاتا ہے

آؤ اب بہرِ شفاعت مرے شافع آؤ
آ تجھے دامنِ رحمت میں لیا جاتا ہے

مسکرا کر مری سرکار مجھے کہہ دو نا
کاش! عطّار سے فرمائیں قِیامت میں حضور

لے مبارک کہ تجھے بخش دیا جاتا ہے

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداطوار ہے

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھر مار ہے

چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یاخدا ہر جرم کا اظہار ہے

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

یاخدا! رحمت تری حاوی ہے تیرے قہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفار ہے

موت کے جھٹکوں پہ جھٹکے آرہے ہیں المدد
سخت بے چینی کے عالم میں گھرا بیمار ہے

اب سَرِ بالیں خدارا مسکراتے آیئے
جاں بلَب شاہِ مدینہ طالبِ دیدار ہے

غسل دینے کے لئے غسّال بھی اب آچکا
غسلِ میّت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے

یانبی! پانی سے سارا جسم میرا دُھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

لاد کر کندھوں پہ اَحباب آہ! قبرستاں چلے
واسطے تدفین کے گہرا گڑھا تیار ہے

قبر میں مجھ کو لِٹا کر اور مِٹّی ڈال کر
چل دیے ساتھی نہ پاس اب کوئی رِشتے دار ہے

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا
جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یارسولَ اللّٰہ! آکر قبر روشن کیجئے
ذات بے شک آپ کی تو مَنبعِ انوار ہے

قبر میں شاہِ مدینہ آچکے مُنکر نکیر
ہو کرم! للہ بندہ بیکس و لاچار ہے

یانبی! جنّت کی کھڑکی قبر میں کُھلوایئے
پھر تو فضلِ ربّ سے اپنی قبر بھی گلزار ہے

تُو نے دنیا میں بھی عَیبوں کو چُھپایا یاخدا
حشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو ستّار ہے

نیکیاں پلّے نہیں آقا شَفاعت کیجئے
آپ کی نظرِ کرم ہوگی تو بیڑا پار ہے

یانبی! عطّار کو جنّت میں دے اپنا جوار
واسِطہ صِدّیق کا جو تیرا یارِ غار ہے

کاش! ہو ایسی مدینے میں کبھی تو حاضری
یہ خبر آئے وطن میں مرگیا عطّار ہے

اے کاش! شبِ تنہائی میں

اے کاش شبِ تنہائی میں، فُرقت کا اَلَم تڑپاتا رہے
لمحہ لمحہ الفت کی آگ کو اور بھی تُو بھڑکاتا رہے

بے تاب جگر، قلبِ مُضطَر، دیدیجئے سرور! چشمِ تر
ہر وقت بھروں ٹھنڈی آہیں، غم تیرا خون رُلاتا رہے

بے چَین رہوں بے تاب رہوں، میں ہچکیاں باندھ کے روتا رہوں
یہ ذوقِ جُنوں بڑھتا ہی رہے، ہر دم یہ مجھ کو رُلاتا رہے

میں عشق میں یوں گم ہو جاؤں، ہرگز نہ پتا اپنا پاؤں
جب جب میں تڑپ کر گر جاؤں، ترا دستِ عنایت اُٹھاتا رہے

جب آؤں مدینے روتا ہوا، ہو سامنے جب روضہ تیرا
اُٹھ جائے نِقابِ رُخ، ساقی! تُو جامِ دید پلاتا رہے

بے کس ہوں شہا! میں دُکھیارا، لوگوں نے مجھے ہے دُھتکارا
تُو ہمدَم ہے پھر کیا غم ہے، گو سارا جہاں ٹھکراتا رہے

صد شکر خدایا تُو نے دیا، ہے رَحمت والا وہ آقا
جو اُمّت کے رنج و غم میں، راتوں کو اَشک بہاتا رہے

جب گرمیِ حشر ہو زوروں پر، اُس وقت تمنّا ہے سرورِ!
ہم پیاسوں کے ماروں کو کوثر، کے جام یہ چام پلاتا رہے

ہے میری تمنّا ربِّ جہاں، ہر خُرد و کلاں[1] ہر ایک جواں
ہر ”دعوتِ اسلامی“ والا، سنّت کا عَلَم لہراتا رہے

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو ”فیضانِ سنّت“
مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے

جب میرا ہادی ہے سرورِ، پھر ڈر محشر کا ہو کیونکر!
وہ حَشر میں رُسوا کیسے کرے جو عیب یہاں پہ چُھپاتا رہے

جب تجھ سے جدا ہو جاں مُضطَر اُس وقت ہو جلوہ پیشِ نظر
ہو قبر میں بھی سیاہ گُستر، تُو میٹھی نیند سلاتا رہے

یاربّ! یہ دعا عطّار کی ہے جب تک زندہ دنیا میں رہے
بوجہ [illegible] سنّتِ عام [illegible] ڈنکا دیں کا بجاتا رہے

[1] بچّہ اور بوڑھا

عزیزوں کی طرف سے جب مِرا دِل ٹوٹ جاتا ھے

(اس کلام میں مختلف اسلام بھائیوں کے جذبات واِحساسات کی عکّاسی کی گئی ہے)

عزیزوں کی طرف سے جب مِرا دل ٹوٹ جاتا ہے
تِرا لطف و کرم بڑھ کر مِری ڈھارس بندھاتا ہے

عزوجل

کرم ہا ہائے لاانتہا تیرا جب یاد آتا ہے

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ہوبیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہوبیاں کس سے تمہاری شان وعظمت یارسول
جب تمہاری خود خدا کرتا ہے مِدحت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جب بھی آتا ہے ترا یومِ ولادت یارسول
خوب ہوتی ہے مُیَسَّر دل کو راحت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عرش پر بھی سلطنت ہے فرش پر بھی سلطنت
دونوں عالم پر تمہاری ہے حکومت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دولتِ دنیا کے پیچھے مارا مارا کیوں پھروں!
آپ ہی ہیں میری دولت اور ثروت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو تڑپتے ہیں یہ نیکی کے لئے آقا انہیں
کاش! ان کو جلد نیکی کی ہدایت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں
اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! ہنسنے کے بجائے مجھ کو رونا ہو نصیب
آنکھ سے بہتے رہیں اشکِ محبت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نیکیوں میں یارسولَ اللہ دل لگ جائے کاش!
اور گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خوب کثرت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آمِنہ کے لال! مجھ کو دیجئے سوزِ بلال
مالِ دنیا سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رحمتِ عالم سرہانے مسکراتے آیئے
جاں بلب ہوں آگیا اب وقتِ رِحلت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپکے قدموں میں گر جاؤں گا فرطِ شوق سے
قبر میں ہوگی مجھے جس دم زیارت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نارِ دوزخ میں گِرا ہی چاہتا تھا میں نثار
اپنی رحمت سے عطا فرمائی جنّت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یاشہِ ابرار! دے دو خلد میں اپنا جوار
رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ
از پئے غوثُ الوریٰ ہو چشمِ رحمت یارسول

نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامۂ اعمال میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کیجئے عطّار کی آکر شفاعت یارسول

جو مدینے کے تصوُّر میں جیا کرتے ہیں

جو مدینے کے تصوُّر میں جِیا کرتے ہیں
ہر جگہ لطف مدینے کا لیا کرتے ہیں

عشقِ سرور میں جو ہستی کو فنا کرتے ہیں
بھید الفت کے فقط اُن پہ کُھلا کرتے ہیں

مال ودولت کی دعا ہم نہ خدا کرتے ہیں
ہم تو مرنے کی مدینے میں دعا کرتے ہیں

آگ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو
عشق کی آگ میں دل جن کے جَلا کرتے ہیں

دُرِّ نایاب بِلاشک ہیں وہ ہیرے انمول
اشک آقا کی جو یادوں میں بہا کرتے ہیں

درد وآلام میں تسکین انہیں ملتی ہے
نام انکا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

تُو سلام میرا درِ یار پہ جاکر کہنا
التجا تجھ سے ہم اے بادِ صبا کرتے ہیں

جستجو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

سنّتوں کی وہ بنے رہتے ہیں ہر دم تصویر
جام جو ان کی محبت کا پِیا کرتے ہیں

سنّتوں کے اے مبلّغ! ہو مبارک تجھ کو
تجھ سے سرکار بڑا پیار کیا کرتے ہیں

آپ کی گلیوں کے کتّوں پہ تصدُّق جاؤں
کہ مدینے کے وہ کوچوں میں پھرا کرتے ہیں

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر ان کو
نفس کے واسطے غصہ جو کیا کرتے ہیں

بالیقیں ایسے مسلمان ہیں بے حد نادان
جو کہ رنگینیِ دنیا پہ مرا کرتے ہیں

چاند سورج کا مقدّر بھی تو دیکھو اکثر
گنبدِ خَضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں

جھِلملاتے ہوئے تاروں کی بھی قسمت ہے خوب
گنبدِ خَضراء کے نظارے کیا کرتے ہیں

مسجدِ نبوی کے پُر نور مَنارے ہر دم
گنبدِ خَضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں

جھوم کر آتے ہیں بارِش لئے بادَل جب بھی
گنبدِ خَضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں

بامقدّر ہیں مدینے کے کبوتر بے شک
گنبدِ خَضرا کے نظارے کیا کرتے ہیں

رشکِ عطّار کو ان ذرّوں پر آتا ہے جو
ان کی نَعلَین کے تلووں سے لگا کرتے ہیں

قابلِ رشک ہیں عطّار وہ قسمت والے
دَفن جو میٹھے مدینے میں ہوا کرتے ہیں

سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں

نہ دولت نہ مال و خزینے کی باتیں
سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں

مدینے کی باتیں سناؤ کہ ہیں یہ
مریضِ محبت کے جینے کی باتیں

مُقدّس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں

سناؤ نہ پیرس کے قصّے، سناؤ
مدینے کے مَدَنی سفینے کی باتیں

نہ کر مُشک و عنبر کی باتیں، بیاں کر
نبی کے مُعطّر پسینے کی باتیں

مِری یاوَہ گوئی کی عادت نکالو
کروں میں ہمیشہ قرینے کی باتیں

فُضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

گو گرمی میں مشروب ٹھنڈا ہے مرغوب
کرو جام آقا سے پینے کی باتیں

شہا میرا! سینہ مدینہ بنادو
خیالوں میں ہوں بس مدینے کی باتیں

بنے کاش! عطّار ایسا مبلّغ
مُؤثّر ہوں آقا کمینے کی باتیں

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

کروں ہر آن میں تیری اطاعت یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کروں ہر آن میں تیری اِطاعت یارسولَ اللّٰہ
پئے مرشِد بنادے نیک سیرت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اندھیری قبر ہے اور ہائے! میں بِالکل اکیلا ہوں
اب آ بھی جاؤ اے مہرِ رِسالت! یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بقیعِ پاک میں سو جاؤں میں آرام سے اے کاش!
مُیَسَّر آئے گی یوں تیری قُربت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عذابِ قبر و محشر سے بچالو نارِ دوزخ سے
خدارا ساتھ لے کے جاؤ جنّت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو غُصّہ نفس کی خاطر مجھے آقا کبھی آئے
ملے صبر و شکیبائی کی دولت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے رنج و اَلَم نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے
دُکھی دل کو کرم سے دیدو راحت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عطا کردو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جذبہ
میں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یقیناً یہ ترا اِنعام ہے کہ مل گئے مجھ کو
شہنشاہِ بریلی اعلیٰ حضرت یارسولَ اللّٰہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر استِقامت دو
بنوں خدمت گزارِ اہلسنّت یارسولَ اللّٰہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تمہارا ہی تو یہ لُطف و کرم ہے جانِ عالم کہ
ضیاءُ الدّین مَدَنی سے ہے نسبت یارسولَ اللّٰہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینے کی جُدائی میں جو بے چارے تڑپتے ہیں
اِنہیں دے دو مدینے کی اجازت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مسلماں باز آجائیں شہا! فیشن پرستی سے
کرم کردو بنیں پابندِ سنّت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِرے وابَستگاں کی اور مِرے سارے قبیلے کی
تمہیں! ابلیس سے کرنا حفاظت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عُمر کا واسِطہ اَعدائے دیں برباد ہوجائیں
ملے ہر ایک حاسِد کو ہدایت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا! اِس اجتماعِ پاک میں جتنے مسلماں ہیں
ہو سب کی مغفِرت ہو سب پہ رَحمت یارسولَ اللّٰہ

[illegible] ہے تیرے روٗ سے پر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عطا ہو حاضری کی پھر سعادت یارسولَ اللّٰہ

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے سب رسولوں کا افسر مدینے میں ہے

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ

(اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کلام ۷ ذوالحجۃُ الحرام ۱۴۱۶ھ کو مکۃُ المکرمہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ
لگاتا رہے دل صدائے مدینہ

خدا کی قسم! پیاری پیاری ہے جنّت
مگر عاشقوں کو رُلائے مدینہ

جہاں کے نظارے ہوں آنکھوں سے اَوجھل
نظر میں مری بس سمائے مدینہ

کِھلا دے کلی میرے مُرجھائے دل کی
خدارا تُو آکر ہوائے مدینہ

جسے چاہیئے دونوں عالم کی دولت
وہ کشکول لیکر کے آئے مدینہ

عنایت سے اللّٰہ کی رحمتوں کا
شب و روز دریا بہائے مدینہ

پئے پیرومرشد تُو فرما دے روشن
مرا قلبِ تیرہ ضیائے مدینہ

شَفاعت کی خیرات کا جو ہے طالب
برائے زیارت وہ آئے مدینہ

نہ دے یاالٰہی! مجھے تختِ شاہی
بنا دے مجھے بس گدائے مدینہ

شب و روز جلوے ہیں ماہِ عرب کے
نہ کیوں رات دن جگمگائے مدینہ

تجھے واسِطہ غوث و احمد رضا کا
عطا کر الٰہی قضائے مدینہ

بقیعِ مبارک میں مدفن عطا ہو
کرم کر خدایا برائے مدینہ

مِری خاک جس دم اُڑے یاالٰہی — اسے کاش اُڑائے ہوائے مدینہ
پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا — خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر — ذرا دل لگا کر ''صدائے مدینہ''[1]
جو دے روز دو ''درسِ فیضانِ سنّت'' — میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ
سفر جو کرے قافلوں میں مسلسل — میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ
جو پابند ہے اجتماعات کا بھی — میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ
جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے — میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ
زباں پر جو ''قفلِ مدینہ'' لگائے — میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ
لگائے جو آنکھوں پہ قفلِ مدینہ — میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ
جو دیوانے فُرقت میں روتے ہیں آقا — دکھا دو انہیں اب فضائے مدینہ

دے سوزِ جگر چشمِ تر قلبِ مُضطَر — مجھے یاالٰہی برائے مدینہ

یہ عطار مکّے سے زندہ سلامت
تڑپتا ہوا کاش آئے مدینہ

مدینہ

[1] : فجر کی نماز کے لئے جگانا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''صدائے مدینہ'' لگانا کہلاتا ہے۔

آپ آقاؤں کے آقا آپ ہیں شاہِ انام

(حَرَمینِ طیّبَین زادَھُمَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی حاضری ۱۴۱۵ھ میں یہ کلام تحریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

آپ آقاؤں کے آقا آپ ہیں شاہِ اَنام
یارسولَ اللّٰہ میں ہوں آپ کا ادنیٰ غلام

بات کی ہمّت نہیں کہ یہ ادب کا ہے مقام
دل اجازت ہی نہیں دیتا کروں کیسے کلام

سوزِ سرکار اے خدا کر دے عطا بہرِ بلال
عشقِ سرور میں تڑپتا ہی رہوں مولیٰ مُدام

یاالٰہی! مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا
کاش! ہو ذکرِ مدینہ میرے لب پہ صبح و شام

تلخیوں میں خوش رہوں اور لذّتوں سے بے نیاز
کاش! قابو میں رہے یہ میرا نفسِ بدلگام

جو تڑپتے ہیں مدینے کی جدائی میں شہا!
ان غریبوں کا بھی کردو یانبی کچھ انتظام

اب تو دیدو تم مدینے میں شہادت کا شَرَف
یانبی! کردو یہ پوری آرزوئے ناتمام

حشر کی گرمی بلا کی پیاس سے ہوں نیم جاں
ساقِیا! للہ کوثر کا چھلکتا ایک جام

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو
کاش! لب پہ کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

خوامخواہ کیوں بھائی! دیکھے جارہے ہو ہر طرف!
سُن لو یہ ہرگز نہیں ہے سنّتِ خیرالانام

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیچی نظر
پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

یاخدا بہرِ رضاؔ عطّارؔ کو وہ آنکھ دے
ہو غمِ محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام

میٹھا مدینہ مرحبا

(الحمدُ للّٰہ ۱۴۱۴ھ کی حاضری میں بتاریخ ۲۷ ذوالحجہ مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں بیٹھ کر یہ کلام قلمبند کیا)

سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا
جھوم کر لب چوم کر میٹھا مدینہ مرحبا

ڈوبا رہتا ہے مدینہ روشنی میں ہر گھڑی
شام ہو یا ہو سَحَر میٹھا مدینہ مرحبا

نور برساتے مَنارے سبز گنبد کی بہار
دل ہو روشن دیکھ کر میٹھا مدینہ مرحبا

جانتے ہو سبز گنبد کیوں حسیں ہے اس قدَر
اس میں ہے آقا کا گھر میٹھا مدینہ مرحبا

پھول مہکے، دھول چمکے، خوبصورت ہر بَبُول
پُرکشش ہر اِک حَجَر میٹھا مدینہ مرحبا

پَو پھٹی تڑکا ہوا اور چہچہائیں بُلبُلیں
ہے سماں رنگین تر میٹھا مدینہ مرحبا

جبکہ چلتی ہے صَبا آقا کا روضہ چوم کر
جھوم اٹھتے ہیں شَجَر میٹھا مدینہ مرحبا

برق چمکی، لہر اُبھری، اَبر برسا اور گیا
گنبدِ خضرا نکھر میٹھا مدینہ مرحبا

عظمتیں ہیں رِفعتیں ہیں نعمتیں ہیں بَرَکتیں
رحمتیں ہیں ہر ڈگر میٹھا مدینہ مرحبا

پھول تو پھر پھول ہیں کانٹے بھی اسکے حُسن میں
خوب سے ہیں خوب تر میٹھا مدینہ مرحبا

سنگریزوں کی چمک کے سامنے سب ہیچ ہیں
دُنیوی لَعل و گُہر میٹھا مدینہ مرحبا

ہیں فَضائیں خوشگوار اس کی ہوائیں مُشکبار
ہے مُعطَّر کس قدَر میٹھا مدینہ مرحبا

ہم کو پیارا ہے مدینہ اِس لئے کہ رہتے ہیں
اِس میں شاہِ بحروبر میٹھا مدینہ مرحبا

خُلد کی رنگینیاں شادابیاں تسلیم ہیں
یہ سب اپنی جا مگر میٹھا مدینہ مرحبا

نور کی برسے پھوار اس میں رہے ہر دم بہار
خوبصورت ہے نگر میٹھا مدینہ مرحبا

حُسنِ پیرس کا فِدائی بھی یہاں پر جھوم اُٹھے
سبز گنبد دیکھ کر میٹھا مدینہ مرحبا

یک بلا یق یک بلا یں جڑ پلا یں بھی ں ا ہ ں کی محبت مر
اور کبوتر بختور میٹھا مدینہ مرحبا

ہجرِ طیبہ میں جو روتے ہیں خدایا ہو نصیب
ان کو طیبہ کا سفر میٹھا مدینہ مرحبا

یارسولَ اللّٰہ کہتے ہی ٹلیں گی مشکلیں
غمزدو آؤ اِدھر میٹھا مدینہ مرحبا

رات روشن دن منوَّر سب سَماں پرنُور ہے
دیکھ لو اہلِ نظر میٹھا مدینہ مرحبا

جھوم کر تارے کریں دیدارِ طیبہ روز اور
ہوں فِدا شمس و قمر میٹھا مدینہ مرحبا

جو مدینے آگیا عطّار آکر مرگیا
وہ بڑا ہے بختور میٹھا مدینہ مرحبا

پھر گنبدِ خضرا کی فضاؤں میں بُلالو

پھر گنبدِ خضرا کی فضاؤں میں بُلالو
سرکار بلا کر مجھے قدموں سے لگالو

قدموں سے لگا کر مجھے دیوانہ بنالو
دنیا کی مَحَبَّت کو مرے دل سے نکالو

گو خوار و گنہگار ہوں جیسا ہوں تمھارا
سرکار! نبھالو مجھے سرکار نبھالو

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو
اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

یاشاہِ مدینہ مری امداد کو آؤ
آفات و بَلیّات کے پنجوں سے نکالو

طوفان کی موجوں میں جہاز اپنا گھرا ہے
سرکار! بچالو مجھے سرکار! بچالو

سرکار! مرے خون کا پیاسا ہوا دشمن
شہزادوں کا صد قہ مجھے دشمن سے بچالو

اُوجَڑ ہوئی جاتی ہے مری زِیست کی بستی
ہو جائے گی آباد نظر لطف کی ڈالو

ویران ہوا جاتا ہے خوشیوں کا گلستاں
اِس اُجڑے چمن پر بھی نِگہ لطف کی ڈالو

دم توڑنے والا ہے گناہوں کا مریض اب
اے جانِ مسیحا! اسے تم آکے بچالو

مرنے کا شَرَف اب تو مدینے میں عطا ہو
دردر کی مجھے ٹھوکروں سے شاہ بچالو

مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں
لِلّٰہ پڑوسی مجھے جنّت میں بنا لو

کھینچے لئے جاتے ہیں جہنّم کو ملائک
اے شافِعِ محشر پئے شَیخَین بچالو

فُرقت میں تڑپتے ہیں جو مِسکین بچارے
اسباب عطا کر کے انہیں در پہ بلالو

محبوبِ خدا! سر پہ اَجل آکے کھڑی ہے
شیطان سے عطّار کا ایمان بچالو

اب کرم یا مصطفٰے فرمائیے

اب کرم یا مصطفٰے فرمائیے — اِذن، طَیبہ کا عطا فرمائیے
یاحبیبِ کِبریا حج کا شَرَف — اب عطا اِک مرتبہ فرمائیے
حاضری کی اب سعادت پاؤں میں — کچھ کرم ایسا شہا فرمائیے
خواب میں آکر کے کچھ شِیریں کلام — میٹھے میٹھے مصطفٰے فرمائیے
جن پہ صدقے جائیں سب جنّت کے پھول — اُن لبوں کو اب تو وا فرمائیے
یارسولَ اللّٰہ میری مغفرت — ہو خدا سے یہ دعا فرمائیے
استِقامت دین پر ہم کو عطا — ازپئے غوث و رضا فرمائیے
کب تلک تڑپیں اَسیرانِ قَفَس — قیدِ غم سے اب رِہا فرمائیے
آپ کی الفت میں ہو رونا نصیب — مجھ کو چشمِ نم عطا فرمائیے
دُور پیارے مصطفٰے رنج و بلا — بَہرِ شاہِ کربلا فرمائیے
آپ کے قدموں میں ہو جاؤں شہید — کچھ سبب ایسا شہا فرمائیے
مجھ کو لِلّٰہ اِک چھلکتا ساقیا — جام، کوثر کا عطا فرمائیے
اپنے عاصی کی شفاعت حشر میں — شافِع روزِ جزا فرمائیے
مَدَنی بُرقع پہنیں سب بہنیں، کرم — فاطمہ کا واسطہ فرمائیے
ماہِ میلاد آگیا گھر گھر پر اب — نصب پرچم سب ہرا فرمائیے
عیدِ میلادُ النّبی پھر آ گئی — شکر کا سجدہ ادا فرمائیے
عید آئی عید، عیدوں کی بھی عید — اٹھئے ساماں جشن کا فرمائیے
جھوم کر سارے خوشی سے بار بار — ”مرحبا یامصطفٰے“ فرمائیے
یارسولَ اللّٰہ ”ہے کہ روز — شوق، جگر ابلیس کا فرمائیے

گنبدِ خضرا کے جلوے ہوں نصیب — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
دیجئے دردِ مدینہ دیجئے — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
میرا سینہ ہو مدینہ یانبی — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
دیجئے سوزِ رضا سوزِ ضیاء — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
غیبت و بدگوئی کی آفت سے بچیں — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
جھوٹ، بدکاری سے بچتے ہی رہیں — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
نفس و شیطاں کی شرارت دور ہو — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
دم لبوں پر آگیا عطّار کا — اب قدم رنجہ شہا! فرمائیے

اِذنِ طیبہ عطا کیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِذنِ طیبہ عطا کیجئے — پھر کرم مصطفٰے کیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھر مدینے میں آجائیں ہم — ایسا احسان اے شہا کیجئے

لو مدینہ قریب آگیا — زائرو! آنکھ وا کیجئے

سبز گنبد پہ اے زائرو! — جان اپنی فِدا کیجئے

دے کے غم اپنا دنیا کے ہر — رنج و غم کی دوا کیجئے

رات دن کاش! رویا کروں — ایسی رِقّت عطا کیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کوئی پھیرا غریبوں کے گھر خیر سے — دلربا کیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بہرِ مرشِد خزانہ مجھے آنسوؤں کا عطا کیجئے
حاسِدوں سے حسد کا مرض دور یامصطفٰی کیجئے
سارے اَعدا کا خانہ خراب یاعلی مرتَضیٰ کیجئے
دشمنوں سے کبھی نہ ڈروں حوصلہ وہ عطا کیجئے
میرے سارے محبّین کو جامِ اُلفت عطا کیجئے
جس قدَر میرے احباب ہیں شاہ! سب کا بھلا کیجئے
آہ! مجرم ہے میزان پر پلّہ بھاری مرا کیجئے
پاس حُسنِ عمل ہے کہاں! لطف شاہِ دَنیٰ کیجئے
آہ! تاریکیِ پُل صِراط! رَحم شمسُ الضُّحیٰ کیجئے
فردِ جُرم آہ! عائد ہوئی اب شفاعت شہا کیجئے
لے کے دوزخ ملائک چلے آپ آکر رِہا کیجئے
کھانہ جائے کہیں مجھ کو آگ رحم بہرِ خدا کیجئے
اب شَفاعت پئے اہلبیت یاشفیعَ الورَاء کیجئے
چار یاروں کا صدقہ شہا خُلد میں جا عطا کیجئے
اِذن، عطّار کو اب حُضُور
حاضِری کا عطا کیجئے

سعادت اب مدینے کی عطا ہو

سعادت اب مدینے کی عطا ہو
کرم چشمِ کرم یامصطفٰے ہو

مدینے کی بہاریں دیکھنے کی
اجازت مَرحَمت اب تو شہا ہو

وہ لمحاتِ مُسرَّت آئیں پھر سے
مرے پیشِ نظر گُنبد ہرا ہو

سدا دل عشق میں تڑپا کرے اور
یہ تار اَشکوں کا آنکھوں سے بندھا ہو

ہر سُنی جالی کے رُوبرو کاش!
مِرا جلووں میں اُن کے خاتمہ ہو

شہنشاہِ [illegible] بہر مُرشد
بقیع پاک میں مدفن عطا ہو

جب آقا قبر میں جلوہ نما ہوں
”تو لب پر ”مرحبا یا مصطفٰے“ ہو

مَحبّت مال کی چُھٹتی نہیں ہے
کرم! دنیا سے میرا دل بُرا ہو

میں ایسا عاشقِ صادِق بنوں کاش!
ہنسی لب پر رہے دل رو رہا ہو

گناہوں کے سبھی اَمراض ہوں دور
عطا میرے طبیب ایسی دوا ہو

کلیجے سے لگاتے ہیں اُسے بھی
جسے ہر ایک نے ٹھکرا دیا ہو

پڑوسی خُلد میں اپنا بنا لو
کرم یامصطفٰے بہرِ رضا ہو

جگہ جنّت میں قدموں میں وہ دینا
جہاں پر مرشِدی احمد رضا ہو

مِری قسمت کی جتنی گُتّھیاں ہیں
سُلجھ سکتی ہیں آقا تم جو چاہو

عدُو اُس کا بگاڑے گا بھلا کیا!
محمد مصطفٰے کا جو گدا ہو

عنایت دین پر ہو استِقامت
مِری مقبول یاربّ یہ دعا ہو

خدایا واسِطہ میٹھے نبی کا
شَرَف عطّار کو حج کا عطا ہو

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیاں کیوں کر ثنائے مصطفٰے ہو

بیاں کیوں کر ثنائے مصطفٰے ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
خدا جب اُن کا خود مَدح سَرا ہو (عزوجل)

کروں بے لَوث خدمت سنّتوں کی
شہا گر لُطف مجھ پر آپ کا ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

دے جذبہ "مَدَنی انعامات" کا تو
کرم بہرِ شہِ کرب و بلا ہو (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مدینے کی مَحبّت میں جو روئے
عطا وہ آنکھ میٹھے مصطفٰے ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

کرم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ
شریک اِس میں ہر اِک چھوٹا بڑا ہو

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا
کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

گناہوں کی چُھٹے ہر ایک عادت
سُدھر جاؤں کرم یا مصطفٰے ہو

عطا کردو مجھے وہ بھیک داتا
مرے سارے قبیلے کا بھلا ہو

تڑپ کر یارسولَ اللّٰہ پکارو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
نہیں ممکن اُنہوں نے نہ سنا ہو

سلامِ شوق کہدینا ادب سے
گزر کُوئے مدینہ جب صَبا ہو

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی
نہ جائے حشر میں لیا دیا فیصلہ ہو

میں سب دوملے رہِ حق میں ساتھ دوں (عزوجل)
خدایا ایسا دے مجھ جذبہ عطا ہو

کرم ہو واسطہ گُل اولیا کا
مِرا ایماں پہ مولیٰ خاتمہ ہو

الٰہی (عزوجل) ہوں بَہُت کمزور بندہ
نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

میں مَدَنی قافِلوں ہی کا مسافر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
رہوں اکثر کرم ایسا شہا ہو

مِرے اعمال تولے جارہے ہیں
شَفاعت شافِعِ روزِ جزا ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

بروزِ حَشر آقا کاش! کہہ دیں
تم اے عطّار دوزخ سے رہا ہو

آپ کی نسبت اے نانائے حسین

آپ کی نسبت اے نانائے حسین — ہے بڑی دولت اے نانائے حسین
دور کر فرقت اے نانائے حسین — اپنی دے قُربت اے نانائے حسین
مر کے بھی نکلے نہ میرے قلب سے — آپ کی الفت اے نانائے حسین
گھر چُھٹے یا سر کٹے پر نہ لٹے — دین کی دولت اے نانائے حسین
ہوں گناہوں کا مریضِ دائمی — دُور ہو شامت اے نانائے حسین
واسِطہ غوث و رضا کا دور ہو — ہر بُری خصلت اے نانائے حسین
غم تمہارا چَین لینے ہی نہ دے — دیدو یہ راحت اے نانائے حسین
اب مدینے میں بُلا کر دور کر — یہ غمِ فُرقت اے نانائے حسین
سبز گنبد کی بہاریں دیکھ لوں — آئے وہ ساعت اے نانائے حسین
موت سر پر آگئی کر دو عطا — دِید کا شربت اے نانائے حسین
اپنے جلووں سے عطا فرمایئے — نَزع میں راحت اے نانائے حسین
دو بقیعِ پاک میں دوگز زمیں — تم پئے تُربت اے نانائے حسین
از طفیلِ غوثِ اعظم دور ہو — قبر کی وَحشت اے نانائے حسین
نارِ دوزخ سے بچا کر یا نبی! — دیجئے جنّت اے نانائے حسین
حضرتِ شبّیر و شبّر کے طُفیل — ٹال دو آفت اے نانائے حسین
آل سے اصحاب سے قائم رہے — تا ابد نسبت اے نانائے حسین
پیر و مرشِد پر مرے ماں باپ پر — ہو سدا رَحمت اے نانائے حسین
ہر طرف "نیکی کی دعوت" عام ہو — نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین
سنّتوں کی ہر طرف آئے بہار — نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین
خوب مَدَنی قافِلوں کی دھوم مچے — نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین
"مَدَنی انعامات" کی ہو ریل پیل — نیک ہو اُمّت اے نانائے حسین
نیکیوں میں دل لگے ہر دم، بنا — عامِلِ سنّت اے نانائے حسین
میں گناہوں سے سدا بچتا رہوں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
جھوٹ سے بغض و حسد سے ہم بچیں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

بدگمانی، بدنگاہی سے بچیں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
دیجئے قفلِ مدینہ دیجئے — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
دولتِ اِخلاص ہم کو دیجئے — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
کیجئے حج کا شَرَف مجھ کو عطا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
پھر طوافِ خانۂ کعبہ کروں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
میں مدینے کا مسافر اب بنوں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
''چل مدینہ'' کی بشارت دیجئے — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
اپنا غم اور چشمِ نم دے دیجئے — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
عشق میں آہیں بھروں، روتا رہوں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
یارسولَ اللّٰہِ اُنْظُر حالنا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
یاحبیبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قالنا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
اِنَّنِی فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مِّن مُّغرَقٌ — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
خُذْ یَدِی سَھِّل لَّنَا اَشْکَال لَّنا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
استِقامت دیجئے اسلام پر — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
دل سے دنیا کی ہَوَس سب دور ہو — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
نَزْع، قَبْر و حَشْر، مِیزاں ہر جگہ — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
عیب کُھل جائیں نہ مَحْشَر میں کہیں — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
بہرِ صِدّیق و عُمَر عثمان علی — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
صَدقہ شہزادوں کا آقا کیجئے — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
سب صَحابہ کا وسیلہ سیِّدا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
غوث و خواجہ اور رضا کا واسطہ — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
مُرشِدی قطبِ مدینہ کے طفیل — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
''دعوتِ اسلامی'' والوں پہ سدا — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
ہر ولی کا واسطہ عطّار پہ — کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

ہو گیا حاجیوں کا شُروع اب شُمار

ہو گیا حاجیوں کا شُروع اب شُمار — اِذن مجھ کو بھی دے دو شہِ ذی وقار
تیری نظرِ کرم کا ہوں اُمّید وار — گو مِرے جُرم سرکار ہیں بے شمار
پھر مدینے کی جانب چلے قافلے — ہو گئے عاشِقانِ نبی بے قرار
بہرِ غوثُ الوریٰ یاشہِ دوسرا — پھر دکھا دو مدینے کے لَیل و نَہار
میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے — ہے فَضا مہکی مہکی ہوا خوشگوار
جس قدَر بھی ہیں اسلامی بھائی بہن — سب کو بُلواؤ محبوبِ پروردگار
عرش پر فرش پر خُلد پر خَلق پر — اذنِ ربّ سے ہے نافِذ ترا اقتِدار
کیجئے دور دنیا کے رنج و اَلَم — آپ پر میرے حالات ہیں آشکار
میرے نزدیک آئے خَزاں نہ کبھی — تاجدارِ مدینہ دو ایسی بہار
پھنس گئی ناؤ عِصیاں کے طوفان میں — اب لگا دو مِرے ناخدا جلد پار
میرے دامانِ تَر کی شفیعِ الوری — لاج رکھنا خدارا بَروزِ شمار
سنّتوں کا میں چرچا کروں رات دن — ہو عطا ایسا جذبہ پئے چاریار
اے مدینے کے زائر درِ پاک پر — عرض کرنا مِرا بھی سلام اشکبار

پیرومرشِد کے صدقے ہو ایسی عطا
آئے عطّار دربار میں باربار

عطّار نے دربار میں دامن ہے پَسارا

عطّار نے دربار میں دامن ہے پَسارا
ہے اِذنِ مدینہ کا طلب گار بچارا

چمکا دو شہا! میرے مقدّر کا ستارا
پھر حج کا شَرَف مجھ کو عطا کردو خدارا

میں سالِ گزشتہ بھی تو آیا تھا مدینے
اِس سال بھی ہو جائے مدینے کا نظارا

مکّے کی حسیں شام کی دیکھوں میں بہاریں
پھر دیکھوں مدینے کی شہا صبحِ دل آرا

"سامانِ مدینہ" تو شہا! لاکے رکھا ہے
اب دے دو سفر کا بھی ہمیں اِذن خدارا

مایوس نہیں تم سے یہ دیوانے تمہارے
اب کردو کرم تم نہ کرو دیر خدارا

تاخیر ہوئی جاتی ہے کیوں کوچ میں آخر؟
تشویش میں طیبہ کا مسافِر ہے بچارا

بگڑا ہوا ہر کام سنور جائے گا میرا
کر دیں گے شہا! آپ جو اَبرو کا اشارہ

سرکار! مدینے میں اسی سال بُلالو
اے شاہ! بڑی آس سے ہے تم کو پکارا

یارب ہمیں مکّے کی فَضاؤں میں بُلالے
اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا

ہو جائے مری حاضِری عَرَفات و مِنٰی میں
اور مُزدَلِفہ کا بھی کروں خوب نظارا

جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز
کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

کس طرح مدینے میں مرا داخِلہ ہوگا
آلودہ وُجود آہ! گناہوں سے ہے سارا

اے کاش! مری آنکھ ہو دیدار کے قابل
جی بھر کے کروں گنبدِ خَضرا کا نظارا

مرنے دو مدینے میں مجھے قافِلے والو
اے چارہ گرو! تم بھی نہ کرنا کوئی چارہ

ہم جائیں کہاں اور شہا کس کو پکاریں
ہمدرد نہیں تیرے سوا کوئی ہمارا

دُکھیوں کا ہیں تیرے سوا کوئی بھی ہمدم
ہے کس کو غرض دور کرے درد ہمارا

گو بد ہوں گنہگار ہوں بدکار و بُرا ہوں
جیسا بھی ہوں سرکار تمھارا ہوں تمہارا

ہم کیوں کریں حُکّام کی اُمَرا کی خوشامد
جب آپ کے ٹکڑوں پہ ہمارا ہے گزارا

شیطان نے بہکا کے گناہوں میں پھنسایا
اور نفسِ بداَطوار نے عِصیاں پہ اُبھارا

عِصیاں کے سمندر میں پھنسی ناؤ ہماری
تم آکے سنبھالو ہے بہُت دُور کنارا

افسوس! گناہوں سے ہے پُر نامۂ اعمال
رکھیئے گا مِری لاج قِیامت میں خدارا

اے پیارے نبی آل کا اصحاب کا صَدقہ
کہہ دیجئے عطّار ہمارا ہے ہمارا

کاش !پھر مجھے حج کا، اِذن مل گیا ہوتا

کاش! پھر مجھے حج کا، اِذن مل گیا ہوتا
اور روتے روتے میں، کاش! چل پڑا ہوتا

ہائے! چھوٹی قسمت نے، حاضِری سے روکا ہے
کاش! میں مدینے میں، پھر پَہنچ گیا ہوتا

اس سفر کی تیاری، کرچکا تھا میں ساری
کاش! میری قسمت نے ساتھ دیدیا ہوتا

میرے قلبِ مُضطر کو، تو بھی کچھ قرار آجاتا
حج کا مژدہ سُنتی کاش! اَے دَے دیا ہوتا

مجھ کو چھوڑ کر تنہا قافِلہ چلا طیبہ
کاش! ساتھ میں لے کر مجھکو بھی گیا ہوتا

کاش! اِن کی راہوں کو پھول اور کانٹوں کو
چومتا گیا ہوتا جھومتا گیا ہوتا

مثلِ سالِ رَفتہ پھر کاش! چشمِ تر لے کر
سبزسبز گنبد کے روبرو کھڑا ہوتا

مجھ کو پھر مدینے میں اس برس بھی بُلواتے
آپ کا بڑا احساں مجھ پہ یہ شہا ہوتا

زیرِ گنبدِ خَضرا اشکبار آنکھوں نے
کاش! میری فُرقت کا داغ دھو دیا ہوتا

کاش! گنبدِ خضرا کے حسین جلووں میں
میرا روتے روتے ہی دم نکل گیا ہوتا

دم نکل گیا ہوتا میرا اِن کے قدموں میں
ساتھ گر مقدَّر نے میرا دے دیا ہوتا

جن دنوں مدینے میں حاضِری ہوئی تھی کاش!
مَر کے ان کے کُوچے میں دَفن ہو گیا ہوتا

کاش! ایسا ہو جاتا گورے گورے قدموں میں
گر کے آپ کا عطّار آپ پر فدا ہوتا

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے

میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضَرور ہے
جانا ہمیں ضَرور ہے جانا ضَرور ہے

راہِ مدینہ کا تو ہر کانٹا بھی پھول ہے
دیوانہ باشعُور ہے جانا ضَرور ہے

ہوتا ہے سخت امتحاں الفت کی راہ میں
آتا مگر سُرور ہے جانا ضَرور ہے

عشقِ رسول دیکھئے حبشی بلال کا
زخموں سے چور چور ہے جانا ضَرور ہے

پُر خار راہ پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے
اس میں بھی اک سُرور ہے جانا ضَرور ہے

ہمّت جواب دے گئی سرکار المدد!
زائر تھکن سے چُور ہے جانا ضَرور ہے

کیوں تھک گئے پلٹ گئے ہمت گئے کیوں ہار!
یہ آپ کا قُصُور ہے جانا ضَرور ہے

تجھ کو ڈراتی ہیں سفر کی جو صُعُوبتیں
یہ نفس کا فُتُور ہے جانا ضَرور ہے

عُشاق کو تو ملتی ہے غم میں بھی راحت اور
آتا بڑا سُرور ہے جانا ضَرور ہے

سرکار کا مدینہ یقیناً بلا شُبہ
قلب و نظر کا نور ہے جانا ضَرور ہے

منظر حَسین و دلربا اُن کے دِیار کا
ہاں دیکھنا ضَرور ہے جانا ضَرور ہے

دیکھوں گا جاکے گنبدِ خضرا کی میں بہار
روضہ وطن سے دور ہے جانا ضَرور ہے

محراب و منبر آپ کے ڈوبے ہیں نور میں
جالی بھی نور نور ہے جانا ضَرور ہے

چادر تنی ہے گنبدِ خضرا پہ نور کی
مینار نور نور ہے جانا ضَرور ہے

پُر نور ہے بہارِ نواطیؔ کی خاک کا
ہے فرقہ رشکِ طُور ہے جانا ضَرور ہے

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یارسول ہو مدینے کی اجازت بھی عنایت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چل پڑے ہیں قافِلوں پر قافِلے سُوئے حجاز میں رہا جاتا ہوں ہائے! جانِ رحمت یارسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یارسولَ اللّٰہ! صدقہ فاطمہ کے لال کا دیجئے مجھ کو مدینے کی اجازت یارسول

پھر سے بلاؤ جلد مدینے میں یارسول

پھر سے بلاؤ جلد مدینے میں یارسول — بہرِ حسن و حُسین پئے فاطِمہ بَتول

دنیا پرست زَر پہ مرے گل پہ عَندَلیب — اپنا تو انتخاب مدینے کا ہے بَبول

بیمارِ ہجر کا ابھی ہو جائے گا علاج — جاؤ اُٹھا کے لاؤ مدینے کی تھوڑی دھول

دنیا کی لذّتوں سے مری جان چھوٹ جائے — مجھ کو بنا دے یاخدا تو عاشقِ رسول

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے — بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

میری پسند خار مدینہ ہے بُلبلو — لیکر میں یہ کیا کروں گا تمہارے یہ پھول کے

خوش بخت بے شمار مدینے میں دفن ہیں — ہو جائے ان میں کاش! مرا بھی کبھی شُمُول

پَرچار سنّتوں کا جو کرتا ہے رات دن — ہردم ہو اس پہ رحمتوں کا یاخدا نُزُول

دیتا ہوں تجھ کو واسِطہ یاربّ حضور کا — کر دے معاف تُو مری ہر اک خطا و بھول

غوث و رضا کا واسِطہ یاشافعِ امم — رکھنا نہ مجھ کو حشر میں رنجیدہ و مَلول

گر لمحہ بھر بھی حاضِری طیبہ کی ہو نصیب — حاصل یہی ہے زِیست کا محنت ہوئی وُصُول

سرکار! چار یار کے صدقے میں ہو کرم

عطّار کو سدا کے لئے کر لو تم قَبول

مجھے ہر سال تم حج پر بُلانا یارسولَ اللّٰہ

مجھے ہر سال تم حج پر بلانا یارسولَ اللّٰہ
بلانا اور مدینہ بھی دکھانا یارسولَ اللّٰہ

رہے ہر سال میرا آنا جانا یارسولَ اللّٰہ
بقیعِ پاک ہو آخر ٹھکانہ یارسولَ اللّٰہ

مری آنکھوں میں تم ہر دم سمانا یارسولَ اللّٰہ
دلِ ویراں کو جلووں سے بسانا یارسولَ اللّٰہ

نہ دولت دو نہ دو کوئی خزانہ یارسولَ اللّٰہ
سکھا دو عشق میں رونا رُلانا یارسولَ اللّٰہ

نظر بھر کر شہا! میں دیکھ لوں پھر گنبدِ خضرا
خدارا پھر سبب کوئی بنانا یارسولَ اللّٰہ

دوا کے واسطے بیمارِ عصیاں در پہ حاضر ہے
نہ تم مایوس اِسے در سے پھرانا یارسولَ اللّٰہ

نُقُوشِ الفتِ دنیا مرے دل سے مٹا دینا
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یارسولَ اللّٰہ

سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپنے کا
پئے غوث و رضا مجھ کو سکھانا یارسولَ اللّٰہ

پئے غوثُ الوَرا احمد رضا خاں اور ضیاء الدین
عطا ہو عشق و مستی کا خزانہ یارسولَ اللّٰہ

فِرِشتہ موت کا اب آچکا ہے رُوح لینے کو
سِرِہانے دَر زِ جلدی سے آنا یارسولَ اللّٰہ

کُھلے ہیں دفترِ اعمال! ہائے! میرا کیا ہوگا!
بچانا شافعِ محشر بچانا یارسولَ اللّٰہ

یہ گندا ہے نِکمّا ہے یہ جیسا ہے تمہارا ہے
تمہیں عطّارِ عاصی کو نبھانا یارسولَ اللّٰہ

مجھ کو آقا مدینے بلانا

مجھ کو آقا مدینے بلانا، سبز گنبد کا جلوہ دکھانا
تم نقاب اپنے رُخ سے اُٹھانا اپنے قدموں سے مجھ کو لگانا

آنا آنا مرے دلبر آنا، آ کر آنکھوں میں میری سمانا
مجھ کو الفت کا ساغَر پلانا، میرا سینہ مدینہ بنانا

اب گھڑی ہائے! رخصت کی آئی، ماہِ رَمَضاں سے ہوگی جدائی
دیدو اب غم مدینے کا دیدو مجھ کو عیدی میں شاہِ زمانہ

واسِطہ لاڈلی فاطِمہ کا، واسِطہ غوث و احمد رضا کا
واسِطہ میرے مُرشد پیا کا مجھ کو دیوانہ اپنا بنانا

گو گنہگار بھی ہوں تو تیرا اگرچہ بدکار بھی ہوں تو تیرا
میں سِیہ کار بھی ہوں تو تیرا بہر خاکِ مدینہ نبھانا

رخصت اب ماہِ رَمَضان کی ہے عید یا مصطفٰی آگئی ہے
غم مدینے کا عیدی میں دیدو از پئے غوث شاہِ زمانہ

عزم داڑھی کا جب سے کیا ہے جب سے سر پر عمامہ سجا ہے
سب قبیلہ مخالِف ہوا ہے یا نبی اس پہ تم رحم کھانا

ہو یہ گر خُلد سنّت پہ چلنا اور اُلفت میں تیری مچلنا
میٹھی سنّت سے لوگو! کا ہٹنا آ گیا ہائے کیسا زمانہ

تُو ٹھہر جا ذرا روحِ مُضطر آنیوالا ہے میٹھا مدینہ
جبکہ آئے نظر سبز گنبد تن سے ہو جانا اُس دم روانہ

جلد دفنا وَ میّت خدارا کُھل نہ جائے کہیں بھید سارا
میرے چہرے سے میرے عزیزو! تم کفن کو نہ ہرگز ہٹانا

ہجر میں جو تڑپتے ہیں آقا یادِ طیبہ میں روتے ہیں آقا
دیکھ لیں وہ بھی شاہِ مدینہ سبز گنبد کا منظر سُہانا

دشمنِ دیں اکڑ کر کھڑا ہے حاسدوں کا حسد بڑھ چلا ہے
ظلم ہر سَمت سے ہو رہا ہے جلد عطّار کو تم بچانا

عطا کر دو مدینے کی اجازت یارسول اللّٰہ

عطا کر دو مدینے کی اجازت یارسولَ اللّٰہ
کروں میں سبز گنبد کی زیارت یارسولَ اللّٰہ

کچھ ایسا ہو کرم ماہِ رسالت یارسولَ اللّٰہ
کروں اللہ کی دل سے عبادت یارسولَ اللّٰہ

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلبیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللّٰہ

تمہارا فضل ہے کہ میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اولیا کی دل سے الفت یارسولَ اللّٰہ

اُسی احمد رضا کا واسِطہ جو میرے مرشِد ہیں
عطا کر دو مجھے اپنی محبت یارسولَ اللّٰہ

مدینہ میٹھا میٹھا ہے مدینہ پیارا پیارا ہے
مدینے سے مجھے بے حد ہے الفت یارسولَ اللّٰہ

میں ہوں سنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تربت یارسولَ اللّٰہ

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسولَ اللّٰہ

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم
کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یا یارسولَ اللّٰہ

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں ادب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی سے شفقت یارسولَ اللّٰہ

میں سب سے "آپ" کہہ کر پیار سے باتیں کروں آقا
جھڑکنے کی ہو میری دور عادت یارسولَ اللّٰہ

ادب استادِ دینی کا مجھے آقا عطا کر دو
دل و جاں سے کروں ان کی اطاعت یارسولَ اللّٰہ

کرم کر دو کہ میرا حافِظہ مضبوط ہو جائے
نہ ہو استاد کو مجھ سے شکایت یارسولَ اللّٰہ

میں گانے باجوں اور فلموں ڈِراموں کے کنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللّٰہ

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چغلی، غیبت و گالی
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللّٰہ

مرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارسولَ اللّٰہ

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللّٰہ

مری بے شائبہ رکھ لے تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قَناعت یارسولَ اللّٰہ

سب اہلِ حشر محشر میں انہیں کو ڈھونڈتے ہونگے
پکاریں گے بھی روزِ قیامت یارسولَ اللّٰہ

یہ کمزور ہوں قابل نہیں ہرگز عذابوں کے
خدارا ساتھ لیتے جانا جنّت یارسولَ اللّٰہ

مجھے تم یارسولَ اللّٰہ دے دو جذبۂ تبلیغ
شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللّٰہ

شہا! عطّار پر ہر آن رَحمت کی نظر رکھنا
کرے دن رات یہ سنّت کی خدمت یارسولَ اللّٰہ

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافِلہ ہو گا

مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافِلہ ہوگا
یقیناً روزِ محشر صرف اُسی سے خوش خدا ہوگا
وُہی سَر برسرِ محشر بُلندی پائے گا جو سر
کوئی ہفتہ نہ کوئی دن کوئی گھنٹہ مرا بلکہ
نہیں جاتی گناہوں کی شہا! عادت نہیں جاتی
فَقَط نیکوں پہ ہوگا گر کرم اے سرورِ عالم!
ترے رَحم وکرم پر آس میں نے باندھ رکھی ہے
نبی کے عاشِقوں کو موت تو انمول تحفہ ہے
اندھیری گور ہے تنہا ہوں مجھ پر خوف طاری ہے
فِرِشتے قبر میں پوچھیں گے جب مجھ سے سُوال آکر
نبی کے عاشقوں کی عید ہوگی عید محشر میں
ترے دامانِ رَحمت کی کُھلے گی حشر میں وُسعت
تسلّی رکھ تسلّی رکھ نہ گھبرا حشر سے عطّار

مجھے اذنِ مدینہ کب مرے آقا عطا ہوگا
یہاں دنیا میں جس نے مصطَفٰے کو خوش کیا ہوگا
یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جھکا ہوگا
کوئی لمحہ بھی عِصیاں سے نہیں خالی گیا ہوگا
کرم مولیٰ پسِ مُردَن نہ جانے میرا کیا ہوگا
کہاں جائے گا وہ بندہ جو بدکار و بُرا ہوگا
بڑی اُمّید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہوگا
کہ ان کو قبر میں دیدارِ شاہِ انبیا ہوگا
تم آؤ گے تو آقا دُور اندھیرا قبر کا ہوگا
مِرے لب پر ترا نام ان شاءَ اللّٰہ نعت کا ہوگا
کوئی قدموں میں ہوگا کوئی سینے سے لگا ہوگا
وہ آآکر چھپے گا جو گنہگار و بُرا ہوگا
ترا حامی وہاں پر آمِنہ کا لاڈلا ہوگا

نہ گھبرا موت سے عطّار بَرزَخ میں تُو مِل لینا
وہاں غوثُ الورا ہونگے وہاں احمدرضا ہوگا

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اِک بار پھر کرم شہِ خَیرُ الاَنام ھو

اِک بار پھر کرم شہِ خیرُ الانام ہو — پھر جانبِ مدینہ روانہ غلام ہو

پھر جھومتا ہُوا میں چلوں جانبِ حجاز — مکّے میں صبح ہو تو مدینے میں شام ہو

پیشِ نظر ہو گنبدِ خضرا کی پھر بہار — اے کاش! پھر مدینے میں میرا قِیام ہو

ہو آنا جانا میرا مدینے میں عمر بھر — آخر میں زندگی کا وہیں اِختتام ہو

یوں مجھ کو موت آئے تمہارے دِیار میں — چوکھٹ پہ سر ہو لب پہ دُرُود و سلام ہو

یاربّ عزوجل بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے — اولاد پہ بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

دیوانے رو رہے ہیں مدینے کے واسطے — انکی بھی حاضری کا کوئی انتظام ہو

دل کی مُراد پاگیا جو در پہ آگیا — کوئی وجہ نہیں کہ نہ منگتا کا کام ہو

دشمن کا زور بڑھ چلا ہے یاعلی مدد کرّم اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم — اب ذوالفقارِ حَیدری پھر بے نیام ہو

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے — ہر وقت کاش! لب پہ دُرُود و سلام ہو

ہو جائیں ختم کاش! گناہوں کی عادتیں — ایسا کرم اے سیّد خیرُ الاَنام ہو

احمد رضا کا صدقہ مسلمان نیک ہوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — نیکی کی دعوت آقا جہاں بھر میں عام ہو

آقا! غمِ مدینہ میں رونا نصیب ہو — ذکرِ مدینہ لب پہ مرے صبح و شام ہو

ہو روح تیرے قدموں پہ عطّار کی نثار

جس وقت اِس کی عمر کا بریز جام ہو

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پِلاؤ بُلوا کے جامِ الفت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت، سدا حضوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فرقت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
عطا ہو مجھ کو غمِ مدینہ، تپاں جگر چاک چاک سینہ
بڑھے محبت کی خوب شدت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
لگاؤ سینے میں آگ ایسی، قرار پائے نہ دل کبھی بھی
رُلائے دن رات تیری الفت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں، میں عشق میں تیرے سر کٹاؤں
دو ایسا جذبہ دو ایسی ہمت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ

عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
ہر اِک نبی ہر ولی کا صدقہ، تجھے تری ہر گلی کا صدقہ
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
امام احمدرضا کا صدقہ، ہمارے مرشِد ضِیا کا صدقہ

بقیعِ غرقد لرو عنایت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

وسیلہ خُلفائے راشِدیں کا، تمام اصحاب و تابِعیں کا

ہو اُن کے صدقے میں ہو عنایت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا

بنادو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضول گوئی سے دیدو نفرت

دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

گنہ کے دَلدَل سے اب نکالو، مجھے سنبھالو مجھے بچالو

کہیں نہ ہو جاؤں شاہ! غارت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

بنادو صبر و رِضا کا پیکر، بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور

رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

کرے کیا عطّار مال و دولت،

اسے نہیں چاہیے حکومت

یہ تیرا طالِب ہے جانِ رحمت،

نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

اے کاش! تصوُّر میں مدینے کی گلی ہو

اے کاش! تصوُّر میں مدینے کی گلی ہو
اور یادِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی مِرے دل میں بسی ہو

دو سوزِ بِلالؔ آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے دردِ رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سا
سرکار عطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عشقِ اُوَیسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو

اے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافِر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

پھر رحمتِ باری سے چلوں سُوئے مدینہ
اے کاش! مقدَّر سے مُیَسَّر وہ گھڑی ہو

جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گریباں
آنکھوں سے برستی ہوئی اَشکوں کی جھڑی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے
چوکھٹ پہ تری سر ہو مری روح چلی ہو

جب لے کے چلو گورِ غریباں کو جنازہ
کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پہ سجی ہو

جس وقت نکیرَین مِری قبر میں آئیں
اُس وقت مِرے لب پہ سجی نعتِ نبی ہو

اَللہ! کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَدقہ مِرے مرشِد کا کرو دُور بلائیں
ہو بہتَری اُس میں جو بھی ارمانِ دلی ہو

اَللہ کی رَحمت سے تو جنَّت ہی ملے گی
اے کاش! مَحَلَّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

عطّارؔ ہمارا ہے سرِ حَشر اِسے کاش!
دستِ شہِ بطحیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہی چِٹھّی ملی ہو

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یا مصطفٰے عطا ہو پھر اِذن حاضری کا

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۲۰ شعبانُ المعظَّم ۱۴۱۴ھ کو یہ کلام قلمبند کیا اور چند ہی روز کے بعد سفرِ مدینہ درپیش آ گیا اور رَمَضانِ مدینہ دیکھنا نصیب ہو گیا)

یامصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) عطا ہو اب اِذن، حاضری کا — کرلوں نظارہ آکر میں آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کی گلی کا

اِک بار تو کِھلا دو رَمَضان میں مدینہ — [illegible] کا

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں — افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

میں سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں — اب اِذن دیدو آقا تم مجھ کو حاضری کا (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

مولٰی (عزوجل) غمِ مدینہ دیدے غمِ مدینہ — دیوانہ تُو بنا دے مجھ کو ترے نبی کا

خونِ جگر سے سِینچا ہے باغ سُنِّیَت کا — کردو کرم وَسیلہ اس مَدَنی مُرشِدی کا

یاسیِّدِ مدینہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) بس آپ ہی نبھانا — گو ہوں بڑا کمینہ پرہوں تو آپ ہی کا

یامصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)! گناہوں کی عادَتیں نکالو — جذبہ مجھے عطا ہو سنّت کی پیروی کا

ہوں دُور اب بلائیں دیتا ہوں واسِطہ میں — مظلومِ کربلا (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی سرکار! بیکسی کا

اللہ (عزوجل)! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا — سائل ہوں یاخدا (عزوجل) میں عشقِ محمدی کا

فخر و غُرور سے تُو مولٰی (عزوجل) مجھے بچانا — یاربّ! (عزوجل) مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

ایماں پہ ربِّ رَحمت (عزوجل) دیدے تُو استِقامت — دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا

ہو ہر نَفَس مدینہ دھڑکن میں ہو مدینہ — جب تک نہ سانس ٹوٹے سرکار زندگی کا

دنیا کے تاجدارو! تم سے مجھے غَرَض کیا! — منگتا ہوں میں تو منگتا سرکار (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کی گلی کا

اللہ (عزوجل)! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے — نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا

الفت کی بھیک دیدو دیتا ہوں واسِطہ میں — صِدّیق کا عمر کا عثمان کا علی (علیہم الرضوان) کا

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے — کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

مِیزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا! عطّار قادِری کا

اے کاش کہ آجائے عطارؔ مدینے میں

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۲۵ شعبانُ المعظم ۱۴۱۴ھ کو یہ معروضہ پیش کیا اور چند ہی روز کے بعد سفرِ مدینہ نصیب ہوگیا)

اے کاش کہ آجائے عطارؔ مدینے میں — بُلوالو خدارا! اب سرکار مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کب تک میں پھروں در در مرنے بھی دو اب دلبر — دہلیز پہ سر رکھ کر سرکار مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

روضے کے قریب آکر گر جاؤں میں غش کھا کر — ہوجائے تمہارا پھر دیدار مدینے میں

روتی ہوئی آنکھوں سے بتیاب نگاہوں سے — ہو گنبدِ خضرا کا دیدار مدینے میں

دنیا کے غموں کی تم للہ عزوجل دوا دیدو — بلوا کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مل جائے شِفا اسکو دربارِ محمد سے — آجائے جو کوئی بھی بیمار مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عصیاں کی دوا دیدو سرکار شِفا دیدو بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اس نفسِ ستمگر کو قابو میں مرے کردو! بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دنیا کی محبّت سے دل پاک مرا کر دو بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رونا بھی سکھا دو اور سکھلا دو تڑپنا بھی بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آنکھوں میں سماجاؤ سینے میں اتر آؤ بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جلووں سے دلِ ویراں آباد کرو جاناں بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سگ اپنا مجھے کہہ دو قدموں میں مجھے رکھ لو بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
قدموں سے لگالو تم دیوانہ بنالو تم بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
قسمت مری چمکا دو تربت مری بنوا دو بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

رَمَضاں کی بہاریں ہوں طیبہ کی فضائیں ہوں
اور جھومتا پھرتا ہو عطار مدینے میں

دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

حدیثِ پاک میں ہے، ''جس شخص نے **غُصّہ** ضَبط کرلیا باوُجُود اِس کے کہ وہ **غُصّہ** نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کو سُکون وایمان سے بھر دیگا۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی ص ۵۴۱ حدیث ۸۹۹۷

ایسا لگتا ھے مدینے جلد وہ بلوائیں گے

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے
جائیں گے جا کر انہیں زخمِ جگر دکھلائیں گے

وہ اگر چاہیں گے تو ایسی نظر فرمائیں گے
خوب روئیں گے پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھائیں گے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خشک اشکِ عشق سے آنکھیں ہیں دل بھی سخت ہے
آپ ہی چاہیں گے تو آقا ہمیں تڑپائیں گے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

موت اب تو گنبدِ خضرا کے سائے میں ملے
کب تک آقا دربدر کی ٹھوکریں ہم کھائیں گے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے خوشا! تقدیر سے گر ہم کو منظوری ملی
رکھ کے سر دِہلیز پر سرکار کی مرجائیں گے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

روتے روتے گر پڑیں گے ان کے قدموں میں وہاں
روزِ محشر شافعِ محشر نظر جب آئیں گے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خلد میں ہوگا ہمارا داخِلہ اس شان سے
یارسولَ اللّٰہ کانعرہ لگاتے جائیں گے

حشر میں کیسے سنبھالوں گا میں اپنے آپ کو
آ مِرے عطارؔ! آ وہ جب وہاں فرمائیں گے

ہائے اب کی بار بھی عطارؔ جو زندہ بچے
پھر مدینے سے کراچی روتے روتے آئیں گے

مَدَنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی مَحبَّت سے زیادہ ہم نیکیوں میں برکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرد کرتے۔

افسوس! بَہُت دُور ہوں گلزارِ نبی سے

افسوس! بَہُت دُور ہوں گلزارِ نبی سے
کاش آئے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

الفت ہے مجھے گیسوئے خَمدارِ نبی سے
اَبرو و پلک آنکھ سے رُخسارِ نبی سے

پیراہن[1] و چادر سے عصا سے ہے مَحَبَّت
نَعلَینِ شَرِیفَین سے دَستارِ[2] نبی سے

بُوصَیری! مبارَک ہو تمہیں بُردِ یَمانی
سوغات ملی خوب ہے دربارِ نبی سے

بیمار! کیوں مایوس ہے تُو حُسنِ یقیں سے
دم جا کے کرالے کسی بیمارِ نبی سے

تُو بَہرِ شہِ کرب و بلا خواب میں یاربّ
فرما دے مُشَرَّف مجھے دیدارِ نبی سے

اللہ کو مانے جو محمد کو نہ مانے
لارَیب[3] وہ ناری ہوا اِنکارِ نبی سے

وہ نارِ جہنَّم کا ہے حقدار یقیناً
ہے جس کو عداوت کسی بھی یارِ نبی سے

اے زائرِ طیبہ! یہ دعا کر مِرے حق میں
مجھ کو بھی بُلاوا ملے دربارِ نبی سے

دنیا کے نظاروں سے بھَلا کیا ہو سَروکار
عُشّاق کو بس عشق ہے گلزارِ نبی سے

دیوانوں کے آنسو نہیں تھمتے دمِ رخصت
جب سُوئے وطن جاتے ہیں دربارِ نبی سے

جلووں سے خدایا مِرا سینہ ہو مدینہ
آنکھیں بھی ہوں ٹھنڈی مِری دیدارِ نبی سے

سنّت ہے سفر دین کی تبلیغ کی خاطِر
ملتا ہے ہمیں درس یہ اَسفارِ[4] نبی سے

مستانہ مدینے میں خدا ایسا بنادے
ٹکرا کے میں دم توڑ دوں دیوارِ نبی سے

صدقے میں مِرے غوث کے ہو دُور اندھیرا
تُربت ہو مُنوّر مِری انوارِ نبی سے

جب قبر میں آئیں گے تو قدموں میں گِروں گا
خوب آنکھیں ملوں گا میں تو پَیزار[5] نبی سے

عطّار ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

[1]: لباس [2]: عمامہ [3]: بیشک [4]: سفر کی جمع [5]: جوتی مبارک

مرحبا! مقدّر پھر آج مسکرایا ہے

مرحبا! مقدّر پھر آج مسکرایا ہے
پھر مجھے مدینے میں شاہ نے بلایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خوب مسجدِ نبوی کا حسین ہے منظر
سبز سبز گنبد پر کیسا نور چھایا ہے

میری گندی آنکھوں کو ان نجس نگاہوں کو
شکریہ مدینے کا باغ پھر دکھایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھ سا پاپی و بدکار اور آپ کا دربار!
بالیقین مجھ پر بھی رحمتوں کا سایہ ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
انیابی: شنلطا دیدو، بہرِ تضحکی دے دو
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خوب روزہ طلیاں کے نگروں نے کھلایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جس کو سب نے ٹھکرایا اور دل کو تڑپایا
صدقے جاؤں اس کو بھی آپ نے نبھایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
نفرتوں کے دَلدَل میں دشمنوں کے چُنگل میں
جب کبھی پھنسا ہوں میں آپ نے بچایا ہے

عادتیں گناہوں کی ہائے! کم نہیں ہوتیں
آہ! نفس و شیطاں نے زور سے دبایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
واری جاؤں میں تجھ پر آ بھی جاؤ اب دلبر
کوئی دم کا ہوں مہماں دم لبوں پر آیا ہے

عزوجل
دے دیئے خدا نے ہیں تم کو سب خزانے ہیں
تم نے ہی کھلایا ہے تم نے ہی پلایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیوں فِدا نہ ہو عطّار آپ پر شہِ ابرار
اِس کو اپنے دامن میں آپ نے چھپایا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آپ کے کرم سے یہ دھوم مچی ہے محشر میں
جھومتا ہوا عطّار دیکھو خوش خوش آیا ہے

پھر مدینے کی اجازت مل گئی

مجھ کو اب حُسنِ عمل کی اجازت مل گئی
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

پھر مدینے کا سفر دَرپیش ہے
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

میرے مدنی پیر و مُرشِد کے طفیل
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

کیوں نہ جھوموں کیوں نہ لوٹوں گُل بنے
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

میں خوشی سے مر نہ جاؤں اب کہیں
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

دیدے یاربّ! مجھ کو توفیقِ ادب
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

رونے والی آنکھ دیدے یاخدا!
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

یاالٰہی قلب مُضطر ہو عطا
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

اب تو دیدے یاخدا ذوقِ جُنوں
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

یاخدا دیدے تڑپنے کی ادا
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

آتشِ شوق اور کر دے تیز تر
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

ہو عطا سوزِ بلال اے ذوالجلال
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

ان کے جلوے دیکھ لے وہ آنکھ دے
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

یاالٰہی! تُو عطا کر دے بقیع
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

مل گئی جس کو بقیعِ پاک اُسے
قربتِ ماہِ رسالت مل گئی

جھومو جھومو خوب جھومو زائرو!
کیا ملا در اُن کا جنّت مل گئی

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM

قبرِ انور کی زیارت جس نے کی — اس کو آقا کی شَفاعت مل گئی
عرش پر تو گُنبدِ خَضرا کہاں! — فرش تجھ کو یہ سعادت مل گئی
غم کے مارے رو رہے ہیں پھوٹ کر — آہ! طیبہ کی نہ رخصت مل گئی
غم مدینے کا جسے بھی مل گیا — دو جہاں کی اُس کو نعمت مل گئی
تاجِ شاھی اس کے آگے ہیچ ہے — مصطَفٰے کی جس کو الفت مل گئی
ہم کو فیضانِ مدینہ مل گیا — کیسی اعلیٰ ہم کو نعمت مل گئی
میں مدینے میں مروں اِس حال میں — سب کہیں اِس کو شہادت مل گئی
المدینہ چل مدینہ جھوم کر — جب پکارا دل کو راحت مل گئی
جب تڑپ کر یارسولَ اللّٰہ کہا — فوراً آقا کی حمایت مل گئی
انبیا سارے کھڑے ہیں صف بہ صف — میرے آقا کو امامت مل گئی
خاکِ طیبہ سے کِیا جس نے علاج — ہر مَرَض سے اس کو راحت مل گئی
میری قسمت کی یہی معراج ہے — کہ سگانِ در سے نسبت مل گئی
دونوں عالم میں ہوا وہ سُرخرو — جس کو ان کی چشمِ رحمت مل گئی
میں امام احمدرضا کا ہوں غلام — کتنی اعلیٰ مجھ کو نسبت مل گئی
راہِ سنّت میں ہُوا جو بھی ذلیل — اس کو ان کے در سے عزّت مل گئی
تھے گُنہ حد سے سوا عطّار کے — ان کے صدقے پھر بھی جنّت مل گئی

کیوں نہ رشک آئے ہمیں عطّار پر
اس کو طیبہ کی اجازت مل گئی

جلد ہم عازمِ گلزارِ مدینہ ہوں گے

جلد ہم عازمِ گلزارِ مدینہ ہوں گے
حاضرِ درگہِ سردارِمدینہ ہوں گے

اب تو نورانی چمن زارِ مدینہ ہو ں گے
سامنے اب مرے کوہسارِ مدینہ ہوں گے

سبز گنبد کی وہاں خوب بہاریں ہوں گی
رُوبرو پھر مرے مینارِ مدینہ ہوں گے

وجد آجائے گا قسمت کو بھی اُس دم وَاللہ
سامنے جب مِرے سرکارِ مدینہ ہونگے

ان کی رحمت سے جو مل جائے بقیعِ غَرقَد
بِالیقیں قبر میں انوارِ مدینہ ہوں گے

قافلے کی یوں مدینے سے جدائی ہوگی
مُضطَر و غمزدہ زوّارِ مدینہ ہوں گے

نَزع میں قبر میں محشر میں سلامت ہوں گے
دارِ فانی میں جو بیمارِ مدینہ ہوں گے

حشر سے کیوں ہو پریشان گنہگارو تم
اپنے حامی وہاں سرکارِ مدینہ ہوں گے

اُن کو حاصل مِرے آقا کی شَفاعت ہوگی
جو کوئی حاضرِ دربارِ مدینہ ہونگے

میری سرکار کا آئے گا بُلاوا ان کو
جو کوئی دل سے طلب گارِ مدینہ ہوں گے

نَزع میں عاشِقوں کی عید ہی ہو جائے گی
ان کے سرہانے شَہنشاہِ مدینہ ہوں گے

حشر میں جائیں گے عطّاریوں اِن شاءَ اللّٰہ
اپنی داڑھی میں سجے خارِ مدینہ ہوں گے

قافِلہ آج مدینے کو روانہ ہوگا

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذوالحجۃُ الحرام شریف ۱۴۱۶ھ کو روانگی مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا سے قبل مکّۃُ مکرّمہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں یہ کلام تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

قافِلہ آج مدینے کو روانہ ہوگا
عنقریب اپنا مدینے میں ٹھکانہ ہوگا

لب پہ نغماتِ محمد کا ترانہ ہوگا
جھومتے جھومتے دیوانہ روانہ ہوگا

کس قدر زائرو! وہ وقت سہانا ہوگا
روبرو جب درِ سلطانِ زمانہ ہوگا

درد و آلام کا جب لب پہ فسانہ ہوگا
ابرِ رحمت کے برسنے کا بہانہ ہوگا

نیکیاں پلّے مدینے کے مسافر کے کہاں!
آنسوؤں کا مری جھولی میں خزانہ ہوگا

اتنی بے تاب نہ ہو آنے دے طیبہ کی گلی
رُوحِ مُضطَر تجھے کچھ وقت بڑھانا ہوگا

گنبدِ خضرا کی جس وقت میں دیکھوں گا بہار
مجھ گنہگار کی بخشش کا بہانہ ہوگا

جب سُوالات، نکیرین کریں گے مجھ سے
لب پہ سرکار کی نعتوں کا ترانہ ہوگا

حشر میں جب ہمیں سرکار نظر آئیں گے
کیسا منظر وہ حسین اور سہانا ہوگا

تجھ کو گر رتبۂ عالی کی طلب ہے بھائی!
غور سے سن تجھے ہستی کو مٹانا ہوگا

اُن کی دہلیز پہ سر اپنا جھکا دے بھائی!
دیکھنا سب ترے قدموں میں زمانہ ہوگا

بھائیو! چاہئے گر ربِّ محمد کی رضا
خود کو محبوب کی سنّت پہ چلانا ہوگا

میری سرکار کے قدموں میں ہی اِن شاءَ اللّٰہ
میرا فردوس میں عطّار ٹھکانا ہوگا

اِس برس بھی نہ مدینے میں اگر آئی موت
گھر کو روتے ہوئے عطّار روانہ ہوگا

مدینہ آنے والا ہے

ہوئیں اُمّیدیں بارآوَر مدینہ آنے والا ہے
جھکالو اب ادب سے سر مدینہ آنے والا ہے

پلادے ساقیا ساغَر مدینہ آنے والا ہے
عطا اب کیف و مستی کر مدینہ آنے والا ہے

عطا ہو مجھ کو چشمِ تر مجھے دیدو دلِ مُضطَر
ذرا جلدی مِرے دلبر مدینہ آنے والا ہے

تڑپنے کا قرینہ دو مجھے دو چاک سینہ دو
پئے شَبّیر اور شَبَّر مدینہ آنے والا ہے

مبارَک ہو گنہگارو! خطاکارو! سیہ کارو
تمہیں اب عاصیو! کیا ڈر مدینہ آنے والا ہے

مدینے کے مسافر پر چھما چھم رحمتوں کی اب
ہے بارش خوب زوروں پر مدینہ آنے والا ہے

پڑھو اے زائرو! ملکر دُرُود اُن پر سلام اُن پر
لُٹاؤ اشک کے گوھر مدینہ آنے والا ہے

ٹھہر جا روحِ مُضطَر تُو نکل جانا مدینے میں
خدارا اب نہ جلدی کر مدینہ آنے والا ہے

دُرُودِ پاک کے گجرے سلام و نعت کے تحفے
بڑھو اے زائرو! لیکر مدینہ آنے والا ہے

خوشی سے زائرو! جھومو فضائیں جھوم کر چومو
بس آیا روضۂ انور مدینہ آنے والا ہے

نکال اب پاؤں سے جوتا قریبِ طیبہ تُو پہنچا
اے زائر! ہوش اب تو کر مدینہ آنے والا ہے

وہ برسا نور کا جھالا سماں ہے خوب اجیالا
ہے کیسا دلکشا منظر مدینہ آنے والا ہے

مبارک! غم کے ماروں کو مبارک! بے سہاروں کو
کھلے ہیں رحمتوں کے در مدینہ آنے والا ہے

فَضا ساری منوَّر ہے ہوا کیسی مُعطَّر ہے
سماں رنگین و کیف آور مدینہ آنے والا ہے

مری ہو آرزو پوری مجھے مل جائے منظوری
بقیعِ پاک کی سرور مدینہ آنے والا ہے

وسیلہ چار یاروں کا اُحُد کے جاں نثاروں کا
دکھا دو اک جھلک دلبر مدینہ آنے والا ہے

نکالو مصطَفٰے پیارے! خیالِ غیر اب سارے
ہمارے قلب سے باہَر مدینہ آنے والا ہے

اٹھو تعظیم کی خاطِر پڑھو تکریم کی خاطِر
سلام اے زائرو! ملکر مدینہ آنے والا ہے

اٹھو عطّار اب اٹھو! ذرا وہ غور سے دیکھو
ہے چھایا نور ہر شے پر مدینہ آنے والا ہے

سبز گنبد کی زیارت کیجئے

سبز گُنبد کی زیارت کیجئے — زائرو! سامانِ راحت کیجئے
گنبدِ خَضرا کے جلوے دیکھ کر — خوب روشن اپنی قسمت کیجئے
آگیا میٹھا مدینہ آگیا — جھوم کر خوب ان کی مِدحت کیجئے
مسجدِ نبوی میں ہر دم بھائیو! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — دل لگا کر اب عبادت کیجئے
زائرو! رو رو کر ان کے سامنے — پیش اپنی اپنی حاجت کیجئے
قلبِ مُضطر پسمِ تر سوزِ جلر — یا نبی! مجھ کو عنایت کیجئے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ازپئے احمد رضا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مجھ کو عطا — سُنّیت پر اِستِقامت کیجئے
ازپئے غوثُ الوریٰ یامصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) — میرے ایماں کی حفاظت کیجئے
بہرِ مرشِد یانبی! دل سے مرے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — دور دنیا کی مَحبّت کیجئے
فاطِمہ زَہرا کا صَدقہ مجھ سے دور — نفس و شیطاں کی شرارت کیجئے
دُور غم دنیا کے فرما دیجئے — غم مدینے کا عنایت کیجئے
اپنے اَخلاقِ کریمہ سے مجھے — ایک ذرّہ ہی عنایت کیجئے
دردِ عِصیاں کی دوا کیجے عطا — عاصیوں پر چشمِ رحمت کیجئے
عادتِ عِصیاں نہیں جاتی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — آپ ہی کچھ جانِ رحمت کیجئے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
مجھ کو توفیقِ عبادت ہو عطا — مجھ کو پابندِ شریعت کیجئے
سنّتوں کی ہر طرف آئے بہار — دُور فیشن کی نُحُوست کیجئے
یانبی! مجھ کو! بقیعِ پاک میں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — بہرِ مدفن جا عنایت کیجئے

ہوں نہایت ہی ضعیف و ناتواں — تیری شمعوں سے تمازت کیجئے
ہو عطا سوزِ بلال آقا مجھے — اور اپنا غم عنایت کیجئے
گھپ اندھیرے میں ہوں تنہا المدد — قبر روشن نورِ عزّت کیجئے
عیب محشر میں نہ کھل جائیں کہیں — سایۂ دامانِ رحمت کیجئے
گرمیِ محشر سے جاں ہے مُضطَرِب — جامِ کوثر اب عنایت کیجئے
مجرموں کی صف میں ہوں آقا کھڑا — یا نبی! آکر شفاعت کیجئے
بہرِ شاہِ کربلا یا مصطفٰے — مجھ سے دور رنج و مصیبت کیجئے
مختصر سی زندگی ہے بھائیو! — نیکیاں کیجے نہ غفلت کیجئے
گر رِضائے مصطفٰے درکار ہے — سنّتوں کی خوب خدمت کیجئے
سنّتیں اپنا کے حاصل بھائیو! — رحمتِ مولیٰ سے جنّت کیجئے

عیدِ میلادالنبی پر بھائیو! — خوب اظہارِ مسرّت کیجئے
بحر کے ماروں پہ بھی چشمِ کرم! — اِذن، طیبہ کا عنایت کیجئے
میرے چہرے پر کفن ڈھک دیجئے — ساتھیو رُسوا مجھے مت کیجئے
اب نقابِ رخ الٹ دیجے حضور — جاں بلب پر چشمِ رحمت کیجئے
حاضرِ دربار پھر بدکار ہے — چشمِ رحمت جانِ رحمت کیجئے

سر کار پھر مدینے میں عطّار آگیا

(الحمدللہ ۲ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ کو مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفاوَّ تَعظِیْماً کی مہکی مہکی فضاؤں میں پہلے ہی دن یہ معروضہ پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا)

سرکار پھر مدینے میں عطّار آگیا
بھاگا ہوا مجرم شہِ ابرار آگیا

تم بخشوا دو ہر خطا صدقہ حسین کا
اُمیدِ مغفرت پہ گنہگار آگیا

راضی ہمیشہ کیلئے ہو جایئے شہا!
یہ دائمی رِضا کا طلب گار آگیا

ہوتی ہیں رات دن یہاں رحمت کی بارشیں
بخشا گیا جو طیبہ میں بدکار آگیا

دولت کی تاج و تخت کی آقا نہیں طلب
تم سے فقط تمہارا طلبگار آگیا

غم اس کے دور ہو گئے ہنستا ہوا گیا
جو کوئی در پہ بے کس و لاچار آگیا

آقا غمِ مدینہ میں بے حال کیجئے
ہر دیکھنے والا کہے بیمار آگیا

دل بیقرار دو مجھے آنکھ اشکبار دو
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

سوزِ جگر عطا کرو سینہ فِگار دو
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

اے کاش! یاد میں تری رونا نصیب ہو
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

مَرَضِ گناہ سے مجھے دے دیجئے شِفا
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

مجھ کو بقیعِ پاک میں دو گز زمین دو
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

ہے زائرِ مدینہ شَفاعت کا مستحق
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا

عاصی پہ کیجئے کرم اے شافِعِ اُمم
عطّار مغفِرت کا طلب گار آگیا

یارسولَ اللّٰہ !مجرم حاضرِ دربار ھے

یارسولَ اللّٰہ !مجرم حاضرِ دربار ہے
نیکیاں ملّے نہیں سر پر گُنہ کا بار ہے

نامۂ اعمال میں کوئی نہیں حُسنِ عمل
پاس دولت نیکیوں کی کچھ نہیں نادار ہے

تم شہِ ابرار یہ سب سے بڑا عِصیاں شِعار
یوں شَفاعت کا یہی سب سے بڑا حقدار ہے

کردو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے
خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے

اِس کی آنکھیں پاک کر کے جلوۂ زَیبا دکھا
ایک مدّت سے یہ تیرا طالبِ دیدار ہے

گنبدِ خَضرا پہ آقا جاں مِری قربان ہو
میری دیرینہ یہی حسرت شہِ اَبرار ہے

مسکراتے آؤ آقا آکے کلمہ بھی پڑھاؤ
ہو کرم شاہِ مدینہ! جاں بلب بیمار ہے

آفتوں نے گھیر رکھا ہے شہا ہر سمت سے
مُلتجی چشمِ کرم کا بیکس و لاچار ہے

جو ترے در پہ جھکا وہ سر بُلندی پاگیا
جو اکڑ کررہ گیا بے شک ذلیل وخوار ہے

دشمنوں کے ظلم حد سے بھی تجاوُز کر گئے
آپ سے فریاد مولیٰ حیدرِ کرّار ہے

قلبِ مُضطَر چشمِ تر سوزِ جگر سینہ تپاں
طالبِ آہ و فُغاں جانِ جہاں عطّار ہے

سب گنہگار اِک طرف عطّار اکیلا اک طرف
مجرموں میں منتخب مجرِم یہی عطّار ہے

یا رسولَ اللّٰہ مجرم آگیا

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی رنگین فضاؤں میں ۲۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۱۶ھ کو یہ کلام قلمبند کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

پھر مدینے کی فَضائیں پاگیا — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

اپنے سر پر لاد کر بارِ گناہ — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

آہ! پلّے نیکیاں کچھ بھی نہیں — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

اس کے نامے کی سیاہی دور ہو — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

نیکیوں سے دو بدل اس کے گناہ — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

بہرِ مُرشِد دو شَفاعت کی سند — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

از پئے غوث و رضا ہو مغفِرت (رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہما) — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

صَدقہ شہزادوں کا ہو چشمِ کرم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

لے کر اُمیدِ کرم جانِ کرم — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

بہرِ زَہراء دیجئے خُلدِ بریں — یارسولَ اللّٰہ مجرم آ گیا (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

اس کو بھی تم تو اگر تے ہو گئے — حسن کو ہر دزوارے سے ٹالا گیا

اے مرے سرور عطا ہو چشمِ تر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) — بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

قلبِ مُضطَر کا مُرادوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) — بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) — بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

دو بنا مجھ کو پسندیدہ غلام
بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

دولتِ اِخلاص ہو آقا عطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بھیک لینے در پہ منگتا آگیا

آپ کی نظرِ کرم جُوں ہی پڑی
ابرِ رحمت میرے سر پر چھا گیا

المدد اے آمِنہ کے لاڈلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہائے! مجھ پر نفس غالب آگیا

بدرِ کامل دیکھ کر تلوا ترا
فَق ہوا پھیکا پڑا شرما گیا

اللہ عزوجل اللہ عزوجل! آپ کا حُسن و جمال
دوست کیا دشمن کے دل کو بھا گیا

شمعِ [illegible] محبوب [illegible] لعیں
[illegible] مارا گیا

گلشنِ عالم کی کیا دیکھوں بہار
میرے دل کو دشتِ طیبہ بھا گیا

ناخنِ پاکی ضیائیں مرحبا!
یہ ہلالِ عید بھی شرما گیا

سبز گنبد کی بہاریں دیکھ لو!
آنکھ کھولو دیکھو زوصہ آگیا

لے کے پلٹا ان سے منہ مانگی مُراد
جو کوئی دربار میں منگتا گیا

قافِلہ سوئے مدینہ جب چلا
لب پہ نعتوں کا ترانہ آگیا

چاند دو ٹکڑے ہوا صدقے گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جب اشارہ مصطفٰے کا پاگیا

پاکے مرضی سرورِ کونین کی
ڈوبا سورج پھر پلٹ کر آگیا

مرحبا صلِّ علیٰ کا شور اٹھا
حشر میں جب ان کا دیوانہ گیا

ناز اٹھائے تھے جہاں میں جس کے وہ
حشر میں نازوں کا پالا آگیا

حشر میں ان کے گدا کو دیکھ کر
خود جہنم کو پسینہ آگیا

آنکھ ٹھنڈی ہو ترے دیدار سے
طالبِ دیدار در پر آگیا

شور اُٹھا محشر میں یہ چاروں طرف
آگیا عطّار ان کا آگیا

دل پہ غم چھاگیا یا رسولِ خدا

دل پہ غم چھا گیا، یارسولِ خدا — کیا بنے گا مِرا، یارسولِ خدا
زورِ طوفان ہے، پھنس گئی جان ہے — المدد ناخدا، یارسولِ خدا
آہ! ناکامیاں، ہائے بربادیاں — ہوگا اب میرا کیا، یارسولِ خدا
چھائیں تاریکیاں، اُف! یہ اندھیاریاں — کیجئے چاندنا[1]، یارسولِ خدا
ناؤ منجدھار[2] میں، ڈوبا سرکار میں — آہ! اے ناخدا، یارسولِ خدا
دھنس گیا دھنس گیا، پھنس گیا پھنس گیا — تم نکالو شہا، یارسولِ خدا
قلب غِربال[3] ہے، حال بے حال ہے — تیرے بیمار کا، یارسول خدا
قلب ناشاد[4] ہے، چین برباد ہے — ہو کرم سیِّدا، یارسولِ خدا
دیدو دل کو قرار، اے شہِ ذی وقار — صدقہ صِدّیق کا، یارسولِ خدا
بگڑی قسمت سنوار، اے مرے تاجدار — صدقہ فاروق کا، یارسولِ خدا
دُور آفات ہوں، ٹھیک حالات ہوں — صدقہ عثمان کا، یارسولِ خدا
ہم سبھی ایک ہوں، ایک ہوں نیک ہوں — ازپئے مُرتضیٰ، یارسولِ خدا
ایسے برباد ہوں، پھر نہ آباد ہوں — دشمنانِ خدا، یارسولِ خدا
جس قدَر حاسِدیں، ہیں مرے شاہِ دیں — سب کا دل ہو صفا[5]، یارسولِ خدا
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم — بہرِ غوثُ الوَرٰی یارسولِ خدا
میں سراپا گناہ، ہُوں بڑا رُوسیاہ — حشر میں ہوگا کیا، یارسولِ خدا
یاشفیعِ اُمم، حشر میں ہو کرم — پردہ رکھنا مِرا، یارسولِ خدا
سرورِ کائنات، اپنی جنّت میں ساتھ — لے کے چلنا شہا، یارسولِ خدا
شاہِ دنیا و دیں، کام کرتا نہیں — ذہن عطّار کا، یارسولِ خدا
ہو کرم یانبی، پار بیڑا ابھی — ہوگا عطّار کا، یارسولِ خدا

[1] روشنی [2] دریا کے بیچ کی دھار [3] زخموں سے چھلنی [4] رنجیدہ [5] پاک

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ کلام ۱۴۱۴ھ کی حاضری میں ۲۹ ذوالحجۃُ الحرام کو مسجد نبوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں بیٹھ کر قلم بند کیا)

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم
پر سگِ دربار ہوں کر دو کرم

یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! رحمت کی نظر
حاضِرِ دربار ہوں کر دو کرم

رحمتوں کی بھیک لینے کے لئے
حاضِرِ دربار ہوں کر دو کرم

دردِ عِصیاں کی دوا کے واسطے
حاضِرِ دربار ہوں کر دو کرم

اپنا غم دو چشمِ نَم دو دردِ دل
حاضِرِ دربار ہوں کر دو کرم

آہ! پلّے کچھ نہیں حُسنِ عمل!
مُفلس و نادار ہوں کر دو کرم

علم ہے نہ جذبۂ حُسنِ عمل!
ناقِص و بیکار ہوں کر دو کرم

عاصیوں میں کوئی ہم پلّہ نہ ہو!
ہائے وہ بدکار ہوں کر دو کرم

ہے ترقّی پر گناہوں کا مَرَض
آہ! وہ بیمار ہوں کر دو کرم

تم گنہگاروں کے ہو آقا شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
میں بھی تو حق دار ہوں کر دو کرم

دولتِ اَخلاق سے محروم ہوں
ہائے! بدگُفتار ہوں کر دو کرم

آنکھ دے کر مُدّعا پورا کرو
طالبِ دیدار ہوں کر دو کرم

دوست، دشمن ہوگئے یامصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بیکس و لاچار ہوں کر دو کرم

کر کے توبہ پھر گُنہ کرتا ہے جو
میں وُہی عطّار ہوں کر دو کرم

یا شَہَنشاہِ اُمم چشمِ کرم

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ کلام ۱۴۱۴ھ کی حاضری کے دوران ۲۹ ذو الحجة الحرام کو مسجد نبوی شریف علی صاحبہا الصَّلوٰۃ وَالسَّلام میں بیٹھ کر تحریر کیا)

یاشَہَنشاہِ اُمَم! چشمِ کرم — کیجئے آقا! کرم چشمِ کرم
آگیا اب تو مدینہ ہو عطا — قلبِ مُضطَر آنکھ نم چشمِ کرم
ٹھوکریں در در کی کھائیں کب تلک — یارسولَ اللّٰہ! ہم چشمِ کرم

چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے — خواب میں کردو کرم چشمِ کرم
فالتو باتوں کی عادت دور ہو — یانبی! محترم چشمِ کرم

نفس کا زُنّار توڑو جس طرح — توڑے کعبے کے صَنم چشمِ کرم
کربلا والوں کا صدقہ یانبی! — دور ہوں رنج و اَلَم چشمِ کرم
وِردِ لب ہر دم دُرودِ پاک ہو — یاشہِ عَرَب و عجم! چشمِ کرم

واسطہ آقا! ضِیاءُ الدّین کا — اپنا غم دو اپنا غم چشمِ کرم
یانبی! ذکرِ مدینہ ہی رہے — لب پہ میرے دم بدم چشمِ کرم
میرا سینہ ہو مدینہ یانبی! — کاش! ہو ایسا کرم چشمِ کرم
گنبدِ خضرا کے جلوے آنکھ میں — جائیں بس شاہِ حرم چشمِ کرم
یانبی! ”نیکی کی دعوت“ کی تڑپ — ہو کسی صورت نہ کم چشمِ کرم
سارے دیوانوں کو طیبہ لو بُلا! — یارسولِ محترم! چشمِ کرم

موت آئے کاش! طیبہ میں مجھے — از پئے خاکِ حرم چشمِ کرم
دو بقیع آقا بقیع اب تو بقیع — ہو کرم آقا! کرم چشمِ کرم
اب سرہانے آؤ بہرِ مرتضیٰ — ٹوٹنے والا ہے دم چشمِ کرم
حشر ہے نامہ گناہوں سے ہے پُر — تم ہی اب رکھ لو بھرم چشمِ کرم

لکھ سکے عطّار نعتیں آپ کی

مجھ پہ چشمِ کرم کیجئے

مجھ پہ چشمِ کرم کیجئے لطف شاہِ اُمَم کیجئے

بہرِ احمد رضا و بِلال اب تو نظرِ کرم کیجئے

بہرِ سِبطَین یامصطَفٰے دُور رنج و اَلَم کیجئے

کاش! طیبہ کی ہو حاضِری یانبی! اب کرم کیجئے

اب بقیعِ مبارَک عطا تاجدارِ حرم کیجئے

سبز گنبد کا چمکا وہ نور زائرو! سر کو خم کیجئے

ذِکر سرکار کا بھائیو! ہر گھڑی دم بدم کیجئے

دُور کر کے زمانے کے غم مَرحَمت اپنا غم کیجئے

میرا سینہ مدینہ بنے مجھ پہ ایسا کرم کیجئے

اب شَفاعت مِری بہرِ حق یاشفیعِ اُمَم کیجئے

ازپئے پیر و مرشِد عطا اپنا غم چشمِ نم کیجئے

آہ! عطّار بدکار ہے

لِلّٰہ اِس پر کرم کیجئے

مجھ پہ چشمِ شِفا کیجئے

مجھ پہ چشمِ شِفا کیجئے — دُور بارِ گنہ کیجئے
آہ! عصیاں کی طُغیانیاں — اب مدد ناخدا کیجئے
ہو گیا قلب ہائے سیاہ — لطف نورِ خدا کیجئے
کوششوں سے بھی چُھٹتے نہیں — اِن گناہوں کا کیا کیجئے
ہائے! عِصیاں نے توڑی کمر — کچھ مِرا، مصطفٰے کیجئے
مال کے جال میں پھنس گیا — مجھ کو آقا رِہا کیجئے
بارِ عصیاں تلے دب گیا — آپ آ کر کھڑا کیجئے
مرضِ عِصیاں سے مجھ کو شِفا — اے مسیحا! عطا کیجئے
تا سبب پتّھر سے بھی سخت ہے — اس کو نرمی عطا کیجئے
چارہ گر چھوڑ کر چل دیئے — چارۂ لا دوا کیجئے
جگمگا دیجے قلبِ سیاہ — لُطف بدرُ الدُّجیٰ کیجئے
اب گناہوں کی عادت چُھٹے — چشمِ رَحمت شہا! کیجئے
اب کرم سُوئے خستہ جگر — شاہِ ارض و سما کیجئے
چاند چِیرا تھا جُوں، سُوئے دل — اِک اشارہ ذرا کیجئے
حُبِّ دنیا کی مستی سُوار — ہو گئی کچھ مرا کیجئے

چشمِ رحمت حبیبِ خدا — سُوئے بے دست و پا کیجئے
یا نبی! آپ ہی کچھ علاج — نفس و شیطان کا کیجئے
راہ بھولا چُھٹا کارواں — رہبری رہنما کیجئے
دین پر استِقامت عطا — بہرِ احمد رضا کیجئے
مثلِ بِسمل تڑپتا رہوں — درد ایسا عطا کیجئے
سنّتوں کی بہاریں عطا — یاحبیبِ خدا کیجئے
بھائیو! گر سکوں چاہئے — سنّتوں پر چلا کیجئے
دین کے واسطے دیکھے وقت — آخرت کا بھلا کیجئے
سنّتیں سیکھنے کیلئے — قافِلوں میں چلا کیجئے
چاہتے ہو کہ راضی ہو ربّ — مصطَفٰے کا کہا کیجئے

[illegible] کی۔ مادیوں۔ میں۔ کھو جائیے — مصطفٰے [illegible] کیجئے

مجھ کو آقا عطا اپنا عشق — اور خوفِ خدا کیجئے
اہلِ ایماں کو فیشن سے پاک — کیجئے مصطَفٰے کیجئے
ہو خزاں دور آئے بہار — دل کا گلشن ہرا کیجئے

کاش! عطّار کی مغفِرت
ہو کرم سرورا کیجئے

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا

شیطان مُسلَّط ہے افسوس! کسی صورت
اب صبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا

اے ربّ کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ
اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی
پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
اے دل کیوں مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

سنّت کی طرف لوگو تم کیوں نہیں آجاتے
کیوں سرد گناہوں کا بازار نہیں ہوتا

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے!
کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

آقا کی اطاعت سے جی اپنا چراتے ہیں
جو، ایسوں سے خوش ربِّ غفّار نہیں ہوتا

جینے کا مزا اُس کو ملتا ہی نہیں جس کا
دل عشقِ محمد سے سرشار نہیں ہوتا

جو یادِ مدینہ میں دن رات تڑپتے ہیں
دُور ان سے مدینے کا دربار نہیں ہوتا

مغموم ہے غم جس کو آقا کا نہیں ملتا
بیمار ہے جو اُن کا بیمار نہیں ہوتا

خوشیوں میں مُسَرّت میں آسائش وراحت میں
اَسرارِ محبت کا اظہار نہیں ہوتا

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

اے زائرِ طیبہ! تُو دم توڑ دے چوکھٹ پر
دیدار، مدینے کا ہر بار نہیں ہوتا

کون ایسی کرے جُرأت کہہ سکتا نہیں عاقِل
سرکار کا دیوانہ ہُشیار نہیں ہوتا

آجائے مدینے میں لے جائے ذراسی خاک
جو ٹھیک کسی صورت بیمار نہیں ہوتا

اے سائلو! آجاؤ اور جھولیاں پھیلاؤ
دربارِ رسالت سے انکار نہیں ہوتا

وہ بحرِ سخاوت ہیں وہ قاسمِ نعمت ہیں
طیبہ کا گدا ہرگز نادار نہیں ہوتا

دنیا میں بھی ٹھنڈا ہے عُقبیٰ میں بھی ٹھنڈا ہے
جو ان کا ہے دیوانہ وہ خوار نہیں ہوتا

دنیا میں بھی جلتا ہے عُقبیٰ میں بھی جلتا ہے
میں کیسے کہوں مُنکِر فِی النّار نہیں ہوتا

چھوڑو اے فِرشتو وہ، آتے ہیں شفاعت کو
وہ جس کے بھی حامی ہیں فی النّار نہیں ہوتا

افسوس ندامت بھی عصیاں پہ نہیں ہوتی
نیکی کی طرف مائل عطّار نہیں ہوتا

آقا کا گدا ہو کر عطّار تُو گھبرائے
گھبرائے وُہی جس کا غمخوار نہیں ہوتا

مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی مَحَبَّت سے

مرا دل پاک ہو سرکار! دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال و دولت سے

مدینے سے اگرچہ دور ہوں تیری مشیَّت سے
تڑپنے کی سعادت دے الٰہی عزوجل ہجر و فرقت سے

نہ لیں لذّاتِ دنیا کی نہ ہم مکر و ریا کی ہو سکونِ قلب ملتا ہے مدینے کی زیارت سے

خدا حافظ مدینے کے مسافر جا خدا حافظ
چلیں گے سوئے طیبہ ہم بھی اک دن ان کی رحمت سے

خدا کی تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں زائرِ طیبہ!
سلامِ شوق کہہ دینا مرا ماہِ رسالت سے

محمد مصطفےٰ اس کو بھی سینے سے لگاتے ہیں
جسے سب لوگ ٹھکراتے ہیں نفرت سے حقارت سے

تمہاری نعلِ اَقدس ہی ہمارا تاجِ عزّت ہے
ہمارا واسطہ کیا تاجِ شاہی سے حکومت سے

گناہوں کی میں چادر تان کر دن رات سوتا ہوں
جگا دو یارسولَ اللّٰہ! مجھے اب خوابِ غفلت سے

مرا سارا وُجُود افسوس! لِتھڑا ہے گناہوں سے
مجھے اب پاک کر دیجے گناہوں کی نُحُوست سے

نَدامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا
مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

کرم اے شافعِ مَحشر کُھلے اعمال کے دفتر
گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری امت سے

نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے
الٰہی! عزوجل مغفرت فرما ہماری اپنی رَحمت سے

الٰہی! عزوجل واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا
بچا دنیا کی آفت سے بچا عُقبیٰ کی آفت سے

مسلماں عیدِ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر شاد ہوتا ہے
فقط ابلیس کا چیلا چڑے جشنِ ولادت سے

بٹے گی رحمتوں کی جس گھڑی خیرات محشر میں
شہا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم محروم مت کرنا مجھے اپنی شفاعت سے

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا عزوجل کا کون ہے مقبول
کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے

اجالا ہی اجالا ہوگا اس کی قبر کے اندر
ہو جس کا دل منوّر الفتِ مہرِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے

کرم سے خلد میں عطّار جس دم جا رہا ہوگا
شیاطیں دیکھتے ہوں گے سبھی مُڑ مُڑ کے حسرت سے

بہت رنجیدہ و غمگین ہے دل یارسولَ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

بہت رنجیدہ و غمگین ہے دل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
بلاؤں نے مجھے ہر سَمت سے کچھ ایسا گھیرا ہے
پئے امداد حمزہ کو شہا تیغ بکف بھیجو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دلِ مغموم کا سب حال آقا تم پہ ظاہر ہے
غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سہارا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تمہیں دیتا ہوں مولیٰ عزوجل واسطہ میں چار یاروں کا
جو تُو چاہے تو میرے غم کی بیڑی گر پڑے کٹ کر
مسلماں آہ! غافل ہوگئے نیکی کی دعوت سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
شہا منڈلا رہی ہے موت سر پر پھر بھی میرا نفس
بڑھا جاتا ہے ہر دم آہ! غلَبہ نفس و شیطاں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
گناہوں کے سبھی امراض آقا دور فرما دو
نہ لندن کی نہ پیرس کی نہ امریکا کی ہے خواہش
شفاعت حشر میں فرماؤ گے جب خوش نصیبوں کی
کرم کر دو بجز عصیاں نہیں ہے کچھ بھی نامے میں
ہمارے زخم ہائے غم رسولِ پاک بھر جائیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کچھ ایسی آگ الفت کی لگا دو میرے سینے میں
ترے اخلاق پر قرباں ترے اَوصاف پر واری
شہا! جب خلد میں آپ آگے آگے جائیں اس دم کاش صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کرم کر دو کلی دل کی اٹھے کھل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

مرے بڑھتے ہی جاتے ہیں مسائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مرے پیچھے پڑا ہے ہائے! قاتِل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
شہا! ہوں مرہمِ تسکیں کا سائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مری آسان ہو ہر ایک مشکل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مرے ہو جائیں طے مشکل مراحل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
نہیں تیرے لئے یہ کوئی مشکل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
بڑھا جاتا ہے ہائے! زورِ باطل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
گناہوں کی طرف ہر دم ہے مائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
یہ ہر نیکی میں ہو جاتے ہیں حائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
سنور جائیں مرے سب بد خصائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مدینہ ہی ہماری تو ہے منزل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مجھے کر لینا آقا ان میں شامل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
عبادت ہے نہ پلّے ہیں نوافل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
جگر ہو تیرے غم میں کاش! گھائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
میں تڑپوں خوب تڑپوں مثلِ بسمل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
مسلماں کیا عدو بھی تیرا قائل یارسولَ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
میں بھی ہو جاؤں پیچھے پیچھے داخل یارسولَ اللّٰہ

ابھی بن جائے بگڑی تیرے اک ادنیٰ اشارے سے عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
ترے عطّار کے حل ہوں مسائل یارسولَ اللّٰہ

دل سے مرے دنیا کی محبّت نہیں جاتی

دل سے مرے دنیا کی محبت نہیں جاتی
سرکار! گناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسُل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

کھانے کی زِیادت ہے تو سونے کی بھی کثرت
اور خندۂ بے جا[1] کی بھی خصلت نہیں جاتی

گو پیشِ نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

اے رحمتِ کونین پہ کرم ہو
ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی

جی چاہتا ہے پھوٹ کر روؤں ترے غم میں
سرکار! کی قَساوَت[2] نہیں جاتی

کیا ہو گیا سرکار کو ہمارے
اَغیار کے فیشن کی نحوست نہیں جاتی

گو لاکھ بُرا ہی سہی مایوس نہیں ہوں
صد شکر کہ اُمّیدِ شَفاعت نہیں جاتی

عادت مجھے معلوم ہے کس کس کا
دل توڑ کے جاتی نہیں رحمت نہیں جاتی

"اپنوں" کو تو سرکار! تباہی سے بچا لو
بے چاروں کے سینوں سے عداوت نہیں جاتی

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

کچھ ایسی کشِش تجھ میں ہے اے شہرِ مدینہ!
گو حاضِری سو بار ہو حسرت نہیں جاتی

نیرنگیِ[3] دنیا کے تماشوں کی خبر ہے
عطّار مگر دل سے کیوں الفت نہیں جاتی

[1] فضول ہنسی [2] سختی [3] فریب۔دھوکہ۔جادوگری

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یارسولَ اللّٰہ

(تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کی بڑھتی ہوئی شان وشوکت سے بوکھلا کر بعض دشمنوں نے ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ شبِ پیر تقریباً ۱۲ بجے مرکز الاولیا (لاہور) میں فقیرِ اہلسنّت کی جان لینے کی ناکام کوشش کی جس کے نتیجے میں دو جواں سال مبلّغین الحاج اُحد رضا قادری رضوی اور محمد سجاد قادری رضوی شہید ہو گئے، اس پر سگِ مدینہ عفی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اِستغاثہ پیش کیا)

مُقابل دشمنِ اسلام کے ایسا بنا گویا — کوئی دیوار ہو سیسہ پلائی یا

یہی ہے جُرم میرا سنّتوں کا ادنیٰ خادِم ہوں — ہے میں نے سنّتوں سے لو لگائی یارسولَ اللّٰہ

اگرچہ لاکھ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی — کسی سے کیوں ڈرے تیرا فِدائی یارسولَ اللّٰہ

اگرچہ جان جائے خدمتِ سنّت نہ چھوڑوں گا — شہا! کرتے رہیں مُشکِل کُشائی یارسولَ اللّٰہ

کسی صورت بھٹک سکتا نہیں میں راہِ سنّت سے — مجھے حاصِل ہے تیری رہنمائی یارسولَ اللّٰہ

ہِدایت دشمنوں کو یا نبی! ایسی عطا کر دو — یہ بن جائیں مِرے اسلامی بھائی یارسولَ اللّٰہ

تمنّا ہے مِرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو — انھیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یارسولَ اللّٰہ

بچالو! نارِ دوزخ سے بچارے حاسدوں کو بھی — میں کیوں چاہوں کسی کی بھی بُرائی یارسولَ اللّٰہ

حُقُوق اپنے کئے ہیں درگزر[1] دشمن کو بھی سارے — اگرچہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یارسولَ اللّٰہ

بَہَر صورت مجھے مرنا پڑے گا پر سعادت ہے — شہادت راہِ سنّت میں جو پائی یارسولَ اللّٰہ

اندھیری قبر سے شاہِ مدینہ خوف آتا ہے — نظر میں نے ہے رحمت پر جمائی یارسولَ اللّٰہ

تمنّا ہے ترے عطّار کی یوں دھوم مچ جائے

مدینے میں شہادت اِس نے پائی یارسولَ اللّٰہ

چُغلی کی تعریف

کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری ج۲ ص۵۹٤ تحت الحدیث ۲۱٦ دار الفکر بیروت)

[1] بندے کا اپنے حقوق پیشگی معاف کر دینا کارِ ثواب ہے۔ تاہم حق تلفی کرنے والا گنہگار ہے۔

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

ھوا جاتا ھے دشمن سب زمانہ یارسولَ اللّٰہ

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

ہُوا جاتا ہے دشمن سب زمانہ یارسولَ اللّٰہ
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
سناؤں اب کسے غم کا فسانہ یارسولَ اللّٰہ

مجھے چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر رکھا ہے
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
بچانا یارسولَ اللّٰہ بچانا یارسولَ اللّٰہ

جو اپنے تھے وُہی بیگانے ہو کر اب ستاتے ہیں
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
عزوجل
کرم لِلّٰہ! یاشاہِ زمانہ! یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
بھنور میں پھنس چکی ہے ناؤ آقا ہائے کیا ہوگا!
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
شہا! جلدی سے پار آ کر لگانا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
غم و آلام نے ہر سَمت سے آقا جکڑ ڈالا
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
پئے غوث و رضا آ کر چھڑانا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
شہا! گلزارِ سنّت پر خزاں نے کر دیا حملہ
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
بہاریں سُنّتوں کی پھر دِکھانا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسولَ اللّٰہ

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
گُنہ کرکر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتّھر سے

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی

مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بوقتِ نَزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد

ترے ربّ عزوجل کی قسم میں لائقِ نارِ جہنَّم ہوں
یہاں جیسے ہماری عیب پوشی آپ کرتے ہیں

فَسادِ نفسِ ظالم سے بچالو ازپئے شَیخَین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سَکَرات کی سرکار!

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِرا یہ خواب ہو جائے شہا شرمِندۂ تعبیر

مِرے دل سے ہَوَس دنیا کی دولت کی نکل جائے
مِرے آنسو نہ ہوں برباد دنیا کی مَحَبَّت میں

پھنسا جاتا ہے دنیا کی مَحَبَّت میں دلِ عطّار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کرو عطّار سے یہ دُور آفت یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
نہیں پر اِس پہ ہائے کچھ نَدامت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تباہی سے بچالو جانِ رَحمت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بچا سکتی ہے بس تیری شَفاعت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وہاں بھی آپ رکھ لیجے گا عزّت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کرو شیطان سے میری حفاظت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سرِ بالیں اب آؤ جانِ رَحمت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مدینے میں پیوں جامِ شہادت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عطا کردو مجھے بس اپنی الفت یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رُلائے بس مجھے تیری مَحَبَّت یارسولَ اللّٰہ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یارسول اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ
اندھیری قبر میں کیسے رہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے مرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں
وطن میں مرگیا تو کیا کروں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہ چھوڑے جُرم چھٹتے ہیں نہ مارے نفس مرتا ہے
نہ جانے نیک آخر کب بنوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سدا میٹھی نظر رکھنا اگر تم ہو گئے ناراض
قسم رب کی کہیں کا نہ رہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نکیرَین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں
جوابات ان کو آقا کیسے دوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے
عذابِ قبر کیسے سہ سکوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
شہا بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہاں معمولی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے
تو گرمی حشر کی کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

زمیں تپتی ہوئی آگ آفتاب برسا رہا ہوگا
بَرہنہ پا کھڑا کیسے رہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرِ محشر بلا کی دھوپ ہے آقا کرم کر دو
میں کیا محروم کوثر سے رہوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کے کُھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہے سر پہ بارِ عصیاں پُل صِراط اب پار ہو کیسے!
سنبھالو ورنہ دوزخ میں گروں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بروزِ حشر گر چشمِ کرم مجھ پر نہ کی تم نے
میں جا کر کس کے دامن میں چھپوں گا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں مجرِم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو
ہلاکت ہوگی ہائے! کیا کروں گا یارسولَ اللّٰہ

لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے بربادی — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

اندھیری آگ ہو گی روشنی نہ نام کو ہوگی — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دہَن میں، پیٹ میں بھی آگ! — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادیاں بھی آگ کی ہونگی — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

فِرشتے ڈانٹتے ہوں گے ہتھوڑے مارتے ہوں گے — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

وہاں سانپ اور بچھو بھی مسلسل ڈس رہے ہونگے — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

نہ مانی موت آئے گی نہ ہوگی تیرگی چھائی — کرم کردو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

جو تم چاہو گے تو ہوگی مری سب مشکلیں آساں — وگرنہ نار میں میں جا پڑوں گا یارسولَ اللّٰہ

تمہارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز — کرم سے ساتھ رحمت میں چلوں گا یارسولَ اللّٰہ

زباں پر ہوگا اُس دم یارسولَ اللّٰہ کا نعرہ — ہر دو محشر جس دم میں اٹھوں گا یارسولَ اللّٰہ

غمِ اُمت میں روتا دیکھ کر تم کو سرِ محشر — شہا! قابو میں کیسے دل رکھوں گا یارسولَ اللّٰہ

سنو یامت سنو میں تو پکارے جاؤں گا تم کو — جہاں میں جب تلک آکا جیوں گا یارسولَ اللّٰہ

کرم فرما کہ ہو عطارؔ بھی اس قول کا مصداق

"تری خاطر جیوں گا اور مروں گا" یارسولَ اللّٰہ

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

(''نزع کی سختیوں، قبر کی ہولناکیوں، محشر کی دشواریوں اور جہنم کی خوفناک وادیوں کا تصور باندھ کر خوفِ خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے اس کلام کو پڑھئے)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

آکے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش!
کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا

اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قُرباں میں
کاش! دستِ آقا سے نحر ہوگیا ہوتا

کاش! میں مدینے کا کوئی دُنبہ ہوتا یا
سینگ والا چتکبرا مَینڈھا بن گیا ہوتا

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مچ کُتّا بن گیا ہوتا

کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی
مصطَفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

پھول بن گیا ہوتا گلشنِ مدینہ کا
کاش! ان کے صَحرا کا خار بن گیا ہوتا

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

مَرغ زارِ طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ
گِردِ شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا

کاش! خَر یا خچّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
آپ نے بھی کُھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

جاں کنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش!
مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے! خوف دوزخ کا
کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطّار
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

ہیں صف آرا سب حور و ملک

ہیں صَف آرا سب حور و ملک اور غلماں خلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہو کر معراج کا مُژدہ سناتے ہیں

جبریل بُراق سجا کر کے فردوسِ بریں سے لے آئے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زَیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خوب فَضا مہکی مہکی چلتی ہے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سَمت سماں ہے نورانی معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

دیوانو! تصوُّر میں دیکھو! اَسرٰی کے دولہا کا جلوہ
جُھرمٹ میں ملائک لیکر انہیں معراج کا دولہا بناتے ہیں

اقصٰی میں سُواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے رکاب تھامی
نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سرور ہوگا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زیارت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

ملبوس کیا سر سِدرہ پر لوٹے بوسے کم اَیک قدم
حالِ بیگانہ سے بالا ہیں پر ہم تو یہی رتبے ہیں

اللہ کی رحمت سے دلبر جا پہنچے دَنا کی منزل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دیدار کی لذّت پاتے ہیں

معراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطّار اِسی اُمّید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

ترانے مصطفٰے کے جھوم کر پڑھتا ہوا نکلے

ترانے مصطفٰے کے جھوم کر پڑھتا ہُوا نکلے
یُوں حج کو "چل مدینہ" کا وطن سے قافِلہ نکلے

نظر جب سبز گنبد پر پڑے غَش کھا کے گر جاؤں
ترے قدموں میں جانِ مُضطَرِب یا مصطفٰے نکلے

اگر میزاں پہ پیشی ہوگئی تو ہائے! بربادی!
گُناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے

کرم سے اُس گھڑی سرکار! پردہ آپ رکھ لینا
سرِ مَحشر مرے عیبوں کا جس دم تذکِرہ نکلے

نظر آئیں جُوں ہی سرکار مَحشر میں مرے لب سے
یہ نعرہ یارسولَ اللّٰہ کا بے ساختہ نکلے

اگرچہ دولتِ دنیا مِری سب چھین لی جائے
مرے دِل سے نہ ہرگز یا نبی تیری وِلا نکلے

پڑوسی خُلد میں یارَبّ بنادے اپنے پیارے کا
یہی ہے آرزو میری یہی دِل سے دعا نکلے

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ مَحشر میں
جہنَّم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

رسولِ پاک سے میرا سلامِ شوق کہہ دینا
قریبِ گنبدِ خَضرا تُو جب بادِ صبا نکلے

تلاطُم خیز موجیں ہیں تھپیڑوں پر تھپیڑے ہیں
مِری نیّا بھنور سے اب سلامت ناخدا نکلے

الٰہی موت آئے گنبدِ خَضرا کے سائے میں
مدینے میں جنازہ دھوم سے عطّار کا نکلے

پہنچوں مدینے کاش! میں اِس بے خودی کے ساتھ

پہنچوں مدینے کاش! میں اِس بے خودی کے ساتھ
روتا پھروں گلی گلی دیوانگی کے ساتھ

آتے ہیں مجھ کو یاد وہ لمحاتِ خوشگوار
گزرے تھے طیبہ میں جو کبھی مُرشِدی کے ساتھ

جوں ہی نگاہ گنبدِ خضرا کو چوم لے
قربان میری جان ہو خود رَفتگی کے ساتھ

مجھ کو بقیعِ پاک میں دو گز زمیں ملے
یارب! دعا ہے تجھ سے مِری عاجزی کے ساتھ

اللہ عزوجل! میرا حشر ہو بُوبکر اور عمر
عثماں غنی و حضرتِ مولیٰ علی کے ساتھ

پلٹے گا پاک ہو کے درِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے وہ
پہنچے گا جو گناہوں کی آلودگی کے ساتھ

ہر اِک گنہگار پکارے گا حشر میں
آقا کو اشکبار بڑی بے بسی کے ساتھ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
[illegible] لوٹ جاؤں گا وارفتگی کے ساتھ

اے ذُوالجلال تجھ سے مِرے دو سُوال ہیں
طیبہ میں موت، زندگی گزرے خوشی کے ساتھ

اِک بار مسکرا کے مجھے دیکھ لیجئے
دم توڑ دوں گا قدموں میں وارفتگی کے ساتھ

مایوس کیوں ہو عاصیو! تم حوصلہ رکھو
رَبّ کی عطا سے انکا کرم ہے سبھی کے ساتھ

خطبہ، اذاں، نَماز،عبادت کوئی سی ہو
ذکرِ نبی ضَرور ہے ہر بندگی کے ساتھ

تم مَدَنی قافِلوں میں اے اسلامی بھائیو!
کرتے رہو ہمیشہ سفر خوشدِلی کے ساتھ

اپنائے جو سدا کیلئے ''مَدَنی انعامات''
میری دعا ہے خُلد میں جائے نبی کے ساتھ

اسلامی بھائی، ''دعوتِ اِسلامی'' کا سدا
تم مَدَنی کام کرتے رہو تندَہی کے ساتھ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرکار حاضِری ہو مدینے کی بار بار
عطّار کی ہے عرض بڑی عاجزی کے ساتھ

توکُّل کی تعریف

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اِعتمال علی الاسباب کا نام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ صرف اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

مصطَفٰے کا کرم ہوگیا ہے

مصطَفٰے کا کرم ہوگیا ہے، دل خوشی سے مِرا جھومتا ہے
اِذن پھر حاضِری کا ملا ہے، قافِلہ سُوئے طیبہ چلا ہے

کوچ کا وقت اب آچکا ہے، قافِلہ پھر مدینے چلا ہے
منہ دکھاؤں گا کس طرح ان کو، پاس حُسنِ عمل میرے کیا ہے!

میں مدینے کے قابِل نہیں ہوں، بس نبی نے کرم کردیا ہے
بوجھ عصیاں کا سر پہ دھرا ہے، بس گناہوں کا ہی سلسلہ ہے

لُوٹنے کو بہارِ مدینہ، چومنے کو غُبارِ مدینہ
اِذن سے تاجدارِ مدینہ، تیرے تیرا گدا چل پڑا ہے

ملتجی تجھ سے ہے اِک کمینہ، مانگتا ہے یہ فضلِ مدینہ
دے کے دیدو اِسے استقامت، پست ہمت یہ کم حوصلہ ہے

سُوئے طیبہ سفر کرنے والو، جب پہنچنا مدینہ تو کہنا
آنکھ شرم و حیا سے جھکا لو، ان سے اِتنی سفارش بھلا ہے

چند لمحات کی حاضری ہے، ہائے! پھر جلد ہی واپسی ہے
ہے عجب وصل و فُرقت کا سنگم، ہجر کے غم میں دل رو رہا ہے

سیِّدی مصطَفٰے جانِ رحمت! کیجئے مجھ پہ چشمِ عنایت
دور ہوجائے دِل کی قساوت تجھ کو صِدّیق کا واسِطہ ہے

یانبی! مجرم آئے ہوئے ہیں، بارِ عصیاں اُٹھائے ہوئے ہیں
آس تجھ پر لگائے ہوئے ہیں، تیری رحمت ہی کا آسرا ہے

میں نے جب بھی عبادت کا سوچا، نفس نے فوراً اُس دم دبوچا
نیکیوں کا نہیں سلسلہ کچھ، بس گناہوں میں ہی دل پھنسا ہے

مال و دولت کی دِل میں ہوَس ہے، حُبِّ دنیا ہی بس ہر نفَس ہے
اپنی الفت کا ساغَر پلادو، یاحبیبِ خدا التجاء ہے

حُبِّ دنیائے مُردار دِل میں، کر چکی گھر ہے سرکار دِل میں
تم جو آجاؤ دِلدار دِل میں، بس ٹلی دِل سے پھر یہ بلا ہے

یانبی! آپ کے عاشِقوں کو، آپ کی دید کے طالبوں کو
اپنا جلوہ دکھادیجئے نا، ان بچاروں کو ارماں بڑا ہے

عُمر عطّار باون برس ہے، پھر بھی دنیا کی تجھ کو ہوَس ہے
اب تُو جی جی کے کتنا جئے گا، وقتِ رحلت قریب آچکا ہے

"چل مدینہ" کا جو قافِلہ ہے، سُوئے طیبہ وہ اب چل پڑا ہے
تیرے عُشّاق کے پیچھے پیچھے، تیرا عطّار بھی آرہا ہے

مرحَبا آج چلیں گے شہِ اَبرار کے پاس

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۲ھ تا ۱۴۲۳ھ کے سفرِ مدینہ میں حرمین طیبین میں یہ کلام قلمبند کیا)

مرحَبا آج چلیں گے شہِ اَبرار کے پاس
اِن شاءَ اللّٰہ پہُنچ جائیں گے سرکار کے پاس

پیش کرنے کیلئے کچھ نہیں بدکار کے پاس
ڈھیروں عِصیاں ہیں گنہگاروں کے سردار کے پاس

مل چکا اِذن، مبارَک ہو مدینے کا سفر
قافِلے والو چلو دلبر و دِلدار کے پاس

خوب رو رو کے وہاں غم کا فَسانہ کہنا
غمزدو آؤ چلو احمدِ مختار کے پاس

میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا
نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکوکار کے پاس

سر بھی خم آنکھ بھی نَم، شرم سے پانی پانی
کیا کرے نذر نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

آنکھ جب گنبدِ خَضرا کا نظّارہ کرلے
دم نکل جائے مِرا کاش! درِ یار کے پاس

عرصۂ حَشر میں جب روتا بِلکتا دیکھا
رَحم کھاتے ہوئے دوڑ آئے وہ بدکار کے پاس

مجرمو! اتنا بھی گھبراؤ نہ مَحشر میں تم
مل کے چلتے ہیں سبھی اپنے مددگار کے پاس

دونوں عالَم کی بھلائی کا سُوالی بن کر
اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

شاہِ والا یہ مدینے کا بنے دیوانہ
اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

اپنا غم چشمِ نم اور رقّتِ قلبی دیجے
اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

اُلفتِ ناب[1] ملے اور دلِ بے تاب ملے — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

حسنِ اَخلاق ملے بھیک میں اِخلاص ملے — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

ازپئے غوث ورضا ''قفلِ[2] مدینہ'' مل جائے — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

استِقامت اسے ایماں پہ عطا کر دیجے — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

ہے مدینے میں شہادت کا یہ منگتا مولیٰ — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

قبر و مَحشر میں اَماں کا ہے طلبگار حُضُور — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

نارِ دوزخ سے رِہائی کا ملے پروانہ — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

اِس کو جنّت میں جوار[3] اپنا عطا ہو داتا — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

آپ سے آپ ہی کا ہے یہ سُوالی آقا — اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

قبر میں یوں ہی نکیرو! نہیں آیا ان کی

ہے غلامی کی سَنَد دیکھ لو عطّار کے پاس

---

[1] الفتِ ناب یعنی ایسی مَحبَّت جس میں مِلاوٹ نہ ہو۔ [2] یہ دعوتِ اسلامی کی اصطِلاح ہے۔ اِس شعر میں ''قفلِ مدینہ'' سے مُراد خاموشی کی سعادت ہے۔ [3] پڑوس

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے

(اس کلام کا مطلع (پہلا شعر) کسی نامعلوم شاعر کا ہے اس کی بحر پر کلام لکھا گیا ہے)

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے — عُمر یونہی تمام ہوتی ہے

پوری کب آرزو مدینے کی — شاہِ خیرالانام ہوتی ہے

مُصطَفٰے کا ہے جو بھی دیوانہ — اُس پہ رَحمت مُدام ہوتی ہے

خوب صورت کوئی ہے

گر خیر ہو دل کی تو نظر

مال و دولت کے بخشش کی ہر

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہم پہ نَظَرِ کرم تاجدارِ حرم

ہم پہ نَظَرِ کرم، تاجدارِ حرم — نیک بن جائیں ہم، تاجدارِ حرم

دردِ عِصیاں مٹے، عادتِ بد چُھٹے — شاہِ عَرَب و عَجَم، تاجدارِ حرم

نفس و شیطان کا، آہ! غَلَبہ ہوا — یا نبی ہو کرم، تاجدارِ حرم

یکساں ہوں مَدح وذَم مجھ کو کردو کرم — نہ خوشی ہو نہ غم، تاجدارِ حرم

بدکلامی نہ ہو، ہاویہ گوئی نہ ہو — بولوں میٹھا کم، تاجدارِ حرم

رکھوں نیچی نظر، نہ اِدھر نہ اُدھر — دیکھوں ہو یہ کرم، تاجدارِ حرم

شرمساری کروں، آہ و زاری کروں — ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

حُسنِ اَخلاق دو، بَہرِ خَلّاق دو — ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

خوب مُخلِص بنوں، میں رِیا سے بچوں — ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

آفتیں جائیں ٹل، مشکلیں بھی ہوں حل — کردو ایسا کرم، تاجدارِ حرم

ہوں دُرُودوسلام، میرے لب پر مُدام — ہر گھڑی دم بدم، تاجدارِ حرم

بدخصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں — کردو آقا کرم، تاجدارِ حرم

ہوگیا گر عذاب، اے رسالتِ مآب — سہہ سکیں گے نہ ہم، تاجدارِ حرم

مغفِرت کی سَنَد، دیدو بَہرِ صَمَد — یاشفیعِ اُمَم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ظاہِر وباطِن ایک، آقا ہو کر دو نیک — بہرِ مرشِد کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنا دیوانہ کر، مست ومستانہ کر — شہریارِ اِرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اب مدینے [illegible] — چوموں خاکِ حرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صبر وہمت [illegible] — مرا پیارا مرے قلم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش آئے وہ پل، روتے روتے نِکل — جائے قدموں میں دم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! ہوتا شہا، جسم عطّار کا — خاکِ طیبہ میں ضَم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُرتَد کی تعریف

جو اسلام کے بعد کسی ایسے اَمر کا انکار کرے جو **ضَروریاتِ دین** سے ہو۔ یعنی زَبان سے **کلِمۂ کفر** بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گُنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض اَفعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مَثَلاً بُت کو سجدہ کرنا، مُصحف شریف (قراٰنِ پاک) کو نَجاست کی جگہ پھینک دینا۔

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں سَراپا ہوں غم، تاجدارِ حرم

میں سَراپا ہوں غم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیجے رَحم و کرم ، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُجڑا اُجڑا سماں، چھاگئی ہے خَزاں
برسے ابرِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے شہِ بحروبر، آہ! کمزور پر
ٹوٹا کوہِ اَلَم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صدقہ حَسَنَین کا، قلبِ بے چَین کا
دُور ہو رنج و غم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بگڑی قسمت سنور، جائے گی ہو نظر
سُوئے لوح و قلم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اب بلالو وَہیں، دُور رہ کر کہیں
ٹوٹ جائے نہ دم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شاہِ جنّ وبشر، خیر سے میرے گھر
تیرے آئیں قدم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دور ہوں آفتیں، دیجئے راحتیں
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ازپئے چار یار، اب تو بیڑا ہو پار
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے مرے چارہ گر، اپنے بیمار پر
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دو نِقاب اب اُلَٹ، آئیں جلوے سِمَٹ
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو دیدو بقیع، اب تو دیدو بقیع
ہو نِگاہِ کرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ حاضِر بھی ہیں، آپ ناظِر بھی ہیں
ہاں خدا کی قسم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرورِ دو جہاں، آپ ہیں غیب داں
کبریا کی قسم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنے عطّار کو، مال و دولت نہ دو
دیدو بس اپنا غم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سر ہو چوکھٹ پہ خم، تاجدارِ حرم

سر ہو چوکھٹ پہ خَم، تاجدارِ حرم — یہ نِکل جائے دَم، تاجدارِ حرم

یہ رہا میرا سر، سینہ تا قبر، رحمِ — اُس پہ رکھوں دو قدم، تاجدارِ حرم

حاضِری کا سبب، دو بنا بہرِ ربّ — آئیں طیبہ میں ہم، تاجدارِ حرم

ہر برس حج کروں، گردِ کعبہ پھروں — یاشہِ محترم، تاجدارِ حرم

دیدو خستہ جگر، کردو شوریدہ سر — اپنا جانِ کرم، تاجدارِ حرم

جوکہ بہتی رہے، درد کہتی رہے — دیدو وہ چشمِ نم، تاجدارِ حرم

آیئے خواب میں، قلبِ بے تاب میں — سَرورِ محترم، تاجدارِ حرم

کرکے اَطوار ٹھیک، استِقامت کی بھیک — دیدو شاہِ حرم، تاجدارِ حرم

سب خطائیں مُعاف، اور نامہ ہو صاف — پاؤں باغِ اِرَم، تاجدارِ حرم

پڑھ لے تحریر جو، اُس کی اصلاح ہو — دیدو ایسا قلم، تاجدارِ حرم

آمِنہ کے پِسَر ، خیر سے ہوں بَسَر — زِیست کے پیچ وخم، تاجدارِ حرم

میرے ماہِ مُبیں جو ہیں اَندَوہ گیں — ان کے ہوں دُور غم، تاجدارِ حرم

حاسِدوں کے حسد، کی نہیں کوئی حد — اب تو کر دو کرم، تاجدارِ حرم

[illegible] — ہم سہیں گے سِتم، تاجدارِ حرم

بہرِ غوث و رضا، خَتم ہوں سرورا — دشمنوں کے سِتم، تاجدارِ حرم

[illegible] — کرم، تاجدارِ حرم

ہو عطا اپنا غم، تاجدارِ حرم

ہو عطا اپنا غم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیجئے شاد کام، اپنا کہہ کے غلام
مال بھی آل بھی، بال بھی کھال بھی
تیرا کھاتے ہیں ہم، تیرا پیتے ہیں ہم
ایسا کر دو سبب، کہ اتر جائے اب
یہ چمک یہ دمک، یہ مہک یہ لہک
جو بھی مانگا مِلا، مرحبا مرحبا
دھوم مچاتے رہیں، اور مناتے رہیں
عیدِ میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں
گنگناتے رہیں گیت گاتے رہیں
تیرے دیوانے سب، آئیں سُوئے عرب
سینہ جلتا رہے، دِل مچلتا رہے
یارسولَ خُدا، سرورِ انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
غم کی کالی گھٹا، کو شہا دو ہٹا
مِہر و ماہِ مُبیں، ہے یہ عرضِ حزیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یانبی المدد، اے رسول المدد

جلوۂ یار ہو، قبرِ عطار ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کاش ہو یہ کرم، تاجدارِ حرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تاجدارِ حرم
جھوم جائیں گے ہم، تاجدارِ حرم
صدقے جان و دِلم، تاجدارِ حرم
تیرے ربّ کی قسم، تاجدارِ حرم
دِل میں خارِ حرم، تاجدارِ حرم
ہے بہارِ قدم، تاجدارِ حرم
شانِ جود و کرم، تاجدارِ حرم
عیدِ میلاد ہم، تاجدارِ حرم
سبز پیارا عَلَم، تاجدارِ حرم
عمر بھر تیرے ہم، تاجدارِ حرم
دیکھیں سارے حرم، تاجدارِ حرم
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم
ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم
ہو کرم ہو کرم، تاجدارِ حرم

مرے تم خواب میں آؤ میرے گھر روشنی ہوگی

مِرے تم خواب میں آؤ مرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ عِنایت یہ بڑی ہوگی

مدینے مجھ کو آنا ہے غمِ فُرقت مِٹانا ہے
کب آقائے مدینہ در پہ میری حاضِری ہوگی

شَہنشاہِ مدینہ دو تڑپنے کا قرینہ دو
وہ آنکھ آقا عنایت ہو کہ جو اشکوں بھری ہوگی

بنالو اپنا دیوانہ بنالو اپنا مستانہ
خَزانے میں تمہارے کیا کمی پیارے نبی کَہولی

غمِ دُوری رُلاتا ہے مدینہ یاد آتا ہے
تسلّی رکھ اے دیوانے تری بھی حاضِری ہوگی

مجھے گر دید ہوجائے تو میری عید ہوجائے
ترا دیدار جب ہوگا مجھے حاصِل خوشی ہوگی

خَزاں کا سخت پہرا ہے غموں کا گُھپ اندھیرا ہے
ذرا سا مسکرا دو گے تو دِل میں روشنی ہوگی

الٰہی گنبدِ خَضرا کے سائے میں شہادت دے
مری لاش اُن کے قدموں میں نہ جانے کب پڑی ہوگی

ہمیں بھی اذن مل جائے شہا قدموں میں آنے کا
نہ جانے کب مدینے میں ہماری حاضِری ہوگی

مدینہ میرا ہو مَسکن بقیعِ پاک ہو مَدفن
مِری اُمید کی کھیتی نہ جانے کب ہری ہوگی

تڑپ کر غم کے ماروتم پکارو یارسولَ اللّٰہ
تمہاری ہر مصیبت دیکھنا دم میں ٹلی ہوگی

اگر وہ چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے آئے
غموں کی شام بھی صبحِ بہاراں بن گئی ہوگی

فِرشتے آچکے سر پر بچالو شافعِ محشر
چھپادامن میں لو سرور سزا ورنہ کڑی ہوگی

گناہوں پر نَدامت ہے اور اُمّیدِ شَفاعت ہے — کرم ہوگا رِہائی نارِ دوزخ سے ابھی ہوگی

سَرِ محشر وہ جس دم جلوۂ زیبا دکھائیں گے — تو ہر سُو مرحبا یامصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی دُھوم مچی ہوگی

وہ جامِ کوثر اپنے ہاتھ سے بھر کر پلائیں گے — کرم سے دُورِ محشر میں ہماری تشنگی ہوگی

میں بن جاؤں سراپا ''مَدَنی اِنعامات'' کی تصویر — بنوں گا نیک یااللہ (عزوجل) اگر رَحمت تری ہوگی

رہوں ہر دم مسافر کاش ''مَدَنی قافلوں'' کا میں — کرم ہوجائے مولا (عزوجل) گر! عنایت یہ بڑی ہوگی

زَباں کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ تُم — لگا لو ورنہ محشر میں پشیمانی بڑی ہوگی

مجھے جلوہ دکھا دینا مجھے کلمہ پڑھا دینا — اَجَل جس وقت سر پر یانبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) میرے کھڑی ہوگی

اندھیرا گھُپ اندھیرا ہے شَہا وحشت کا ڈیرا ہے — کرم سے قبر میں تم آؤ گے تو روشنی ہوگی

مِرے مَرقَد میں جب عطّار وہ تشریف لائیں گے — لَبوں پہ نعتِ شاہِ انبیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس دم سَجی ہوگی

آج ''کیا کیا'' کیا؟

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا اِحتساب فرمایا کرتے، اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرّہ مار کر فرماتے: بتا، آج تو نے ''کیا کیا'' کیا ہے؟

(احیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت)

بُلا وا دوبارہ پھر اِک بار آئے

بُلاوا دوبارہ پھر اِک بار آئے
مدینے میں آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) گنہگار آئے

مِرے اَشک بہنے لگیں کاش اُس دم
نظر جوں ہی طیبہ کا گلزار آئے

دِلِ مُضطَرِب[1] کی بڑھے بیقراری
تڑپ کر گِروں جُوں ہی دربار آئے

نگاہوں میں جچتا نہیں ہے گُلستاں
پَسند دِل کو صَحرائے سرکار آئے

ہے اپنی جگہ حُسن پُھولوں کا لیکن
پسند دل کو طیبہ ہی کا خار[2] آئے

مَحَلّات اُونچے پہ نہیں اچاہا میں
مدینے کا قصد ہو میں کُہسار آئے

عقیدت سے سر جھک گیا اُس گھڑی جب
نظر سبز گنبد کے انوار آئے

ترے تیر کو پے جانے فدا قربان
جو دربار میں سخت بیدار آئے

تمہاری شفاعت کا حقدار ٹھہرے
گناہوں کا پے لئے بار آئے

عذاب اب ترے ہی کرم سے ٹلے گا
ترے در پہ تیرے گنہگار آئے

عطا ہو سکے مغفرت کی عطا ہو
ترے در پہ جیساں کے بیمار آئے

اِدھر بھی سخیا نگاہِ عطا ہو
وہ محشر میں ٹوٹے گنہگار آئے

گناہوں کی کثرت سے گھبرا گئے جب
لئے جب وہ چہرہ چمکدار آئے

ہوئی تیز روشن ہماری اسی دم

---

[1] بیقرار ۔ بے کل

پئے پیر و مرشد ہمیں اپنا کہدو — یہی آرزو لے کے دربار آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا تجھ سے تجھ ہی کو مانگیں گے ہم تو — ترے دَر پہ جس روز سرکار آئے

دوا ہر مَرَض کی ہے خاکِ مدینہ — شِفا پائے دَر پہ جو بیمار آئے

سرِ حَشر دامن میں لیں گے اُسے جو — نَدامت سے روتا گنہگار آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ترے عشق میں ایسا ہوجاؤں بے خود — کبھی ہوش مجھ کو نہ سرکار آئے

اِشارہ ملے کاش !جنت کا فوراً — سرِ حشر جس دم یہ بدکار آئے

نگاہِ کرم ہو کرم جانِ عالم — دِلِ غم زَدہ لے کے غمخوار آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سدا سُنّتیں عام کرتا رہوں میں — اِسی حال میں موت سرکار آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پئے شاہِ کرب و بلا موت مُجھ کو — مدینے کی گلیوں میں سرکار آئے

سب اسلامی بہنوں کو پَردہ عطا ہو — نہ پاس اِن کے ابلیسِ عیّار آئے

سب اسلامی بھائی بھی فیشن سے بھاگیں — شہا! سنّتوں پہ انہیں پیار آئے

بلالو مدینے میں اے شاہِ مدینہ — تڑپتا ہوا کاش! بدکار آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ترے غم میں بے حال ہوجائے آقا

پلٹ کے جو طیبہ سے عطّار آئے

مَدَنی مدینے والے

مجھے دَر پہ پھر بُلانا مَدَنی مدینے والے
مَئے عشق بھی پِلانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِری آنکھ میں سمانا مَدَنی مدینے والے
بنے دِل ترا ٹھکانہ مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے غم ستا رہے ہیں مِری جان کھا رہے ہیں
تمہیں حوصلہ بڑھانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِرے سب عزیز چُھوٹیں مِرے دوست بھی گوروٹھیں
شہا تم نہ رُوٹھ جانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں اگرچہ ہوں کمینہ تِرا ہوں شہِ مدینہ
مجھے قدموں سے لگانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِرے در سے تاہ بہتر ترے آستاں سے بڑھ کر
ہے بھلا کوئی ٹھکانہ مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِرا تُجھ سے ہوں سُوالی شہا پھیرنا نہ خالی
مجھے اپنا تم بنانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ مریض مَر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفا ہے
اے طبیب! جلد آنا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُو ہی انبیا کا سَروَر تُو ہی دو جہاں کا یاوَر
تُو ہی رَہبرِ زمانہ مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُو ہے بیکسوں کا یاوَر اے مرے غریب پروَر
ہے سخی ترا گھرانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سروَر
ترا ہامی گھرانا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارہ — مجھے آپ ہی نبھانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ کرم بڑا کرم ہے کہ تو شافعِ اُمَم ہے — سرِ حشر بخشوانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کبھی جو کی ٹوٹی ٹوٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی — ترا ایسا سادہ کھانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا — کبھی ہاتھ کا سرہانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں — ہوں سلامِ عاجزانہ مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرے شاہ! وقتِ رخصت مجھے میٹھا میٹھا شربت — تری دید کا پلانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ملے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت — تُو عذاب سے بچانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گھپ اندھیری قبر میں جب مجھے چھوڑ کر چلیں سب — مری قبر جگمگانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پسِ مرگ سبز گنبد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں — مجھے جب سلانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے شفیعِ روزِ محشر! ہے گنہ کا بوجھ سر پر — میں پھنسا مجھے بچانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرے والدین محشر میں گو بھول جائیں سرور — مجھے تم نہ بھول جانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا! تشنگی بڑی ہے یہاں دھوپ بھی کڑی ہے — شہِ حوضِ کوثر آنا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے آفتوں نے گھیرا ہے مصیبتوں کا ڈیرا — یا نبی مدد کو آنا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ترے در کی حاضری کو جو تڑپ رہے ہیں اُن کو — شہا! جلد تم بلانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کوئی اِس طرف بھی پھیرا ہو غموں کا دور اندھیرا — اے سراپا نور! آنا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کوئی پائے بَخت وَرگر ہے شَرَف شہی سے بڑھکر
تِری نعلِ پاک اُٹھانا مَدَنی مدینے والے

مِرا سینہ ہو مدینہ مرے دِل کا آبگینہ
بھی مدینہ ہی بنانا مَدَنی مدینے والے

اے حبیبِ ربِّ باری ہے گُنہ کا بوجھ بھاری
تمہیں حشر میں چُھڑانا مَدَنی مدینے والے

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے متّقی بنانا مَدَنی مدینے والے

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM

سبز گنبد کے سائے میں گھر چاہئے

مُجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظَر چاہئے

ہاتھ اُٹھتے ہی بَر آئے ہر مُدَّعا
وُہ دُعاؤں میں مولیٰ اثر چاہئے

عاشِقانِ نبی کے ہے دل کی صَدا
سبز گنبد کے سائے میں گھر چاہئے

ذَوق بڑھتا رہے اَشک بہتے رہیں
مُضطَرِب قَلب اور چَشمِ تر چاہئے

رات دِن عِشق میں تیرے تڑپا کروں
یانبی! ایسا سَوزِ جِگر چاہئے

یاخدا جسم سے جَان جب ہو جُدا
جلوۂ یار پیشِ نظر چاہئے

بس مدینے میں دوگز زمیں دیجئے
اور کچھ نہ شہِ بحروبر چاہئے

ہم غریبوں کو روضے پہ بُلوایئے
راہِ طیبہ کا زادِ سفر چاہئے

اپنے عطّار پر ہو کرم بار بار
اِذن، طیبہ کا بارِ دِگر چاہئے

غصّہ ایمان کو خراب کرتا ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی ج٦، ص٣١١ حدیث ٨٢٩٤)

سَوزِ بِلال بس مِری جھولی میں ڈال دو

جاہ وجلال دو نہ ہی مال و مَنال دو — سَوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو

دُنیا کے سَارے غم مرے دل سے نکال دو — غم اپنا یانبی مجھے بہرِ بِلال دو

ہجر و فِراق تو مِلا دو اِضطِراب بھی — بے تاب قلب اَز پئے سَوزِ بلال دو

بہتی رہے جو ہر گھڑی بس یاد میں شہا! — وہ چشمِ اَشکبار پئے ذُوالجلال دو

سینہ مدینہ ہو مِرا دِل بھی مدینہ ہو — فِکرِ مدینہ دو مجھے مَدَنی خیال دو

ہر آن بس تصوُّرِ طیبہ میں گُم رہوں — ایسا بُلند شاہِ مدینہ! خیال دو

دو دَرد سنّتوں کا پئے شاہِ کربلا — اُمّت کے دِل سے لَذّتِ فیشن نکال دو

خُلقِ عظیم سے مجھے حصّہ عطا کرو! — بے جا ہنسی کی خَصلَتِ بد کو نکال دو

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے — میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

دونوں جہاں کی آفتیں مولا مُصیبتیں — صَدقے میں میرے غوث کے سرکار! ٹال دو

عطّار کو بُلا کے مدینے میں دو بقیع

"دو پھول"[1] کے طُفَیل ہوں پورے سُوال دو

شُماتَت کی تعریف

دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو **شُماتَت** کہتے ہیں۔

(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج۱ ص۶۳۱)

[1] "دو پھول" سے یہاں حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مُراد ہیں۔

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گھٹائیں غم کی چھائیں دل پریشاں یارسولَ اللّٰہ

گھٹائیں غم کی چھائیں دِل پریشاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نگاہِ لُطف ورَحمت کے ہیں خواہاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بَجُز تو نَیست مُونِس نَیست هَمدَم رَحمتِ عالَم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سفینے کے پَرخچے اُڑ چکے ہیں زَورِ طُوفاں سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُمہیں ہو میرے دَردوں کا دَرماں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہماری مشکلیں ہوجائیں آساں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نظر کُن جانِبِ مَا بَدنَصیباں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سنبھالو! میں بھی ڈوبا اے مری جاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نسیمِ طیبہ سے کہدو دِلِ مُضطَر کو جھونکا دے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غموں کی شام ہو صبحِ بَہاراں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مَناظِر بے وَفا دُنیا کے ہوں سب دُور نَظروں سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تصوُّر میں رہیں طیبہ کی گلیاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[illegible] کبھی آنسو اُمنڈا کیا [illegible] ہوا کھا کرے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[illegible] غم اپنا چشمِ اَبر گریاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِرے دیدار کا طالِب لگائے آس بیٹھا ہوں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خُدارا اب دکھادے رُوئے تاباں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِرا سینہ مدینہ ہو مدینہ میرا سینہ ہو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رہے سینے میں تیرا دردِ پنہاں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سُنَہری جَالیاں ہوں آپ ہوں اور مجھ سا عاصی ہو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وہیں یہ جاں جدا ہو جانِ جاناں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُجھے یاد آگئے [illegible] کے تڑپتے [illegible] آئے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[illegible] کے [illegible] یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہیں حُسنِ عمل کوئی مِرے اَعمال نامے میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تری رَحمت مِری بخشش کا ساماں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پڑوسی خُلد میں بدکار کو اپنا بنا لیجے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینے میں شہا عطّار کو دوگز زمیں دیدے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وَہیں ہو دَفن یہ تیرا ثَناخواں یارسولَ اللّٰہ

غمِ فُرقت رُلائے کاش ہر دم یارسولَ اللّٰہ

غمِ فُرقت رُلائے کاش ہر دم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رہوں ہر وقت میں با دیدۂ نَم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جِگر بھی سَوختہ جاں سَوختہ، دِل چاک سینہ چاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِلے غم اور غم بس آپ کا غم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہیں تاجِ شہی کی آرزو بس ایک ارماں ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
نکل جائے تمہارے رو برو دم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِرے آقا بہائے اشک جو ہجرِ مدینہ میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عطا کر دو مجھے وہ چشمِ پُرنَم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِری ہر دھڑکنِ دل سے مدینے کی صَدا نکلے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رہے ذِکرِ مدینہ لب پہ ہر دم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا! چشمِ کرم ہو تِشنگانِ دید پر اب تو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تمہاری دید کا شَربت پئیں ہم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گُناہوں کا اندھیرا چھا گیا ہے ہم کمینوں پر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خدارا ہو کرم نُورِ مجسَّم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جَہاں جاؤں جِدھر جاؤں مدینے کی فَضا پاؤں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مِلے لُطفِ حُضوری جانِ عالَم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

طوافِ خانۂ کعبہ کا تم مُجھ کو شَرَف دے دو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
پیوں مکّے میں آ کر آبِ زم زم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینے جب میں پہنچوں تو کلیجہ میرا پھٹ جائے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وَہاں رو رو کے اپنا تو ڑ دُوں دَم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بقیعِ پاک میں مُجھ کو جگہ سرکار مل جائے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
طُفیلِ پیر و مرشِد غوثِ اعظم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حُسین ابنِ علی کے واسطے کر دو کرم جِن کا
رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کہ ہے یومِ شہادَت دس محرَّم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وُہی اُمَّت خطاؤں میں پڑی ہے رات میں جن کے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
لئے رَویا کئے مانندِ شَبنَم یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا! عطّار کا دِل ٹوٹ جائے! کاش دنیا سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رہے گُم آپ کی اُلفت میں ہر دَم یارسولَ اللّٰہ

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یانبی

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یانبی
پھر گئے حج کے نظارے پھر یانبی!

کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیاریاں
رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یانبی!

آہ! پلّے زَر نہیں رَختِ سفر سَر وَر نہیں
تُم بُلالو تُم بُلانے پر ہو قادِر یانبی!

کِس قدَر تھا خوش مجھے جب پیش آیا تھا سفر
مُجھ کو اَب کی بار بھی بلوایئے پھر یانبی!

دِل مِرا غمگین ہے اور جان بھی ہے مُضطَرِب
بَہرِ پیر و مرشِد اَب بُلوایئے پھر یانبی!

غم کے بادَل چھا رہے ہیں آہ! میرے قلب پر
حاضِری کی دو اِجازت مُجھ کو تُم پھر یانبی!

گُنبدِ خضرا کے جلوے دیکھنے کب آؤں گا
کب تک اَب تڑپاؤ گے تُم مُجھ کو آخِر یانبی!

آپ ہی اسباب آقا پھر مُہیّا کیجئے
پھر دِکھا دیجے مدینے کے مَناظِر یانبی!

کِس طرح تسکین دُوں گا میں دِلِ غمگین کو
رَہ گیا گر حاضِری سے میں جو قاصِر یانبی!

مُجھ پہ کیا گُزرے گی آقا! اِس برس گر رَہ گیا
میرا حالِ دِل تو ہے سب تُم پہ ظاہِر یانبی!

آہ! طیبہ سے اگر میں دُور رہ کر مَر گیا
رُوح بھی رَنجُور ہوگی کِس قدَر پھر یانبی!

مِثلِ سابِق اِس بَرس بھی کیجئے نَظرِ کرم
میں گُزشتہ سال آیا تھا بِالآخِر یانبی!

جو مدینے کیلئے رہتے ہیں آقا بے قرار
وہ بھی ہو جائیں ترے روضے پہ حاضِر یانبی!

چاک سینہ چاک دِل سوزِ جگر اَور چشمِ تر
دیجئے مجھ کو طفیلِ عبدِ قادِر یانبی!

بالیقیں قُرآن عَظمَت پر تمہاری ہے گواہ — شاہِد و قاسم ہو تُم طَیِّب ہو طاہِر یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُم کو عِلمِ غَیب مولا عزوجل نے عطا فرما دیا — کر دیا ہر جا پہ حاضِر اور نَاظِر یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِستِقَامت دِین پر یا مُصطفٰے کر دو عطا — بَہرِ خَبّاب و بِلال و آلِ یاسِر[1] یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ سب نَبیوں میں اَفضل اَور میں بَدکار آہ! — عَاصِیوں میں ہوں یَگانہ اَور نادِر یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عَاصِی و بَدکار کے اپنے خدائے پاک سے — بَخشوا دو سب صَغَائر اور کبائر یا نبی! عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بال بھی بِیکا نہ میرا تو کوئی کر پائے گا — کیوں کہ میرے تُم ہو حامی اور نَاصِر یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تِشنَگانِ دِید کو ہو دِید کا شَربَت عطا — از طُفَیلِ غَوثِ اعظم عَبدِ قادِر یا نبی! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! میرا کیا بنے گا گر نہ حج پر جاسکا — ہو کرم عطّار پر بَہرِ رضا پھر یا نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چغل خور جنّت میں نہیں جائیگا

حُضُور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شفیعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: **چُغل خور** جنّت میں داخِل نہیں ہوگا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

[1] : اِن صحابۂ کرام علیہم الرضوان پر خوب ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے گئے تھے پھر بھی یہ دِین پر ثابت قدم رہے تھے۔ کاش! ان کے طُفیل ہمیں بھی استقامت فی الدِّین نصیب ہوجائے۔

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ[1]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد
کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

فردوس کی بُلندی بھی چھُو سکے نہ اس کو
خُلدِ بَریں سے اُونچا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کعبے کی عظمتوں کا منکِر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آنسُو چَھلک پڑے اور بے تاب ہوگیا دِل
جس وقت میں نے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہوگی شَفاعت اُس کی جس نے مدینے آ کر
خواہ اِک نَظَر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ[3]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بادَل گھرے ہوئے ہیں بارِش برس رہی ہے[2]
لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہجر و فِراق میں جو یاربّ! تڑپ رہے ہیں
اُن کو دِکھادے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہَژدہ ہزار عالَم کا حُسن اِس پہ قرباں
دونوں جہاں کا دُولہا میٹھے نبی کا روضہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُس آنکھ پر نہ کیوں کر قربان میری جاں ہو
جِس آنکھ نے ہے دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

جِس وقت رُوح تَن سے عطّار کی جُدا ہو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہو سامنے خُدایا میٹھے نبی کا روضہ

---

[1] :روضہ کے لفظی معنی ہیں باغ ۞ شعر میں روضہ سے مُراد وہ حصۂ زمین ہے جس پر رَحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جسمِ معظَّم تشریف فرما ہے۔ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: محبوبِ داور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ انور سے زمین کا جو حصہ لگا ہوا ہے۔ وہ کعبہ شریف سے بلکہ عرشی و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (دُرِّمُختار معہ رَدُّالمحتار ج۴ ص ۶۲) [2] مدینہ منورہ کی گلی میں برستی برسات میں گنبدِ خضرا کے جلووں میں ایک طرف کھڑے ہو کر یہ شعر قلمبند کیا تھا۔ [3] عام بول میں چال میں سبز گنبد کو بھی روضہ کہتے ہیں اور یہاں یہی مُراد ہے۔

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہے شَہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہم کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہر شہر سے ہے اچھا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
[illegible] سرکار کا مدینہ

گُلزار دِلکُشا ہیں صحرا بھی دلرُبا ہیں
دونوں جہاں سے پیارا، کون و مکاں سے پیارا
جنّت کا حُسن سارا اِس میں سِمَٹ کر آیا
ہر سَمت رَحمتوں کی بَرسات ہورہی ہے

فُرقت کی آگ میں جو دِل کو جَلا رہے ہیں
اے زائرِ مدینہ! دِل کو سنبھال لینا!
''پیرِس'' پہ مرنیوالے! ''پیرِس'' کو بھول جاتا
ہے لاکھ لاکھ مولیٰ عزوجل ہر آن شُکر تیرا
پُھولوں کو چُومتا ہوں، کانٹوں کو چُومتا ہوں
جی چاہتا ہے میرا ہر شے یہاں کی چُوموں
میری نظر کو بَھائے دُنیا کا حُسن کیسے؟
اللہ عزوجل! مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں موت دیدے
تقدیر میں خُدایا عطّار کے مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیا خُوب مَہکا مَہکا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیوں نہ لگائیں نعرہ ''سرکار کا مدینہ''
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جنّت سے بھی سُہانا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
[illegible] سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حُسن و جمال وَالا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہر آنکھ کا ہے تارا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہے حُسن ہی سَراپا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہے رَحمتوں کا دَریا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اُن کو دِکھا خُدایا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دیکھ آ گیا مدینہ سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تُو بھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اِک بار پھر دِکھایا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
لگتا ہے مجھ کو پیارا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیسا ہے میٹھا میٹھا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آنکھوں میں ہے سَمایا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مدفن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
لکھ دے فَقط مدینہ سرکار کا مدینہ

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پھر مجھے آقا مدینے میں بُلایا شکریہ

پھر مجھے آقا مدینے میں بُلایا شکریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — شکریہ پھر گنبدِ خضرا دکھایا شکریہ

جس جگہ آٹھوں پَہر انوار کی ہیں بارشیں — ایسی نورانی فَضاؤں میں بلایا شکریہ

روضۂ انور کے زائر کے شہا تم ہو شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — میری بخشش کا بہانہ یوں بنایا شکریہ

پھر طوافِ خانۂ کعبہ کا بخشا ہے شَرَف صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — خوب آقا آبِ زم زم بھی پِلایا شکریہ

مجھ سے عاصی کو شَرَف حج کا عطا فرمادیا — کس زَباں سے ہو ادا تیرا خدایا شکریہ

یاالٰہی! اپنے پیارے کی وِلادَت گاہ کا عزوجل — میٹھے مکّے میں مجھے جَلوہ دکھایا شکریہ

بھیک لینے کیلئے یاربِّ حبیبِ پاک کا عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — آستانہ ہم غریبوں کو دکھایا شکریہ

پھر مدینے کی حَسین و خوبصورت وادِیوں — کا حَسین و دِلکُشا منظر دکھایا شکریہ

مسجِدِ نبوی کے محراب اور مِنبر کا شہا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — دِلنواز و دِلرُبا جلوہ دکھایا شکریہ

منہ لگاتا تھا کہاں دنیا میں کوئی بھی مجھے — ایسے بے کار و نکّمے کو نبھایا شکریہ

آہ! تم رویا کئے اُمّت کے غم میں یانبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — حوصلہ ہم عاصِیوں کا یوں بڑھایا شکریہ

سُنّتوں کو عام کرنے کا مجھے جذبہ دیا — اہلِ سُنّت کا مجھے خادِم بنایا شکریہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شکریہ کیونکر شہا تیرے کرم کا ہو ادا — مجھ سے عاصی کو غلام اپنا بنایا شکریہ

میری عزّت اہلِ سنّت کے دلوں میں ڈال دی — اور اَعدا پر مِرا سکّہ بٹھایا شکریہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دل سے جس نے بھی اَغثنی یارسولَ اللّٰہ! کہا — آفتوں سے آپ نے اس کو بچایا شکریہ

خاتمہ بالخیر ہو میرا مدینے میں اگر — بال بال اُٹھے پکار اپنا، خدایا شکریہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دَفن کرکے جب مرے اَحباب آقا چلدئے — لحد کو جلووں سے آکر جگمگایا شکریہ

پیاس ابھی بڑھنے بھی پائی تھی نہ میری حشر میں — جامِ کوثر جلد رحمت سے پلایا شکریہ

عیب محشر میں کُھلا ہی چاہتے تھے میں نثار — ڈھک کے پردہ اپنے دامن کا چُھپایا شکریہ

سُوئے دوزخ جب ملائک مجھکو لیکر چل دیے — میں ترے صدقے مجھے آکر چُھڑایا شکریہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یامصطفےٰ — کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گرچہ شیطاں ہر گھڑی ایمان کی ہے گھات میں — تم نے تھاما، جب کبھی میں ڈگمگایا شکریہ

دولتِ ایماں عطا کی اپنے دامن میں لیا — کُفر سے ہم بینواؤں کو بچایا شکریہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دے دیا [illegible] کو مرشد فرید الدین نے

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

اور سگِ غوث و رضا اِس کو بنایا شکریہ

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے

شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کمینے کو مدینے میں بُلایا تم نے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

زائرِ قبرِ مُنوّر کی شَفاعت ہوگی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں بھی تو زائرِ روضہ ہوں رسولِ عَرَبی!
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تیرے در پہ تو عدو کو بھی اَماں ملتی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنے قدموں سے خدارا نہ جُداکیجے گا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتّھر باندھیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حَشر میں تم مِرے عیبوں کو چُھپائے رکھنا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں مدینے کی گلی کا کوئی کُتّا ہوتا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنالو آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِک جھلک چِہرۂ انور کی دکھا دو اَب تو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس گنہگار کو دامن میں چھپا لو آقا!
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ سا عاصی بھی ہے لہمان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہے یہ اِحسان پہ اِحسان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہے یہی آپ کا فرمان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو مت بھولنا سلطان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ نکل جائے مری جان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں تری شان کے قربان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہو گنہگار پہ اِحسان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہُوں گناہوں پہ پَشیمان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بس یہی ہے مِرا ارمان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وقتِ رُخصت ہے چلی جان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ بچارہ ہے پریشان مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! عطّار ہو آزاد غمِ دنیا سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بس تمہارا ہی رہے دِھیان مدینے والے

میں جو یُوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں جو یُوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی
کبھی لَوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شَرَف تھا لیکن
وَہیں دم جو ٹوٹ جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

غمِ رُوزگار میں تو مرے اَشک بہ رہے ہیں
ترا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی

نہ فُضول کاش! ہنستا تری یاد میں تڑپتا
مجھے چَین ہی نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

یہی آہ! فکرِ دنیا مِرا دل جَلا رہی ہے
غمِ ہجر گر ستاتا تو کچھ اور بات ہوتی

یہاں قبر میں کرم سے تری دید مجھ کو ہوگی
جو بقیعِ پاک پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

بَزَبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے
دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

مِری آنکھ جب بھی کھلتی تِری رَحمتوں سے آقا
تجھے سامنے ہی پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

کیوں مدینہ چھوڑ آیا تجھے کیا ہوا تھا عطّار
وَہیں گھر اگر بساتا تو کچھ اور بات ہوتی

بُہتان کی تعریف

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج۲ ص ۲۰۰)
اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ **بُرائی** نہ ہونے کے باوُجُود اگر پیٹھ پیچھے یا رُوبَرو وہ برائی اُس کی طرف منسوب کردی تو یہ **بُہتان** ہوا مَثَلاً پیچھے یا منہ کے سامنے **ریا کار** کہہ دیا اور وہ ریا کار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثُبُوت نہ ہو کیوں کہ **ریا کاری** کا تعلُّق باطِنی امراض سے ہے لہٰذا اس طرح کسی کو ریا کار کہنا **بہتان** ہوا۔

مجھے بلالو شہِ مدینہ

مجھے بُلالو شہِ مدینہ، یہ ہجر کا غم ستا رہا ہے
میں در پہ آؤں یہی تو ارمان دل میں طُوفاں مچا رہا ہے

ہے سہنا دُشوار یہ جُدائی، مِری ہو در تک شہا رَسائی
نہیں بھروسہ ہے زندگی کا، یہ دل مِرا ڈوبا جا رہا ہے

نہیں تمنائے مال و دولت، نہیں مجھے خواہشِ حُکومت
مِری نظر میں حسین و دلکش، وہ سبز گنبد سما رہا ہے

یہی تو حسرت رہی ہے دل میں، مجھے اَجَل بھی وہیں پہ آئے
جہاں پہ آقا ہے پیارا روضہ، یہی تو ارماں سدا رہا ہے

ہے جھولی خالی اے شاہِ عالی کھڑا ہے در پہ ترا سُوالی
غریب منگتا مُرادیں لینے، کو ہاتھ گندے بڑھا رہا ہے

اے بیواؤ! اُٹھ آؤ، پسارے دامن میں صفِ بناؤ
خزانہ رحمت کا بانٹتا وہ، خدا کا محبوب آرہا ہے

گدائے درجاں بلب ہے آقا، نِقاب اٹھاؤ دکھا دو جلوہ
ہو تشنۂ دید پر عنایت، جہاں سے پیاسا ہی جا رہا ہے

میں گورِ تیرہ میں آپڑا ہوں، فِرشتے بھی آچکے ہیں سر پر
چلے گئے ناز اٹھانے والے، ترا ہی اب آسرا رہا ہے

ہے نَفسی نَفسی چہار جانب، نثار جاؤں کہاں ہو مولیٰ
چُھپا لو دامن میں پیارے آقا، یہ شورِ محشر ڈرا رہا ہے

خدائے غفّار بخش دے اب، تُو لاجِ محبوب رکھ ہی لے اب
ہمارا غم خوار فکرِ اُمّت، میں دیکھ آنسو بہا رہا ہے

صَبا جو پھیرا ہو کُوئے جاناں، تو غمزدہ کا سلام کہنا
یہ عرض کرنا ریاؔض آشفتہ سب تذکیے تو بُھلا رہا ہے

غمِ فرقت دلِ عشّاق کو بے حد رُلاتا ہے

غمِ فرقت دِلِ عُشّاق کو بے حد رُلاتا ہے
تڑپ اُٹھتے ہیں جب اُن کو مدینہ یاد آتا ہے

مجھے اُس کے مُقدّر پر بڑا ہی رَشک آتا ہے
مدینے کی طرف کوئی مُسافِر جب بھی جاتا ہے

مجھے اُس وَقْت دیوانے پہ بے حد پیار آتا ہے
غمِ ہجرِ مدینہ میں وہ جب آنسُو بہاتا ہے

یہ بیمارِ مدینہ ہے طبیبو! تم نہ سمجھو گے
تڑپتا ہے اِسے جِس دَم مدینہ یاد آتا ہے

دکھادو سبز گنبد کی بہاریں یارسولَ اللّٰہ
نہ جانے کب مدینے کا بُلاوا مجھ کو آتا ہے

مدد سرکار فرماتے ہیں دیوانہ اگر کوئی
تڑپ کر یارسولَ اللّٰہ کا نعرہ لگاتا ہے

عطا کردو عطا کردو بقیعِ پاک میں مدفن
مجھے گورِ غریبانِ وطن سے خوف آتا ہے

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

حُکومت کی طلب دل میں، نہ خواہش تاجِ شاہی کی
نظر میں عاشِقوں کے بَس مدینہ ہی سماتا ہے

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
ترے دَر کا سُوالی جھولیاں بَھر بَھر کے لاتا ہے

عِبادت ہو تو ایسی ہو، تِلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شبیر تو نیزے پہ بھی قُراں سُناتا ہے

برستی ہے خدا کی اُس پہ رحمت جھوم کر عطّار
غمِ محبوب میں جو کوئی دو آنسو بہاتا ہے

اِذن مل جائے گر مدینے کا

اِذن مل جائے گر مدینے کا
کام بن جائے گا کمینے کا

جاکے ان کو دکھاؤں گا میں تو
زخمِ دل اور داغ سینے کا

قلبِ عاشق اُٹھا دھڑک اِک دم
ذِکر جب چھڑگیا مدینے کا

آنکھ سے اَشک ہوگئے جاری
جب چلا قافِلہ مدینے کا

اُس کی قسمت پہ رَشک آتا ہے
جو مُسافِر ہوا مدینے کا

تجھ پہ رَحمت ہو زائرِ طیبہ!
جا، نگہباں خدا سفینے کا

ہم کو بھی وہ بُلائیں گے اِک دن
اِذن مل جائے گا مدینے کا

ہو غمِ مُصطفٰے عطا یارب!
درد بڑھتا رہے مدینے کا

نزع میں، قبر میں، قِیامت میں
دِھیان رکھنا تمھیں کمینے کا

دور رنج و الم ہوا دُنیا کے
ہم کو مل جائے غم مدینے کا

بات رَحمت سے بن گئی ورنہ
کام کوئی نہیں قرینے کا

ایک مدّت سے دل میں ارماں ہے
جامِ دیدارِ یار پینے کا

موت گر آئے تیرے قدموں میں
لُطف آجائے پھر تو جینے کا

اپنے عطّار پر کرم کر دو
سگ بنا لو اسے مدینے کا

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قسمت مِری چمکائیے چمکائیے آقا

قسمت مِری چمکائیے چمکائیے آقا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھ کو بھی درِ پاک پہ بُلوائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سینے میں ہو کعبہ تو بسے دل میں مدینہ
آنکھوں میں مری آپ سما جائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بے تاب ہوں بے چَین ہوں دیدار کی خاطر
لِلّٰہ مِرے خواب میں آ جائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہر سَمت سے آفات و بَلِّیات نے گھیرا
مجبور کی اِمداد کو اب آئیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سکرات کا عالَم ہے شَہا! دم ہے لبوں پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تشریف سِرہانے مِرے اب لائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وَحشت ہے اندھیرا ہے مری قَبر کے اندر
آ کر ذرا روشن اِسے فرمائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُجرِم کو لئے جاتے ہیں اب سُوئے جہنَّم
لِلّٰہ! شَفاعت مِری فرمائیے آقا

عطّارؔ پہ ہو بہرِ رضا اِتنی عِنایت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
وِیرانۂ دل آ کے بسا جائیے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِسراف کی تعریف

غیرِ حق میں صَرف (یعنی خرچ) کرنا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۶۹۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور) مَثَلاً نافرمانی کی جگہوں پر خرچ کرنا

آیا ہے بُلاوا پھر اِک بار مدینے کا

آیا ہے بُلاوا پھر اِک بار مدینے کا
پھر جا کے میں دیکھوں گا دربار مدینے کا

گلشن سے حَسیں تر ہے کُہسار مدینے کا
بے مثل جہاں میں ہے گلزار مدینے کا

میں پُھول کو چُومونگا اور دُھول کو چُومونگا
جس وقت کروں گا میں دیدار مدینے کا

آنکھوں سے لگالوں گا اور دل میں بَسالوں گا
سینے میں اُتاروں گا میں خار مدینے کا

سینے میں مدینہ ہو اور دل میں مدینہ ہو
آنکھوں میں بھی ہو نقشہ سرکار! مدینے کا

لاتی ہے سرِ بالیں رحمت کی ادا اُن کو
جس وقت تڑپتا ہے بیمار مدینے کا

روتے ہیں جو دیوانے بے تاب ہیں مستانے
ان سب کو دکھا دیجے دربار مدینے کا

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبّت میں
وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا

راکوں کو جو روتا ہے اور حال پہ سوتا ہے
غم خوار ہے، سادہ سے غمخوار مدینے کا

قبضے میں دو عالَم ہیں پَر ہاتھ کا تکیہ ہے
سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا

دُکھ دَرد جہاں بھر کے سب دُور شہا کر کے
مجھکو تو بنالیجے بیمار مدینے کا

اِس در کے بھکاری کی جَھولی میں دو عالَم ہیں
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہے نادار مدینے کا

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی"
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

تقدیر چمک اٹھے قسمت ہی تو کُھل جائے
بن جائے جو ادنیٰ سگ ،عطّار مدینے کا

میٹھا مدینہ آگیا

بالیقیں اُس کو تو جینے کا قرینہ آگیا
جس کے لب پہ ہر گھڑی ذکرِ مدینہ آگیا

[illegible] آگیا
[illegible] مدینہ آگیا

خوب مچلو جُھوم لو اور خاک اُٹھا کر چوم لو
لو وہ مکّہ آگیا دیکھو مدینہ آگیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غم غلَط ہوجائیں گے بس مُسکرا کے دیکھ لو!
غم کا مارا در پہ یاشاہِ مدینہ آگیا

پاؤں میں جوتا ارے! محبوب کا کوچہ ہے یہ
ہوش کر تُو ہوش کر غافِل! مدینہ آگیا

ہجر کے ماروں کے دل میں ہُوک سی اٹھنے لگی
قافِلے طیبہ چلے حج کا مہینا آگیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو روتا چھوڑ کر سب قافِلے والے چلے
لوٹ کر میں غمزَدہ، شاہِ مدینہ آگیا

موج ہر بپھری ہوئی ہے اب خدارا آیئے!
گردِشِ طوفان میں اپنا سفینہ آگیا

کس قدَر ہے بامُقدّر وہ مسلماں بھائیو!
خواب میں جس کو نظر شاہِ مدینہ آگیا

اِک تبسُّم ریز ہونٹوں کی جھلک دکھلایئے
جاں بلَب کے اب تو ماتھے پر پسینہ آگیا

ٹل گیا مجھ سے عذاب اور قبر روشن ہوگئی
قبر میں میری شہنشاہِ مدینہ آگیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شافعِ محشر! مری امداد کو اب آیئے!
حشر میں بارِ گنہ لگتا ہے کمینہ آگیا

کیوں کریں نہ رشک اُس پہ یہ جہاں کے تاجدار
ہاتھ جسکے عشقِ احمد کا خزینہ آگیا

عرض رو رو کر کروں گا جب مدینے جاؤنگا
یانبی در پر گنہگار و کمینہ آگیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کے لطف و کرم سے کہہ اُٹھے عطّار کاش!
دل مدینہ ہوگیا دل میں مدینہ آگیا

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینہ

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینہ
ساحِل سے حاجیوں کا پھر آلگا سفینہ

آقا! نہ ٹوٹ جائے یہ دل کا آبگینہ
اب کی برس بھی مولیٰ! رہ جاؤں میں کہیں نا!

دِل رو رہے ہیں جن کے آنسو چھلک رہے ہیں
اُن عاشِقوں کا صدقہ! بُلوایئے مدینہ

ہجر و فِراق میں دِل بے تاب ہو رہے ہیں
عُشّاق رو رہے ہیں لو چل دیا سفینہ

بے تاب ہو رہا ہے طیبہ کی حاضِری کو
عاشِق تڑپ رہا ہے اور پھٹ رہا ہے سینہ

روضے کو دیکھنے کو آنکھیں تَرس رہی ہیں
اے والیٔ مدینہ! اب تو بُلایئے نا

نظرِ کرم خدارا میرے سیاہ دِل پر
بن جائے گا یہ دم بھر میں بے بہا نگینہ

رنگینیِ جہاں سے دِل ٹوٹ جائے میرا
یاربّ! مجھے بنادے تُو عاشِقِ مدینہ

آنسو نہ تھم رہے ہوں دِل خُون اُگل رہا ہو
جس وقت تیرے دَر پر آؤں شہِ مدینہ

بس آرزو یہی ہے قدموں میں جان نکلے
پیارے نبی ہمارا مدفن بنے مدینہ

اے کہ بیسوں کے ہمدم! دُنیا کے دُور ہو غم
بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ

تبلیغ سُنّتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ
مرنا بھی سُنّتوں میں ہو سُنّتوں میں جینا

آقا مِری حُضُوری کی آرزُو ہو پُوری
ہوجائے دُور دُوری اے والیِ مدینہ

اُن کے دِیار میں تُو کیسے چلے پھرے گا؟
عطّار تیری جُرأت! تُو جائے گا مدینہ!!

اب بُلا لیجئے نا مدینہ

اب بُلا لیجئے نا مدینہ ،آرہا ہے یہ حج کا مہینہ
دِل مِرا ٹوٹ جائے کہیں نا، المدد تاجدارِ مدینہ

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو، اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لب ہو، ''مدینہ مدینہ'' جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

مجھ کو آقا! مدینے بلالو! حسرتیں دل کی میرے نکالو
غوثِ اعظم کا صدقہ نبھالو، اب تو کہدو مجھے ''چل مدینہ''

جب مدینے میں ہو اپنی آمد، جب میں دیکھوں ترا سبز گنبد
ہچکیاں باندھ کر روؤں بے حد، کاش! آجائے ایسا قرینہ

کاش! اِس شان سے حاضری ہو، مجھ پہ دیوانگی چھا گئی ہو
ہر رُکاوٹ وہاں ہٹ گئی ہو، بس نظر میں ہوں شاہِ مدینہ

مشکلیں، آفتیں دور ہوں گی، ظلمتیں غم کی کافور ہونگی
میری آنکھیں بھی پُرنور ہونگی، اِک جھلک! میرے ماہِ مدینہ

دِل سے اُلفت جہاں کی نکالو، اِس تباہی سے مولیٰ بچالو
مجھ کو دیوانہ اپنا بنالو، میرا سینہ بنا دو مدینہ

مجھ پہ آقا! نگاہِ کرم ہو، دُور دُنیا کا رنج و الم ہو
ہر لفظ غم پہ چشم نم ہم ہو، جب پڑھوں نعت سوزِ سینہ

میں مُبلّغ بنُوں سنّتوں کا، خُوب چرچا کروں سنّتوں کا
یا خُدا! درس دوں سنّتوں کا، ہو کرم! بہرِ خاکِ مدینہ

آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے، یاد آقا کی تڑپا رہی ہے
اِس پہ دیوانگی چھا گئی ہے، یاد آیا ہے اس کو مدینہ

بعدِ مُردن یہ احسان کرنا، منہ پہ خاکِ مدینہ چھڑکنا
اور میرے کفن پہ لگانا، گر مُیسّر ہو اُن کا پسینہ

ہے تمنائے عطّار یاربّ! ان کے جلووں میں یوں موت آئے
جھوم کر جب گِرے میرا لاشہ، تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

خُوشا جھومتا جارھا ھے سفینہ

خُوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ — پہنچ جائیں گے اِن شاءَ اللّٰہ مدینہ
اَب آیا کہ اَب آیا جدّہ کا ساحِل — اَب آئے گا مکّہ چلیں گے مدینہ
میں مکّے میں جا کر کرونگا طواف اور — نصیب آبِ زم زم مُجھے ہوگا پینا
خُدایا مدینہ نظر آئے جُوں ہی — تڑپ کر گِروں دے دے ایسا قرینہ
نہ کیوں میری قِسمت پر رشک آئے مجھ کو — کہاں وُہ مَدینہ کہاں میں کمینہ
رہے وِردِ لَب کاش! ہردم الٰہی — مدینہ، مدینہ، مدینہ، مدینہ
نظر نُور کی نُورِ ربُّ العلیٰ ہو — مِرے دِل کا چمکا دو مَیلا نگینہ
مدینے کے والی! کرم ایسا کردو — مجھے نفس و شیطاں دَبائیں کبھی نا
بچالیجئے مُجھ کو فیشن سے آقا — عطا کیجئے سنّتوں کا خزینہ
پلادو مُجھے ساقِیا! جام ایسا — رہوں مَست وبیخود میں شاہِ مدینہ
ترے عشق میں کاش!روتا رَہوں میں — رہے تیری اُلفت سے معمُور سینہ
تُو لِکھ دے الٰہی! مقدّر میں میرے — مدینے میں مرنا مدینے میں جینا
یہ تسلیم، عمدہ ہے خوشبوئے جنّت — مجھے کاش مل جائے اُن کا پسینہ
مریضِ مَحبّت کا دَم ہے لبوں پر — سرہانے اب آجاؤ شاہِ مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بسیطِ مبارک میں دو گز زمیں دو — خدارا کرم میرا تاجدارِ مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہیں روتے عُشاق دنیا کی خاطِر — رُلاتی ہے اُن کو تو یادِ مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نِگاہوں میں ہر دَم مدینہ بسا ہو — مجھے کاش مل جائے وہ چشمِ بینا

تڑپتے ہیں روتے ہیں دیوانے تیرے — جہاں میں جَب آتا ہے حج کا مہینا

ترستے ہیں جو دیدِ طیبہ کی خاطِر — دِکھا دیجئے نا انہیں بھی مدینہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پلادو ہمیں جامِ دیدار ساقی! — کرم تِشنہ کاموں پہ شاہِ مدینہ

بِاذنِ الٰہی تِری سب خُدائی — ہے مَیخانہ تیرا تِرا جام و مِینا

تمہیں اے مُبلّغ! ہماری دُعا ہے — کئے جاؤ طے تم ترقی کا زِینہ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تڑپ اُٹھے آقا کے دیوانے عطّار

مدینے کی جانب چلا جب سفینہ

نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اُس کے چِہرے کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔**

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج ۴۸ ص ۳ دارالفکر بیروت)

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اللّٰہ اللّٰہ ترا دربار رسولِ عَربی

اللّٰہ اللّٰہ ترا دربار رسولِ عَربی (عزوجل عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
بے کسوں کے ہو مَددگار رسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
کُل خُدائی[1] کے ہو مُختار رسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
اِک نظر یاشہِ اَبرار رسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
پھر دکھا دو مجھے اِک بار رسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
سامنے ہوں ترے مینار رسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
تیرا صَحرا، ترا کُہسار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
تیری دیوار کو چُوموں ترا دروازہ بھی
جُوں ہی روتا ہوا آؤں میں ترے روضے پر
کوئی خالی نہیں لوٹا کبھی دَر سے آقا
کوئی دولت، کوئی ثَروَت، کوئی شُہرت چاہے
آتَشِ عشق بھڑکتی ہی رہے سینے میں
آپ کے ہجر کا غم کاش رُلائے مجھ کو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ہو "مدینہ ہی مدینہ" مرے لَب پر اے کاش
مُجھ کو دیوانہ بنا بَہرِ بِلالِ حَبشی

تیرا دربار کرم بار رسول عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
غمزدوں کے بھی ہو غمخوار رسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
تُم رسولوں کے بھی سَردار رَسُولِ عَربی (علیہم السلام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
بس ترا ہی رہوں بیمار رسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
تم مدینے کا وہ گلزار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
گنبدِ سبز کے انوار رسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
اور ہو یہ ترا بدکار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
دُھول بھی پھول بھی اور خار رسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
کاش! اُسی آن ہو دیدار رسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ہے سخی آپ کا دَربار رَسولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
میں فقط تیرا طلب گار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
بس تڑپتا رہوں سَرکار! رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
خون روتا رہوں سرکار! رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ہر گھڑی ہو یہی تکرار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
میرے دِلبَر مرے دلدار رَسُولِ عَربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

[1] دنیا۔جہان

تیرے دربارِ گُہر بار کے سَب سائل ہیں
اَغنیا[1] ہوں کہ ہوں نادار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تیرے دیوانے تڑپتے ہیں مدینے کیلئے
وہ بھی دیکھیں ترا دربار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُور سُنّت سے مسلمان ہوئے جاتے ہیں
آہ! فیشن کی ہے یَلغار[2] رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سُنّتوں کا ہو عَطا دَرد مسلمانوں کو
دُور فیشن کی ہو بھرمار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میرا سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بن جائے
سُنّتوں کا کروں پرچار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جامِ دیدار پِلا دو مِرے آقا! اب تو
آنکھ ہے کب سے طلبگار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُشکلیں میری ہوں آسان برائے مُرشِد
میرے سَروَر ،مرے سَردار رَسُولِ عَرَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

واسِطہ غوث و رضا کا سَرِ بالیں[3] آجا
جاں بلَب[4] ہے ترا بیمار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُسکراتے ہوئے عُشّاق چلے دُنیا سے
قبر میں ہوگا جو دِیدار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حُبِّ دُنیا میں گرِفتار ہے نفسِ ظالم
اَلمَدد یاشہِ ابرار! رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دِل پہ شیطان نے آقا ہے جمایا قبضہ
ہُوں گناہوں میں گرِفتار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! بڑھتا ہی چلا جاتا ہے مَرضِ عِصیاں
دو شِفا سَیِّدِ اَبرار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں گنہگار،سیاہ کار و خطا کار سہی
پَر ہُوں کِس کا؟ ترا سرکار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میری ہر خصلتِ بَد دُور ہو جانِ عالَم!
نیک بن جاؤں میں سرکار، رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گرمیِ حَشر سے بے تاب ہوں شاہِ کوثر
ہو نظر سُوئے گنہگار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اَب تو سَرکار! ہو عطّار پہ نظرِ رَحمت
کہہ دو اپنا سگِ دَربار رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینہ

[1] غنی کی جمع غَنی یعنی مالدار [2] حملہ [3] سرہانے [4] مرنے کے قریب

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ — ہمیں جان و دِل سے ہے پیارا مدینہ[1]
سُہانا سُہانا دِل آرا مدینہ — دِوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
یہ ہر عاشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کہہ رہا ہے — ہمیں تو ہے جنت سے پیارا مدینہ
یہ رنگیں فَضائیں یہ مہکی ہوائیں — معطّر مُعَنبر ہے سارا مدینہ
مَدینے کے جَلووں کے قُربان جاؤں — خدا عزوجل نے ہے کیسا سَنوارا مدینہ
پہاڑوں مدینے کی خُشبو کا بسنا — صحابہ کا لگنا نکھارا مدینہ
وَہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد — وہ مکہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
بُلا لیجئے اپنے قدموں میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — دکھا دیجئے اَب تو پیارا مدینہ
پھروں گردِ کعبہ پیوں آبِ زم زم — میں پھر آکے دیکھوں تمہارا مدینہ
ٹلی مشکلیں ہو گئی آفتیں دور — گیا جب کوئی غم کا مارا مدینہ
ہے شاہ و گدا مُفلس و اَغنیا کا — بلا رَیب[2] سب کا گزارہ مدینہ
یہ دیوانے آقا! مدینے کو آئیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — بُلالو اِنہیں اب خُدارا مدینہ
خُدا گر قِیامت میں فرمائے مانگو — لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ
مدینے میں آقا ہمیں موت آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — بنے کاش! مَدفن ہمارا مدینہ
اُسے سَیرِ گلشن سے کیا ہو سَروکار — کِیا جس نے تیرا نظارہ مدینہ

ضِیا پیرومرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صَدقے میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یہ عطّار آئے دوبارہ مدینہ

[1]: مَطلَعِ اوّل (پہلا شعر) کسی نامعلوم شاعر کا ہے اِسی بحر (وزن) پر اشعار موزوں کئے ہیں۔ سگِ مدینہ عفی عنہ [2] بے شک

مدّت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ

مُدّت سے مِرے دِل میں ہے ارمانِ مدینہ
روضے پہ بُلا لیجئے سُلطانِ مدینہ

اے کاش! پہنچ کے درِ جانانِ مدینہ
ہوجاؤں میں سو جان سے قربانِ مدینہ

آتے ہیں مُقدّر کے سِکندر ترے دَر پر
بے اِذن ہو کیسے کوئی مہمانِ مدینہ

آگ ایسی لگا دیجئے قلب اور جگر میں
روتا رہوں تڑپا کروں اے جانِ مدینہ

گلزار یہاں کے اِسے اچّھے نہیں لگتے
آنکھوں میں سمائے ہیں بیابانِ مدینہ

اب سندھ کے جنگل میں مِرا جی نہیں لگتا
بس مجھ کو بُلا لیجئے گلستانِ مدینہ

دُنیا کے نظارے ہمیں اِک آنکھ نہ بھائیں
نظروں میں بسیں کاش! بیابانِ مدینہ

لندن کوئی جاپان چلا مال کمانے
دیوانہ چلا سُوئے بیابانِ مدینہ

جب خود ہی قسم کھائی ہے قُرآنِ مُبیں نے
کس طرح بیاں کوئی کرے شانِ مدینہ

دُنیا کا کوئی شہر ہو کس طرح مُماثِل؟
جب خُلدِ بَریں بھی نہیں ہم شانِ مدینہ

کردیجئے دیدار سے آنکھیں مری ٹھنڈی
اے جانِ جہاں سیِّد و سلطانِ مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے کاش! مُبلّغ میں بنوں دینِ مُبیں کا
سرکار! کرم ازپئے حسّانِ مدینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قدموں میں بُلالیجئے بدکار کو آقا
اور اِس کو بنالیجئے مہمانِ مدینہ

عطّار کو دولت نہ حکومت کی طلب ہے
دیدیجئے اِک بیج اس کو تو سلطانِ مدینہ

ہر دم ہو مِرا وِرد مدینہ ہی مدینہ

ہر دَم ہو مِرا وِرد مدینہ ہی مدینہ
بن جائے مِرا دل تری الفت کا خزینہ

وہ لَمحہ وہ دِن اَور وہ آجائے مہینہ
پھر کاش! تڑپتا ہُوا پہنچوں میں مدینہ

طیبہ میں بُلا کر مُجھے سلطانِ مدینہ
دیدار کی خاطِر ہو عَطا آنکھ بھی بِینا

سینہ ہو مدینہ تو مدینہ بنے سینہ
اور یاد تری دل میں رہے شاہِ مدینہ

آجائے مُجھے کاش! شَہَنشاہِ مدینہ
رَونے کا تڑپنے کا پھڑکنے کا قَرینہ

عِصیاں کے تَلاطُم میں پھنسا میرا سفینہ
ڈوبا میں سنبھالو! مُجھے سرکارِ مدینہ

اے نُورِ خُدا نُور بھری دِل پہ نظر ہو
ہو نُور سے پُر نُور یہ بے نُور نگینہ[1]

سرکار! تمنّا ہے یُونہی عُمر بَسر ہو
بس تیری مَحبت ہی میں ہو مَرنا و جینا

غمگین ترے غم میں رہُوں کاش ! ہمیشہ
روتی رہیں آنکھیں تو سُلگتا رہے سینہ

ساقی! مُجھے جَام ایسا محبت کا پِلادو
اُترے نہ نشہ اس کا کبھی شاہِ مدینہ

تُم خاکِ مدینہ مِرے لاشے پہ چھڑکنا
پھر مَلنا کفن پر جو ملے اُن کا پسینہ

عطّار طلبگار ہے بس نظرِ کرم کا
لِلّٰہ کرم ، جانِ کرم ، بہرِ مدینہ

[1] نگینہ یعنی قیمتی پتھر یہاں اِس کے مُرادی معنیٰ ''دل'' ہے۔ ''ان معنوں کر بے نور نگینہ'' یعنی تاریک دل۔

یادِ شہِ بطحا میں جو اشک بہاتے ہیں

یادِ شہِ بطحا میں جو اَشک بہاتے ہیں
گھر بیٹھ کے طیبہ کا وُہ لُطف اُٹھاتے ہیں

جو یادِ مدینہ کو سینوں میں بَساتے ہیں
جینے کا مزہ ایسے عُشّاق ہی پاتے ہیں

کِس پیار سے اُمّت کے وہ ناز اُٹھاتے ہیں
کہ اُن کے گناہوں کو اَشکوں سے مٹاتے ہیں

وہ اپنے غلاموں کو دوزخ سے بچاتے ہیں
اللہ کی رحمت سے جنّت میں بساتے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں
سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

روتے ہیں تڑپتے ہیں یہ آپ کے دیوانے
سرکار مدینے کو پھر قافِلے جاتے ہیں

بپھری ہوئی موجوں میں جب اُنکو پکارا ہے
طُوفان سے کِشتی کو وہ پار لگاتے ہیں

جتنے بھی ہیں دیوانے ان سب کو بُلا لیجے
ارمان غریبوں کو طیبہ کے رُلاتے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ آپ کی مرضی ہے جن پر بھی کرم کردیں
جنّت کی سَنَد دینے روضے پہ بُلاتے ہیں

وہ حَشر کے مَیداں میں دامن میں چُھپائیں گے
ہم سب کے یہاں پر بھی جو عَیب چُھپاتے ہیں

غم مُجھ کو مدینے کا سرکار عطا کردو!
آزار زمانے کے بیکار رُلاتے ہیں

قُربان! سرِ محشر ہم پیاس کے ماروں کو
بھر بھر کے وہ کوثر کے کیا جام پِلاتے ہیں!

عَرصہ ہُوا اے آقا! طیبہ سے جُدائی کو
عطّار کو کب جاناں! پھر در پہ بلاتے ہیں

مُجھے اُس کی قِسمت پہ رَشک آرہا ھے

مجھے اُس کی قِسمت پہ رَشک آرہا ہے
مدینے کا جس کو بُلاوا مِلا ہے

یہ جو ہچکیاں باندھ کر رَو رہا ہے
غمِ ہجر نے اِس کو تڑپا دیا ہے

طبیبو! تُمہارا یہاں کام کیا ہے!
کہ یہ تو مریضِ حبیبِ خُدا ہے

ترے عاشقوں کو قرار آئے کیونکر؟
مدینے سے دُوری بڑی جانگُزا ہے

بُلالو! اِسی سال آقا بُلالو! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
شہا! حج کا موسم قریب آرہا ہے

ترے دَر کے ہوتے کہاں جائیں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کہ تُو ہی غریبوں کا اِک آسرا ہے

ہماری تمنّائیں بر آئیں مولیٰ!
ہمارا تو سب حال تم پہ کُھلا ہے

سَفینہ کبھی کا مِرا ڈوب جاتا
تِری رحمتوں نے سہارا دیا ہے

نگاہِ کرم حالِ خستہ جگر پر
تسلسُل سے گُنہ کا بڑھا جارہا ہے

شِفا دو گناہوں کے اَمراض سے اَب
کہ بیمارِ عِصیاں مَرا جارہا ہے

غمِ دو جہاں سے چُھڑا کے خُدایا عزوجل
غمِ مُصطفٰے دے یہی اِلتجا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینہ ہو سینہ تو سینہ مدینہ
مِری زندگی کا یہی مُدَّعا ہے

رہے وِردِ لب بس مدینہ مدینہ
یہی آرزُو یارَسُولِ خُدا ہے

مُبلِّغ بنوں کاش! میں سُنّتوں کا
سَدا دیں کی خدمت کروں یہ دُعا ہے

حبیبِ خُدا آکے چمکایئے اب
اندھیرا مِری قَبر میں چھا رہا ہے

پئے پیر و مُرشِد بقیعِ مُبارَک
عطا ہو یہ ٹوٹے دِلوں کی صَدا ہے

شہا! مُسکراتے ہوئے آبھی جاؤ!
کہ دِل شورِ محشر سے گھبرا رہا ہے

شہا! اپنی جنّت میں قدموں میں رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یہی عاجزانہ مِری اِلتجا ہے

نہ قدموں سے عطّار کو دُور کرنا
یہ تیرا گدا ہے بھلا یا بُرا ہے

جس طرف دیکھئے گلشن میں بہار آئی ہے

جس طرف دیکھئے گلشن میں بہار آئی ہے
دل مگر دشتِ مدینہ کا تمنائی ہے

خوشنما پھول گُلستاں میں کِھلے ہیں لیکن
میرا دل خارِ مدینہ ہی کا شیدائی ہے

مصطفٰے کی یہ عِنایت ہے کہ میرے دل میں
گنبدِ سبز کی تصویر اُتر آئی ہے

جب بھی جس نے بھی پائی ہے جہاں کی نعمت
آپ کے دستِ کرم ہی سے شہا پائی ہے

آہ! مجبور پہ لاچار پہ رنج و غم کی
چار جانب سے شہا! کالی گھٹا چھائی ہے

دے دے مولا! غمِ سلطانِ مدینہ دیدے
لب پہ رہ رہ کے یہی ایک دُعا آئی ہے

جب تڑپ کر دِلِ غمگیں نے پکارا آقا!
فوراً اِمداد شہا آپ نے فرمائی ہے

کر دو سیراب دِلِ تشنہ کو اب تو ساقی!
شربتِ دِید کا مدّت سے تمنّائی ہے

گُھپ اندھیرا تھا گناہوں کا میں صدقے جاؤں
لَحد خود آ کے مری نُور سے چمکائی ہے

نَزع میں، قَبر میں، مِیزانِ عمل اور پُل پر
ہر جگہ آپ کی نسبت ہی تو کام آئی ہے

سُنّتیں شاہِ مدینہ کی تُو اپنائے جا
دونوں عالَم کی فَلاح اِس میں مرے بھائی ہے

مال و دولت کی ہَوس دل سے مٹادے یارب
سوزِ عشقِ شہِ ابرار تمنّائی ہے

حُبِّ جاہ کی تعریف

لوگوں میں شُہرت اور ناموری چاہنا حُبِّ جاہ ہے۔

(حیاۃ العلوم ج ۳ ص ۳۳۹ دار صادر بیروت)

اللہ کی رَحمت سے پھر عزمِ مدینہ ہے

اللہ کی رَحمت سے پھر عزمِ مدینہ ہے
پھر عزمِ مدینہ ہے تیّار سفینہ ہے

چند اَشک، نَدامت کے ہے زادِ سفر میرا
پلّے میں عِبادت کا کوئی نہ خزینہ ہے

لو راہِ مدینہ پر میں چل تو پڑا ہوں پر
افسوس سلیقہ ہے نہ کوئی قرینہ ہے

صدقے میں محمد کے دے بخش اُسے یاربّ
مجرِم ہے جو عاصی ہے بدکار و کمینہ ہے

اے نُورِ خُدا آ کر چمکادو پئے مرشِد
سرکار مِرے دِل کا بے نُور نگینہ ہے

جسمانی مریضوں کو اللہ شِفا دیدے
اچھّا ہے فَقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

تم عروتِ اسلام کو جانتے ہو کیا ہے
فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

سرکار کی سُنَّت کی تبلیغ کئے جاؤ
جام آپ کے ہاتھوں سے گر حَشر میں پینا ہے

ہر دم مِرے ہونٹوں پر بس ذِکرِ مدینہ ہو
یہ میری تمنّا اے سلطانِ مدینہ ہے

عُشّاق تڑپتے ہیں یادِ شہِ بَطحا میں
آتا ہے جہاں میں جب بھی حج کا مہینہ ہے

خوش بخت مدینے کا دیوانہ ہے کہ اس کے
دل میں بھی مدینہ ہے سینے میں مدینہ ہے

غم میٹھے مدینے کا اے کاش! کہ مل جائے
ارمان یہی دِل میں اے شاہِ مدینہ ہے

تُو کر دے عطا مجھ کو روتی ہوئی آنکھیں اور
غم میں ترے آقا جو جلتا ہوا سینہ ہے

افسوس مَرَض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا
ہو نظرِ شِفا عَرض اے سرکارِ مدینہ ہے

دنیا کی تو کیا بلکہ فردوس کی خوشبو سے
بڑھکر کے بھی خوشبودار آقا کا پسینہ ہے

روتا ہوا پہنچا تھا روتا ہوا لَوٹا تھا
ہیں وَصل کی دو گھڑیاں پھر ہجرِ مدینہ ہے

دولت کی فراوانی ہے مانگنا نادانی
کہ اصل میں دولت تو الفت کا خزینہ ہے

عشّاق کی نظروں میں ویران گلستاں ہیں
دل ان کا تو شیدائے صَحرائے مدینہ ہے

عطّار کو گر تُو بھی ٹھکرا دے کہاں جائے
تیرا ہے یہ تیرا ہے گو لاکھ کمینہ ہے

مجھ کو درپیش ہے پھر مُبارَک سفر

مجھ کو درپیش ہے پھر مُبارَک سفر
قافِلہ اب مدینے کا تیّار ہے

نیکیوں کا نہیں کوئی تَوشہ فقط
میری جھولی میں اَشکوں کا اِک ہار ہے

کوئی سَجدوں کی سَوغات ہے نہ کوئی
زُہد و تقویٰ مِرے پاس سرکار ہے

چل پڑا ہوں مدینے کی جانِب مگر
ہائے سر پر گناہوں کا انبار ہے

جُرم و عِصیاں پہ اپنے لَجاتا ہوا
اور اَشکِ نَدامت بہاتا ہوا

تیری رَحمت پہ نظریں جماتا ہوا
در پہ حاضِر یہ تیرا گنہگار ہے

تیرا ثانی کہاں! شاہِ کون ومکاں
مجھ سا عاصی بھی اُمّت میں ہوگا کہاں!

تیرے عَفو و کرم کا شہِ دو جہاں!
کیا کوئی مجھ سے بڑھ کر بھی حقدار ہے؟

یانبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام
مجھ کو ہے ناز کہ میں ہوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الانام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

مجرِموں کو شہا! بخشواتا ہے تُو
اپنی اُمّت کی بگڑی بناتا ہے تُو

غم کے ماروں کو سینے لگاتا ہے تُو
غمزدوں بے کسوں کا تُو غمخوار ہے

سَرورِ انبیاء رحمتِ دوسَرا
تُو ہی مُشکِل کُشا تُو ہی حاجت روا

جب بھی سَر پر مِرے کوئی ٹُوٹی بَلا
اِذنِ ربّ سے تُو میرا مددگار ہے

زیرِ جِسمِ مُبارَک کبھی بَوریا
ہاتھ تکیہ ہے بستر کبھی خاک کا

جان و دِل سادَگی پہ ہوں اُس کی فِدا
جو کہ سارے رسولوں کا سردار ہے

دو تڑپنے کا آقا قرینہ مجھے
دے دو خستہ جِگر چاک سینہ مجھے

چشمِ تر دے دو شاہِ مدینہ مجھے
تیرے غم کا یہ بندہ طلب گار ہے

ٹھوکریں دَر بَدر کب تلک کھاؤں میں
پھر مدینے مُقدّر سے جب آؤں میں

کاش! قدموں میں سرکار مرجاؤں میں
یانبی! یہ تمنائے بِدکار ہے

سُنّتیں مصطفٰے کی تُو اپنائے جا
دِین کو خوب محنت سے پھیلائے جا

یہ وَصیّت تُو عطّار پہنچائے جا
اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو بھی سرکار کا عاشقِ زار ہے

جو بھی سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عاشقِ زار ہے
اُس کی ٹھوکر پہ دولت کا انبار ہے

سلطنت سے اُسے کیا سَروکار ہے
واسطے اِقتِدار اُس کے بیکار ہے

جو کہ دیوانۂ شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے
جس کا دِل اُن کی اُلفت سے سَرشار ہے

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے
بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

آتَشِ شوق میں کاش! جلتا رہوں
اور خیالِ مدینہ میں کھویا رہوں

بس "مدینہ مدینہ" ہی کرتا رہوں
یہ دُعا میری اے ربِّ غفّار عزوجل ہے

دُور دنیا کے ہوجائیں رنج و اَلَم
مجھ کو مل جائے میٹھے مدینے کا غم

ہو کرم ہو کرم یاخُدا ہو کرم!
واسِطہ اُس کا جو شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

آہ! عِصیاں کے طوفاں میں جانِ چمن
پھنس گیا ہے سفینہ اے شاہِ زَمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بس تمہیں ایک اُمّید کی ہو کِرَن
تم جو چاہو تو بیڑا مِرا پار ہے

رو رہا ہے یہ جو ہچکیاں باندھ کر
یاد آیا ہے اِس کو نبی کا نگر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کیا کرو گے طبیبو! اِسے دیکھ کر
چھوڑ دو یہ مدینے کا بیمار ہے

میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی فَضا
ہر مسلمان کو یاالٰہی! عزوجل دِکھا

اُس شہِ کربلا کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے واسِطہ
جو جَوانانِ جنّت کا سردار ہے

آہ! رنج و اَلَم کی نہیں کوئی حَد
کام کرتی نہیں اب تو عقل و خِرَد

پاؤں زخمی ہیں اور راہ پُر خار ہے

مجھ کو سوزِ بلال اور سوزِ رضا
دے دو سوزِ اُویس سوزِ مدنی ضیا

واسطہ تجھ کو آقا اُسی غوث کا
شاہِ بغداد جو تیرا دِلدار ہے

بھر کے جاتے ہیں منگتے جہاں جھولیاں
بھول جاتے ہیں غم، غم کے مارے جہاں

جس جگہ دشمنوں نے بھی پائی اماں
میرے میٹھے نبی کا وہ دربار ہے

وہ طبیبِ خدا سرورِ اِنس و جاں
جو خدا کی خدائی کا مختار ہے

اُس پہ قربان دل اُس پہ قربان جاں
حالِ دِل پر نہ یُوں مُسکراؤ سُنو!

اے مقدّر کی روٹھی ہواؤ سُنو!
مصطفٰے میرا حامی و غمخوار ہے

آندھیو! گردِشو! تم بھی آؤ سُنو!
اے مُلغّیو! نہ تُو واوَیلا صَبر کر

ٹوٹے گر سر پہ کوہِ بلا صَبر کر
کہ یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

لب پہ حَرفِ شِکایت نہ لا صَبر کر
کر دو تم بہرِ غوث و رضا و ضِیا

یاحبیبِ خدا مجھ پہ چشمِ عطا
در پہ حاضِر تُمہارا گنہگار ہے

لے کر اُمّیدِ عَفو و کرم سرورا
چاہے عزّت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے

خواہ تُو دولت نہ دے کوئی ثَروَت نہ دے
تختِ شاہی نہ دے اور حکومت نہ دے

تُجھ سے عطّار تیرا طلب گار ہے

اے خاکِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

اے خاکِ مدینہ ! تِرا کہنا کیا ہے
تُجھے قُربِ شاہِ مدینہ مِلا ہے

شَرَف مصطَفٰے کے قَدم چُومنے کا
تجھے بارہا خاکِ طیبہ مِلا ہے

مُعَطَّر ہے کتنی تُو خاکِ مدینہ
کہ خوشبوؤں سے ذرّہ ذرّہ بسا ہے

لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ
کوئی اِس سے بہتر بھی سُرمہ بَھلا ہے !

مریضو! اُٹھا کرکے خاکِ مدینہ
کو لے جاؤ! اِس میں یقیناً شِفا[1] ہے

مدینے کی مِٹّی ذرا سی اُٹھاکر
پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے

عقیدت سے خاکِ مدینہ بدن پر
مَلو کہ ہر اِک دَرد کی یہ دَوا ہے

تُجھے واسِطہ خاکِ طیبہ کا یاربّ!
عَطا کر غمِ مُصطَفٰے اِلتجا ہے

ہمیں موت خاکِ مدینہ پر آئے
اِلٰہی! یہ تجھ سے ہماری دُعا ہے

مِری نَعش پر خُوب خاکِ مدینہ
چھڑکنا مِرے ساتھیو! اِلتجا ہے

پسِ مَرگ مولیٰ تُو مٹّی ہماری
ملا خاکِ طیبہ میں یہ اِلتجا ہے

بدن پر ہے عطّار کے خاکِ طیبہ
پَرے ہٹ جہنَّم تِرا کام کیا ہے

---

[1] : فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہے: غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ یعنی مدینۂ مُنوّرہ کی خاکِ پاک جُذام کے لیے مُوجِبِ شِفا ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوْطِیّ ص ۳۵۵ حدیث ۵۷۵۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت) حضرتِ علّامہ قسطلانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: مدینۂ مُنوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی ایک خصوصیّت یہ بھی ہے کہ اس کی مبارک خاک کوڑھ اور سفید داغ کی بیماریوں بلکہ ہر **بیماری** سے شِفا ہے۔
(اَلْمَواہِبُ اللَّدُنِیَّة لِلْقَسْطَلانِی ج ۳ ص ۴۳۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یارسولَ اللّٰہ تیرے چاہنے والوں کی خیر

یارسولَ اللّٰہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر

کاش کہ ہجرِ مدینہ مجھ کو رکھے بیقرار
چَین ہی آئے نہ مجھ کو یادِ طیبہ کے بغیر

گنبدِ خضرا کو دیکھے ایک عرصہ ہو گیا
کب کُھلے گی میری قسمت اب لگے گی کتنی دیر!

یانبی اب تو مدینے میں مجھے بلوایئے
ہو مُیَسَّر با ادب پھر آپ کی گلیوں کی سَیر

کاش شہادت کا مدینے میں عطا ہو جائے جام
جلوۂ محبوب میں انجام میرا ہو بخیر

فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے حُضُور!
ہو زَباں پہ میری اکثر آپ ہی کا ذکرِ خیر

نفس و شیطاں پر مجھے غلَبہ عطا کر یاخدا
اُس علی کا واسِطہ دیتا ہوں جو ہے تیرا شَیر

آہ !میزاں پر کھڑا ہوں شافعِ محشر کرم!
نیکیاں پلّے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر

عائد آقا فردِ عصیاں ہو گئی کر دے کرم
کون ہے کہ بخشوائیگا مجھے تیرے بغیر

تیز ہے تلوار کی بھی دھار سے یہ پُلصراط
تم سنبھالا دو کہیں جائے پھسل نہ میرا پیر

یانبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطِر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام
کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو سب ہَیر پھیر

سب کو مرنا ہی پڑیگا یاد رکھو بھائیو!
دیر میں جائیگا کوئی ،کوئی چلدے گا سَویر

یاخدا عالَم میں اونچا پرچمِ اسلام ہو
دشمنانِ دیں مسلمانوں سے ہوں مغلوب وزَیر

جام ایسا اپنی الفت کا پِلا دے ساقیا
نعت سن کر حالتِ عطّار ہو رو رو کے غَیر

آج طیبہ کا ہے سفر آقا

آج طیبہ کا ہے سفر آقا
دے دو توشے میں چشمِ تر آقا

غمزدہ ہوں میں کس قدَر آقا
تم کو میری ہے سب خبر آقا

میں ہوا ہوں سیاہ کارِ معاصی
آپ ہیں میرے چارہ گر آقا

چند اَشکوں کے ماسِوا پلّے
کچھ نہیں توشۂ سفر آقا

تاجِ شاہی کا میں نہیں طالِب
کردو رحمت کی اِک نظر آقا

تیری الفت کا میں بھکاری ہوں
میرا کشکول جائے بھر آقا

قلبِ مُضطَر دو چشمِ تر دو اور
چاک سینہ تپاں جگر آقا

"چل مدینہ" کا وہ بھی لیں مژدہ
جن کے پلّے نہیں ہے زَر آقا

کیا عمامے کی ہو بیاں عظمت
تیری نعلین تاجِ سر آقا

تیرے ہوتے ہوئے بھلا کیوں ہو
وار دُشمن کا کارگر آقا

اِس طرح سے چھپا لو دامن میں
نہ عدو کی پڑے نظر آقا

مُعترِف ہوں گناہ کرنے میں
کوئی چھوڑی نہیں کسر آقا

پھنس گیا ہوں گنہ کے دلدل میں
ہو کرم شاہِ بحر و بر آقا

میں گنہگار ہوں مگر قرباں
تیری رحمت کی ہے نظر آقا

واسِطہ میرے غوثِ اعظم کا
ہر خطا کر دو در گزر آقا

تم اُسے بھی گلے لگاتے ہو
جس کو دُھتکارے ہر بشر آقا

میں جہنَّم میں گِر گیا ہوتا — نہ بچاتے مجھے اگر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! نیچی نظر رہے، بے کار — میں نہ دیکھوں اِدھر اُدھر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جان چُھوٹے فُضُول باتوں سے — بہرِ صِدّیق اور عمر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بہرِ عثمان و مُرتَضیٰ مولیٰ — استِقامت دو دِین پر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

از پئے مرشِدی ضِیاء الدّین — میرے دل میں بناؤ گھر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! اِس شان سے یہ دم نکلے — تیری دِہلیز پہ ہو سر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِذن دیدو بقیعِ غَرقد کا — تیرے جلووں میں جاؤں مَر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کیا بنے گا بجائے طیبہ کے — سندھ میں مر گیا اگر آقا

موت عطّار کو مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آئے اب تو نہ جائے گھر آقا

احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

مَدَنی مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مَثَلاً سونے سے قَبل (یا جب چاہیں) **اِحتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان** کر لیجئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی اِحتیاطاً **تجدیدِ نکاح** کی ترکیب بھی کر لیا کریں۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور اَولاد وغیرہ عاقِل و بالِغ مسلمان مرد و عورت نِکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ (یہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہو سکتی ہیں) **احتیاطی تجدیدِ نکاح** بالکل مفت ہے اس کے لئے مَہر کی بھی ضَرورت نہیں۔

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

میرے آقا کا سخی دربار ہے

﴿یہ کلام ۱۷-۱۲-۱۴۲۲ھ کو مدینۃُ المنورہ میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی﴾

مانگ لو جو کچھ تمہیں درکار ہے — میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سخی دربار ہے

حاضرِ دربار ہوں میرے طبیب — دردِ عِصیاں کی دوا درکار ہے

کثرتِ خندہ[1] سے دل مُردہ ہوا — تجھ سے فریاد اے شہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

قہقہہ تم مت لگاؤ بھائیو! — گر لحاظِ گریۂ سرکار ہے

ذکرِ حق میں لب کو بس مشغول رکھ — راحتِ دل گر تجھے درکار ہے

دیجئے ''قُفلِ مدینہ'' یہ غلام — آہ! بداَطوار و بد گُفتار ہے

عُمر گھٹتی جا رہی ہے آہ! نفس! — گرم عصیاں کا مگر بازار ہے

دیس کا گورِ غریباں[2] آہ! آہ! — موت طیبہ کی مجھے درکار ہے

لاج رکھنا حشر میں بدکار کی — تیرا بندہ[3] ہے گو بداطوار ہے

مدینہ

[1] ہنسی [2] قبرستان [3] شاید کسی کو وسوسہ آئے کہ اِس شعر میں اپنے آپ کو ''نبی کا بندہ'' ظاہر کیا گیا ہے، حالانکہ ہر شخص صرف اللہ ہی کا بندہ ہے۔ اِس وسوسے کا علاج حاضرِ خدمت ہے۔ چُنانچِہ ''فیروز اللغات'' میں ''بندہ'' کے 12 معنیٰ لکھے ہیں جن میں غلام، ملازم، خاکسار، حکم ماننے والا اور آدمی وغیرہ شامل ہیں۔ عام بول چال میں ہمارے یہاں لفظ ''بندہ'' آدمی کے معنیٰ میں بکثرت استعمال ہوتا ہے جیسے کہ پوچھتے ہیں: ہاں بھئی! آپ کے کتنے ''بندے'' ہیں؟ جی جناب! ہمارے بندے پورے ہوگئے، اس کو آنے دو یہ ہمارا بندہ ہے، دکاندار نے اپنا ''بندہ'' بھیج دیا تھا، فُلاں کے دو بندے آئے تھے اور بتا رہے تھے وغیرہ وغیرہ۔ جب عام آدمی بھی ایک دوسرے کو ''اپنا بندہ'' کہہ سکتے ہیں تو اگر کوئی اپنے آپ کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام یا اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام کا ''بندہ'' کہے تو بھلا اس میں کیا مُضایقہ ہوسکتا ہے!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 24 صَفحہ 705 پر نقل کرتے ہیں: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر خطبے میں فرمایا: میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ تھا، کُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ اور میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا عبد یعنی بندہ اور خادِم تھا۔ (تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٢٦٤)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جانکنی کا وقت ہے یامصطفٰے — جاں بلب اب طالبِ دیدار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کے قدموں میں گر کر موت کی — آرزو دَیرینہ اے دلدار ہے

مغفِرت فرما دے بہرِ مُرشِدی — یہ دعا تجھ سے مرے غفّار ہے

بُلبلو! تم کو مبارک پھولوں کا ہو — لَب گزیدہ طیبہ کا دل میں خار ہے

کیا کروں میں دیکھ کر رنگِ چمن — دشتِ طیبہ سے مجھے تو پیار ہے

سبز گنبد کی ضِیائیں مرحبا — مرحبا پُر نور ہر مینار ہے

جگمگاتا ہے مدینہ رات دن — سبز گنبد مَنبعِ انوار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جس کی تُربت ہے بقیعِ پاک میں — اُس کو حاصل قُربتِ سرکار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مصطفٰے اِس روز آئے اس لئے — عیدِ میلادُ النبی سے پیار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرحبا آقا کی آمد مرحبا: — ہم کو اس نعرے سے بے حد پیار ہے

جو کوئی گستاخ ہے سرکار کا — وہ ہمیشہ کے لئے فی النّار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دشمنوں کا تنگ گھیرا ہو گیا — رَحم کی درخواست اب سرکار ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! دشمن خون کا پیاسا ہوا — یانبی! تیری مدد درکار ہے

حاسدوں کو دے ہدایت یاخدا — اُس کا صدقہ جو مِرا دلدار ہے

غوث کے دامن میں عطّار آگیا

دو جہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

ترا شکریہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿یہ کلام 15 رَمَضانُ الْمُبارک ۱۴۱۵ھ کو مدینۃُ المنورہ میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی﴾

ترا شکریہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھے پھر دِکھایا دِیارِ مدینہ

حَسیں پتّا پتّا حَسیں ڈالی ڈالی
حَسیں سب کا سب لالہ زارِ مدینہ

خدا! دل سے دنیا کی اُلفت مِٹا دے عزوجل
تُو دے اُلفتِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بُھلا دے چمن کے نظاروں کو بیشک
ہے ایسا حَسیں رَیگزارِ مدینہ

میں رِضوانِ جنّت کو تحفے میں دونگا
عطا کیجئے چند خارِ مدینہ

مدینے میں گھر سب کے غمخوار کا ہے
جبھی تو سبھی ہیں نثارِ مدینہ

تجھے واسِطہ یا خدا مصطفٰے کا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بنا دے مجھے دلفِگارِ مدینہ

اگر ہو یقیں زخم بھر جائیں گے سب
لگا لو ذرا سی غُبارِ مدینہ

تڑپتے ہیں جو ہجر و فُرقت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دِکھا دو انہیں بھی بہارِ مدینہ

اِدھر سے اُدھر کیوں بھٹکتا پھروں میں
مقدّر سے ہوں رَیزہ خوارِ مدینہ

مدینے میں مرنے کا مجھ کو شَرَف دو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کرم یانبی تاجدارِ مدینہ

دو عطار کو [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
پئے غوث یاشہر یارِ مدینہ

کینہ کی تعریف

دل کی چُھپی ہوئی دشمنی کو کینہ کہتے ہیں۔

(فیضان سنت ج۱ ص۱۴۱۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھر کرم یامصطفٰے فرمائیے

پھر کرم یامصطفٰے فرمائیے — اذن طیبہ کا عطا فرمائیے

یاحبیبِ کبریا حج کا شَرَف — پھر عطا اِک مرتبہ فرمائیے

اب مدینے کی سعادت پاؤں میں — کچھ کرم ایسا شہا فرمائیے

کب تلک تڑپیں اَسیرانِ قَفَس — قیدِ غم سے اب رِہا فرمائیے

عشق میں جو کہ بہائے سَیلِ اشک — ایسی چشمِ نم عطا فرمائیے

دیجئے دردِ مدینہ دیجئے — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

میرا سینہ ہو مدینہ یا نبی — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

دیجئے سوزِ رضا سوزِ ضیا — یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

ماہِ مِیلاد آ گیا گھر گھر پر اب — نصب پرچم سب ہرا فرمائیے

عید آئی عید،عیدوں کی بھی عید — اٹھئے ساماں، جَشن کا فرمائیے

عیدِ مِیلادُ النَّبی پھر آگئی — شکر کا سَجدہ ادا فرمائیے

"یارسولَ اللّٰہ" کہئے زور سے — شَق جگر ابلیس کا فرمائیے

جھوم کر عطّار ہاں اب جھوم کر

"مرحبا یامصطفٰے" فرمائیے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی چشمِ عطا فرمائیے

یانبی چشمِ عطا فرمائیے درگزر ہر اک خطا فرمائیے

اپنے عاصی لی شفاعت حشر میں شافعِ روزِ جزا فرمائیے

گنبدِ خضرا کے جلوے ہوں نصیب یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

خواب میں آکر کے کچھ شیریں کلام میرے میٹھے مصطفٰے فرمائیے

جن پہ صدقے جائیں سب جنت کے پھول اُن لبوں کو اب تو وافر مائیے

آپ کے قدموں میں ہوجاؤں شہید کچھ سبب ایسا شہا فرمائیے

یارسولَ اللّٰہ! میری مغفرت ہو خدا سے یہ دعا فرمائیے

مجھ کو للّٰہ اِک چھلکتا سا قیا جامِ کوثر کا عطا فرمائیے

استقامت دین پر ہم کو عطا ازپئے غوث و رضا فرمائیے

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

ہم ریاکاری سے بچتے ہی رہیں یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

نفس و شیطاں کی شرارت دُور ہو یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پردۂ پُرنم پہ ہیں سب بہنیں کرم فاطمہ کا واسطہ فرمائیے

قلب میں عشقِ آل رکھا ہے

قلب میں عشقِ آل رکھا ہے
خوب اِس کو سنبھال رکھا ہے

اسیا جُود و نَوال رکھا ہے
سب غلاموں کو پال رکھا ہے

شکر تیرا کہ ان کی اُمّت میں
مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

جمع کر کے کبھی نہ سرور نے
کوئی مال و مَنال رکھا ہے

حُبِّ دنیا نے یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھ کو مشکل میں ڈال رکھا ہے

جو بھی دیکھے بنے وہ دیوانہ
اُن میں ایسا جمال رکھا ہے

جلد لیجے خبر گناہوں کے
درد نے کر نِڈھال رکھا ہے

ایسا دو عشق سب کہیں اِس کے
دل میں سوزِ بِلال رکھا ہے

نارِ دوزخ جلائے گی کیوں کر
دل میں عشق اُن کا ڈال رکھا ہے

ہوں گنہگار پر غلاموں میں
تم نے اب بھی بحال رکھا ہے

میں نثار آپ نے سدا میرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہر قدم پر خیال رکھا ہے

میں جہنَّم میں گرگیا ہوتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آپ ہی نے سنبھال رکھا ہے

مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمارے عیبوں پر
پردہ دامن کا ڈال رکھا ہے

شکریہ تم نے آل کا صدقہ
میری جھولی میں ڈال رکھا ہے

"چل مدینہ" کی بھیک مل جائے
عاشِقوں نے سُوال رکھا ہے

دیدو زادِ سفر مدینے کا
سائلوں نے سُوال رکھا ہے

دیکھو دیوانو! سبز گنبد میں کیسا حُسن و جمال رکھا ہے
کیوں جہنَّم میں جاؤں سینے میں عشقِ اَصحاب و آل رکھا ہے
میں کبھی کا بھٹک گیا ہوتا مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سنبھال رکھا ہے
عاشقِ مال اِس میں سوچ آخِر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے
اِس جہاں کے کمال میں بے شک اِک نہ اک دن زوال رکھا ہے
تجھ سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ترے سُوالی نے مغفِرت کا سُوال رکھا ہے

سُن لو شیطاں نے ہر سُو شہوت کا خوب پھیلا کے جال رکھا ہے
جنّتی ہے وہ جس نے سنّت کے خود کو سانچے میں ڈھال رکھا ہے
جو ہے گستاخِ مُصطَفٰے اُس کو میں نے دِل سے نِکال رکھا ہے
وہ مسلماں نصیب والا ہے جس کے پاس اُن کا بال رکھا ہے
مفلسی کا میں کیوں کروں شکوہ نعمتوں سے نِہال رکھا ہے
[illegible] مت کرو اِن میں وہ [illegible] رکھا ہے
یہ کرم ہی تو ان کا ہے عطّار
تجھ سے کتے کو پال رکھا ہے

صاحبِ عزت و جلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صاحبِ عزّت و جلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — تو ہے باعظمت و کمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میرے ہوں بدخُلق و بدخصال[1] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — تم ہو خوش خُلق و خوش مَقال[2] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رنج و غم نے کیا نڈھال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — آقا آقا مجھے سنبھال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میرا رنگ رُوپ نہ جمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — مجھ میں کچھ ڈھنگ نہ کمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تری رحمت ہی سے ملی عزّت — خاک مجھ میں ہے کچھ کمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قتل کرنے عدو چڑھ آیا تھا — بچ گیا ہوں میں بال بال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تیرے ہوتے ہوئے مِرا اب کیوں — کوئی بیکا[3] کرے گا بال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ٹھوکریں در بدر کی کیوں کھاؤں — تیرے دم سے ہوں مالا مال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہر صِفت تیری لازوال[4] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — بالیقیں تم ہو بے مثال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حق کے پیارے ہیں آپ اور پیارا — آپ کا ربّ ذُوالجلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سب حَسینوں سے بالیقیں بڑھ کر — حُسن تیرا ترا جمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُم نے ہی سر بُلندیاں بخشیں — مجھ میں کچھ بھی نہ تھا کمال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بد خصائل نکال کر سرور — دو بنا مجھ کو خوش خِصال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[1] بری عادتوں والا [2] عمدہ گفتگو [3] ٹیڑھا کبھی فنا ہو۔ [4] خصلت کی جمع خصائل یعنی عادت

اپنے غم میں رُلایئے ہر دم — از پئے حضرتِ بِلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میرا سِینہ مدینہ بن جائے — از پئے ربِّ ذُوالجلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ نے صرف اپنی رحمت سے — بخشی عزّت دیا جلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گندے گندے وساوِس آتے ہیں — میرے دل سے انہیں نکال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یادِ طیبہ میں گُم رہوں ہر دم — تیرا ہر دم رہے خیال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اہلِ اسلام غالِب آئیں اور — کافِروں کو لگے زَوال[1] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! اس سال میں مدینے میں — دیکھوں رَمَضان کا ہِلال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حُسنِ اَخلاق اور نرمی دو — دُور ہو خُوئے اِشتِعال[2] آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سبز گنبد کے سائے میں میرا — کاش! ہو جائے اِنتِقال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لڑ کھڑائے مِرے قدم جب بھی — تُم نے بڑھ کر لیا سنبھال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس مَرَض سے بھی تم شِفا دے دو — جَھڑتے رہتے ہیں میرے بال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لب کُھلیں گُل جَھڑیں فَضا مہکے — تم پہ قرباں میں خوش مقال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! عطّار کا ہو طیبہ میں — تیرے جلووں میں اِنتقال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[1] پستی۔ [2] خوئے اشتِعال یعنی غصے کی عادت

میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

ذرّے ذرّے پہ چھایا ہوا نُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

نُور سے سب فَضا اِس کی معمُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

نُور پھولوں میں ہے نُور کلیوں میں ہے، نُور بازار میں نُور گلیوں میں ہے

دَشت و کُہسار پر نُور ہی نُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

ہر طرف رحمتوں کی ہے چھائی گھٹا، مہکی مہکی ہے کیا خُوب مَدَنی فَضا

ذرّے ذرّے پہ قرباں یہاں طُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

کیا بیاں دَشتِ طیبہ کی ہوں خُوبیاں، پھُول تو پھُول کانٹے بھی دِلکش یہاں

پتّے پتّے پہ چھایا ہوا نُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

گیف و مستی میں ڈوبے ہوئے رات دِن، بھینی خوشبُو سے مہکے ہوئے رات دِن

جس نے دیکھی یہاں آ کے مَسرُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

باغِ طیبہ میں رہتی ہے ہَر دم بَہار، آ کے دیکھو یہاں کا سَماں خُوشگوار

سب فَضا اِس کی خُوشبو سے بھَرپُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غمزدہ جو بھی دربار میں آگیا، شاہ کی وہ نگاہِ کرم پاگیا

سارا رنج و الم اس کا کافور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یہ مدینے ہی کو تو فضیلت ملی، کہ اسی میں بنا ہے مزارِ نبی

گنبدِ سبز ہر آنکھ کا نور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

سَبز گُنبد کے جلووں پہ قُربان جاں، بلکہ قُربان ہے حُسنِ گون و مکاں

ہر مَنارے پہ چھاپا ہوا نُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

خاکِ طیبہ میں رکھی ہے ربّ عزوجل نے شِفا، ساری بیماریوں کی ہے اس میں دَوا

اِس کی بَرَکت سے ہر اِک مَرَض دُور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

آس مُجھ کو تمہارے کرم کی شہا، بھیک دے دو مجھے اپنے غم کی شہا!

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کہہ دو آقا! تِری عَرض منظور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

پھر مدینے کا رنگین گلزار ہے اور مقدّر سے عطّارِ بدکار ہے

گرچہ نامہ گناہوں سے بھرپور ہے، میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

نوحہ کی تعریف

میّت کے اَوصاف مُبالَغہ کے ساتھ (یعنی میّت کی بڑھا چڑھا کر تعریف) بیان کر کے آواز سے رونا۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۸۰٤ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ)

واہ! کیا بات ہے مدینے کی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شاہ تم نے مدینہ اپنایا،واہ!کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اِسی میں بنوایا،واہ! کیا بات ہے مدینے کی

مجرِموں کو بھی طیبہ بلوایا،واہ! کیا بات ہے مدینے کی
راستہ مغفِرت کا دکھلایا،واہ! کیا بات ہے مدینے کی

ہر طرف رحمتوں کا ہے سایہ،واہ! کیا بات ہے مدینے کی
خوب رُتبہ عظیم ہے پایا،واہ! کیا بات ہے مدینے کی

کوئی دیوانہ جب مدینے میں،آیا دِل اُس کا جُھومااسینے میں
لب پہ بے ساختہ ہے یہ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

عزوجل عزوجل
اللہ اللہ گنبدِ خضرا، اور محراب و منبرِ آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حُسن میں چاند اُن سے شرمایا،واہ!کیا بات ہے مدینے کی

خوب دنیا کے ہیں حسیں باغات اور پھولوں کے حُسن کی کیا بات
دل کو پر دشتِ طیبہ ہی بھایا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی

باغِ طیبہ کا حسن کیا کہنا،جامۂ نور جیسے ہو پہنا
حُسن سارا یہیں سمٹ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

حسیں اَنار
خوب صورت وہاں کے سب گُہسار اور ہیں دھول کے

جو مصیبت کا آ گیا مارا، دُورغم اُس کا ہوگیا سارا
کِھل اُٹھا جو کہ دل تھا مُرجھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

جو سُوالی مدینے آیا ہے، جھولیاں بھر کے اپنی لایا ہے
کوئی خالی نہ لَوٹ کر آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

میرے آقا مدینے جب آئے، بچیوں نے ترانے تھے گائے
چار سُو خوب کیف تھا چھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

قلبِ عاشق نے کیف پایا ہے، روح کو بھی سُرور آیا ہے
لب پہ نامِ مدینہ جب آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

شوقِ طیبہ میں دل سُلگتا ہے، ہم کو اچھا مدینہ لگتا ہے
یادِ طیبہ ہمارا سرمایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

زائرِ روضہ کوشفاعت کی، یانبی آپ نے بِشارت دی
بامقدّر ہے درپہ جو آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

کب تلک در بدر پھرے آقا! اپنے کُوچے میں موت دے آقا!
یہ گدا در پہ عَرض ہے لایا! واہ! کیا بات ہے مدینے کی

خود کو جو عشق میں رُلاتا ہے، لاجَرم وہ سکون پاتا ہے
اُس کے اَشک آخرت کا سرمایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

ہرطرف بھینی بھینی ہے خوشبو، سوز ہی سوز ہرجگہ ہر سُو
فرش تاعرش نُور ہے چھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

بس مدینہ مدینہ وِردِ لب، کاش! اکثر رہے مرے یارب
دل کو نام مدینہ ہے بھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

اپنے عطّار کو شہِ عالم، دے دو بہرِ بلال اپنا غم
کوئی دنیا کا دو نہ سرمایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی — مہکی مہکی فَضا مدینے کی
آرزُو ہے خُدا عزوجل مدینے کی — مجھ کو گلیاں دِکھا مدینے کی
دِن ہے کیسا مُنوَّر و روشن — رات رَونق فَزا مدینے کی
چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی پَر — دُھوپ بھی واہ وا مَدینے کی
کَیف آوَر ہے موسِمِ سَرما — گرمیاں مرحبا مدینے کی
پُھول تو پُھول خار بھی دِل کش — پتّیاں دلکُشا مدینے کی
ہے چمن تو حَسین کانٹوں کی — جھاڑیاں خوشنما مدینے کی
ہے پہاڑوں پہ نُور کی چادَر — وادِیاں مرحبا مدینے کی
سبز گنبد کا حُسن کیا کہنا — جالیاں دلکُشا مدینے کی

کَیف و مَستی بھرا سَماں ہے واں — کیف آوَر فَضا مدینے کی
ہر گھڑی رحمتیں برستی ہیں — ہے مبارک ہوا مدینے کی
ذرّہ ذرّہ وہاں کا نُورانی — ہے مُنوَّر فضا مدینے کی
ظُلمتِ شب ڈرائے گی کیونکر! — ہر طرف ہے ضِیا مدینے کی
غمزدہ! آنکھ کھول کے دیکھو — چھائی ہے گھٹا مدینے کی
کیوں ہو مایُوس اے مریضو! تم — لے لو خاکِ شِفا مدینے کی
جھولیاں بھر کے تُو بھی لائیگا — راہ لے اے گدا مدینے کی

میرے مُرجھائے دِل کو جھونکا دے
آکے بادِ صبا مدینے کی

کوئی پَرس کے خواب دیکھے پر
یاں تو رَٹ ہے سَدا مدینے کی

میری قسمت میں کاتِبِ تقدیر عزوجل
لکھ دے لکھ دے قَضا مدینے کی

قافلے حاجیوں کے ہیں تیّار
دے دو رُخصت شہا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے کی

ہے تمنّا بقیعِ غَرقَد کی
بھائیو! دو دُعا مدینے کی

سَلْطَنَت کی طَلَب نہیں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہو گدائی عطا مدینے کی

کاش! ہر آن یاد تڑپائے!
ہر نَفَس ہو صدا مدینے کی

رَات دِن یہ تمہارے دیوانے
مانگتے ہیں دُعا مدینے کی

رو رہے ہیں غریب کہ اِن کو
یاد آئی شہا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے کی

اپنے جُوتے اُتار لینا تُم
جب گلی دیکھنا مدینے کی

چُوم کے پُھول، دُھول کو بھی تم
جُھوم کے چُومنا مدینے کی

خاکِ در کا لگا کے سُرمہ تُم
راحتیں لُوٹنا مدینے کی

ایک مُدّت ہُوئی جُدائی کو
ہو اجازت عطا مدینے کی

خُوب جُھومیں گے لَوٹ جائیں گے
دیکھتے ہی فَضا مدینے کی

مُجھ کو قدموں میں مَوت دے کہ پھر
دے دو تھوڑی سی جا مدینے کی

ہائے افسوس! میں بنا انساں
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی

جا کے عطّار پھر مدینے میں
رحمتیں لُوٹنا مدینے کی

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ

کیا سَبز سَبز گُنبد کا خُوب ہے نظارہ
ہے کس قَدَر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

ہوتی ہے یاں چَھما چَھم برساتِ نُور پیہم
پُر نور سَبز گُنبد پُر نُور ہر مَنارہ

پیشِ نظر ہو ہر دم بس سبز سبز گنبد
دِل میں بَسا رہے بَس جلوہ سَدا تمہارا

سائے میں سَبز گنبد کے توڑنے بھی دو دم
چارہ گرو! خُدارا کوئی کرو نہ چارہ

غوثُ الوریٰ کا صدقہ وہ غم مجھے عطا ہو
روتے ہوئے ہی گُزرے سرکار! وقت سارا

سینہ بنے مدینہ دل میں بسے مدینہ
یادوں میں اپنی رکھئے گُم یا نبی! خدارا

مت چھوڑیئے مجھے اب دُنیا کی ٹھوکروں پر
بَس آپ ہی کے ٹکڑوں پر ہو مِرا گزارہ

سرکار! حُبِّ دُنیا دِل سے مِرے نِکالو
دیوانہ اَب بنالو! اپنا مجھے خُدارا

تڑپا کروں سَدا مَیں اے کاش! تیرے غم میں
ہائے! مُجھے زمانے کے رَنج و غم نے مارا

گر یہ گُناں ہیں یاربّ! شوقِ مدینہ میں جو
طَیبہ کا کاش! وُہ بھی کرلیں کبھی نظارہ

رَنج واَلَم کے بادَل سارے ہی چھٹ گئے ہیں
جب بھی تڑپ کے ہم نے سرکار کو پُکارا

ٹھکرا دے جس کو دنیا اُس کو گلے لگانا
یہ کام ہے تمہارا یا مُصطَفٰے! تمہارا

طَیبہ میں اَب تو مُجھ کو دو گز زمین دیدو
کب تک پھروں میں دَر دَر سرکار مارا مارا

دے دو بقیع دے دو، مجھ کو بقیع دے دو
کر دو سُلوانِ پورا پیارے نبی خُدارا

ہیں مُصطَفٰے! مددگار اے دُشمنو خبردار!
یہ مت سمجھنا حامی کوئی نہیں ہمارا

ہے دُشمنوں نے گھیرا اِلّٰـــــہ کوئی بَھیرا
یا مُصطفٰے! خُدارا اَب آکے دو سہارا

کر دے عدو کو غارت، حاسِد کو دے ہدایت
آقا! دو جگ آکر عطّار کو سہارا

ظالم ڈرا رہے ہیں، آنکھیں دِکھا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِذنِ طیبہ مُجھے سرکارِ مدینہ دے دو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِذنِ طیبہ مُجھے سرکارِ مدینہ دے دو — لے چلے مُجھ کو جو طیبہ وہ سفینہ دیدو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یادِ طیبہ میں تڑپنے کا قرینہ دیدو — چشمِ تر، سوزِ جگر شاہِ مدینہ دیدو

عشق میں گریہ وزاری کا سلیقہ آجائے — چاکِ دل، چاکِ جگر سوزشِ سینہ دیدو

لکھ رہا ہوں نعتِ سَرور سبز گُنبد دیکھ کر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لکھ رہا ہوں نعتِ سرورؐ سبز گنبد دیکھ کر — کانپتا ہے ہاتھ میرا قلم پر سبز گنبد دیکھ کر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنا غم یَا شہِ انبِیا دیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنا غم یاشہِ انبیا دیجئے — چشمِ نم یاحبیبِ خدا دیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حَاکِ سینہ شہِ دوسَرا دیجئے — قلبِ بے چَین یامُصطفٰے دیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی بس مدینے کا غم چاہئے

یانبی! بس مدینے کا غم چاہئے — اور کچھ نہ خدا کی قسم چاہئے
میرا سینہ مدینہ بنا دیجئے — چاک قلب و جگر چشم نم چاہیے
بس مدینے کی یادوں میں کھویا رہوں — فکر ایسی شہ محترم چاہیے
یاد میں تیری روتا تڑپتا رہوں — ایسا غم تاجدارِ حرم چاہیے
تاجِ شاہی نہ دو، بادشاہی نہ دو — بس تمہاری نگاہِ کرم چاہیے
میرے جینے کا سامان ہے بس یہی — تیرا لُطف و کرم دم بدم چاہیے
آتشِ شوق آقا بھڑکتی رہے — مجھ کو غم یانبی تیرا غم چاہیے
جاں بلَب کے سِرہانے شہا آیئے — جامِ دیدار شاہِ حرم چاہیے
تیرے قدموں میں موت تیرے قدموں میں موت — اے شہنشاہِ عَرَب و عَجَم چاہیے
دیدو آقا بقیعِ مبارَک مجھے — اور کچھ نہ شہ محترم چاہیے
مغفِرت کی تمہارے کرم سے مجھے — اب سند یاشفیعِ اُمم چاہیے
سارے دیوانے آقا مدینے چلیں — اِذن طیبہ کا شاہِ اُمم چاہیے
تیرے سرکار ہوں گر رہِ پہ بکار ہوں — تیری رحمت مجھے ہر قدم چاہیے
چھوڑیں عادات بد بھائیو! موت کی — یادِ ہر آن اور دم بدم چاہیے
جو بھی سرکار پڑھ لے ہمارا کلام — وہ تڑپ اٹھے ایسا قلم چاہیے
گر وہ فرمائیں عطار کیا چاہیے — میں کہوں گا مدینے کا غم چاہیے

ا اگر حقیقی معنوں میں کسی کو "مدینے کا غم" یعنی مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کا کامل عشق مل گیا وہ سچا عاشقِ رسول بن گیا اور عا

اك بار پھر مدینے عطّار جارھے ھیں

اک بار پھر مدینے عطّار جا رہے ہیں
آقا مدینے والے در پہ بلا رہے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قسمت کو اس تصوُّر سے وَجد آرہے ہیں
رَحمت کی بھیک دینے آقا بلا رہے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وہ فیض کا خزانہ ہر دم لٹا رہے ہیں
انوار ہر طرف ہی طیبہ میں چھا رہے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو کوئی ان کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں
جینے کا لُطف ایسے عُشّاق پا رہے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جس دم مدینے آئیں رَوئیں پچھاڑیں کھائیں
ہم مانگ تم سے آقا ایسی ادا رہے ہیں

حُسنِ عمل ہمارے پلّے میں کچھ نہیں ہے
آہوں کی آنسوؤں کی سوغات لا رہے ہیں

منظ[illegible] عُشاق آنسوؤں کے موتی لٹا رہے ہیں

اب گھر چکی ہے آقا طوفاں میں اپنی نیّا — اے ناخدا سہارا مانگ آپ کا رہے ہیں

[illegible] — [illegible]

چشمِ کرم ہو جاناں سُوئے گناہگاراں — سرکار! نفس و شیطاں ہر دم دبا رہے ہیں

اُن سب مُبلِّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو — آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

پروردگارِ عالی دے جذبۂ غزالی — کر ہم کو خوش خصالی[1] کر یہ دعا رہے ہیں

بیماریِ گُنہ سے ہم کو شِفا دے یاربّ — بن جائیں نیک ہم سب کر اِلتجا رہے ہیں

دولت کی حرص دل سے اللہ دور کردے — عشقِ رسول دے دے کر یہ دعا رہے ہیں

تکثیرِ[2] مال وزَر کی ہرگز نہیں تمنّا — ہم مانگ آپ سے بس غم آپ کا رہے ہیں

رخصت کی اب گھڑی ہے سر پر اَجَل کھڑی ہے — آجاؤ اب خدارا ہم جاں سے جا رہے ہیں

اب لحد میں عزیزو! جلدی اتار بھی دو — آہا! وہ مسکراتے تشریف لا رہے ہیں

فریاد جانِ عالم! کوئی نہیں ہے ہمدم — سُوئے سَقَر[3] فِرشتے لیکر کے جا رہے ہیں

قربان روزِ محشر دامن کا پردہ ڈھک کر — عیبوں کو میرے سرور خود ہی چُھپا رہے ہیں

محشر میں بندہ پرور لطف و کرم کے پیکر — بھر بھر کے جامِ کوثر ہم کو پلا رہے ہیں

بَہرِ بِلال ہم کو سوزِ بِلال دے دو — یہ عرض لے کر آقا عطار آرہے ہیں

ان کے کرم کے صدقے فضل و کرم سے ان کے
عطّار پیچھے پیچھے جنّت میں جا رہے ہیں

---

[1] یعنی اچھی عادتوں والا [2] زیادتی۔ کثرت [3] جہنّم کے ایک طبقے کا نام

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو سینے کو مدینہ ان کی یادوں سے بناتے ہیں

جو سینے کو مدینہ اُن کی یادوں سے بناتے ہیں
وُہی تو زندگانی کا حقیقی لُطف اٹھاتے ہیں

جو اپنی زندگی میں سنّتیں ان کی سجاتے ہیں
انہیں اپنا رہبر و مصطفےٰ سے اپنا بناتے ہیں

غمِ سَروَر میں رونے کا قرینہ یاالٰہی دے
مجھے افسوس بے جا غم زمانے کے رُلاتے ہیں

جو دیدارِ محمد کی تڑپ رکھتے ہیں سینے میں
نبیِّ پاک ان کو خواب میں جلوہ دکھاتے ہیں

زمانہ جس کو ٹھکرادے، ہر اک دُھتکار دے ایسے
نکمّے سے نکمّے کو بھی سینے سے لگاتے ہیں

نہ کیوں قربان ہو جاؤں میں ان کی شانِ رحمت پر
وہ بڑھ کر تھام لیتے ہیں قدم جب لڑکھڑاتے ہیں

جب اُن کے سامنے لال آمِنہ کا مسکراتا ہے
غم و آلام کے مارے ہوئے غم بھول جاتے ہیں

بِاِذنِ اللّٰہ ساری نعمتوں کے ہیں وُہی قاسم[1]
ہمیں آقا کھلاتے ہیں ہمیں آقا پلاتے ہیں

مدینے کی تمنّا میں جئے جاتے ہیں دیوانے
کہ جانے کب ہمیں آقا مدینے میں بلاتے ہیں

حسد کی آگ میں جل بُھن کے شیطاں خاک اڑاتا ہے
ترا جشنِ ولادت دھوم سے جب ہم مناتے ہیں

خدا و مصطفےٰ اُن سے سُنو ناراض ہوتے ہیں
جو داڑھی کو مُنڈاتے ہیں یا مُٹّھی سے گھٹاتے ہیں

غلامو، مت ڈرو محشر کی گرمی سے چلے آؤ
وہ کوثر کے پیالے بھر کے پیاسوں کو پلاتے ہیں

گلستاں کے نظارے ان کے آگے ہیچ ہوتے ہیں
جو صَحرائے مدینہ کے مناظر دیکھ آتے ہیں

نہیں ہیں نیکیاں پلّے مگر گھبرا نہ اے عطّار
خطاکاروں کو بھی وہ اپنے سینے سے لگاتے ہیں

مدینہ

[1] سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۴۳ حدیث ۷۱) اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت سیِّدُنا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے بانٹتے حضور ہیں جسے جو ملا حضور کے ہاتھوں ملا کیونکہ یہاں نہ اللہ کی دَین میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۸۷) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں (خدائقِ بخشش)

ہے کبھی دُرُود وسلام تو، کبھی نعت لب پہ سجی رہی

ہے کبھی دُرود و سلام تو، کبھی نعت لب پہ سجی رہی
غمِ ہجر میں کبھی رو پڑا، کبھی حاضری کی خوشی رہی

تری آنکھ مے کی نہ بوند ہے، تری کلک میں نہ شراب ہے
مجھے کردو دِیدۂ تر عطا، غمِ عشق سوزِ جگر عطا

ہو عطا مدینے میں گھر عطا، یہی آرزوئے دِلی رہی
نہ کثیر مال کی آرزو، نہ ہی اِقتدار کی جستجو

جسے مل گیا غمِ مصطفٰے، اُسے زندگی کا مزہ ملا
یہ ہے زندگی کوئی زندگی، نہ نماز ہے نہ ہی بندگی

جو نبی کی یاد میں کھو گیا، وہ خدائے پاک کا ہوگیا
مجھے یا نبی! تری دید ہو، تری دید ہو مری عید ہو

جو گناہ میں بے بسی رہی، تو مدینے ہی کی گلی رہی

مجھے اب مدینے میں لو بُلا، اِسی سال حج بھی کروں شہا
ہو کرم پئے شہِ کربلا یہی التجا مَدَنی

مری جاں ہو جسم سے جب جدا، ہو نظر میں جلوہ مصطفٰے
ہو مدینے میں مرا خاتمہ، یہ دعا خدائے غنی

مَدَنی! گناہ کی عادتیں، نہیں جاتیں، آپ ہی کچھ کریں
میں نے کوششیں کی بیَشت مگر، مری حالت آہ! بُری

مجھے شوقِ دیں شب و روز دے، یہی ولولہ یہی سوز دے
تری سنّتیں کروں عام میں، کہ اسی میں تیری خوشی رہی

تُو سگِ مدینہ کو یاخدا، غمِ رُوزگار سے لے بچا
دے غمِ مدینہ پئے رضا یہی بس دُعائے دِلی رہی

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اس کو مہمان کیا

جس کو چاہا میٹھے مدینے کا اس کو مہمان کیا
جس پر نظرِ کرم فرمائی اس پر یہ احسان کیا

طالبِ دنیا نے تو طلب لندن ہے کیا جاپان کیا
اور پسند دیوانوں نے طیبہ کا ریگستان کیا

جن کا ستارا چمکا ان کو طیبہ کا پیغام ملا
بختوروں نے در پر آ کر بخشش کا سامان کیا

شکر ادا ہو کیونکر تیرا کہ محبوب کی اُمّت میں
مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تو نے اے رحمٰن کیا

شاہِ مدینہ دین کی دولت اپنی الفت بھی دی اور
اپنی غلامی مجھ کو عطا کی تُو نے بڑا احسان کیا

دورِ جہالت تھا ہر سو جب کفر کی ظلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی انسان کیا

حق کی راہ میں پتھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکہ میں
عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا
جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

شاہ کو یہ معراج کی شب عطّار بڑا اِعزاز ملا
آپ نے تو چشمانِ سر سے دیدارِ رحمٰن کیا

آہ! مقدّر عرصہ ہوا عطّار مدینے جا نہ سکا
ہائے! اِسے حالات نے جکڑا یوں خونِ ارمان کیا

اے کاش پھر مدینے میں عطّار جاسکے

اے کاش! پھر مدینے میں عطّار جاسکے
رو رو کے حال شاہ کو اپنا سنا سکے

پچھلے برس تو حاضرِ در ہو گیا تھا آہ!
اِس سال کاش حج کا شَرَف پھر سے پاسکے

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو

جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو
کرم ایسا شَہَنْشاہِ امم ہو

کہاں سرکار دولت مانگتا ہوں
مدینے کا عطا مجھ کو تو غم ہو

جب آقا آخِری وقت آئے میرا
مرا سر ہو ترا بابِ کرم ہو

کرے پرواز روحِ مُضطَرِب یوں
بقیعِ پاک کی لِلّٰہ اب تو

جو میٹھے مصطَفٰے کے غم میں روئے
نہ کیوں میری نظر میں محترم ہو

ہمارے حالِ دل سے تم تو واقِف
خداوندِ دو عالم کی قسم ہو

اندھیرا لَحد میں ہے آہ! چھایا
مرے نورِ خدا چشمِ کرم ہو

اسے کیا خوفِ محشر ہو کہ جس پر
کرم گُستَر شہِ عَرَب و عَجَم ہو

مٹا سکتا نہیں کوئی بھی اس کو
کہ حامی جس کا خود شاہِ اُمم ہو

غمِ مح[illegible]
مجھے یارب عطا وہ چشمِ نم ہو

شہا جتنے بھی دیوانے ہیں تیرے
کسی کا جذبۂ الفت نہ کم ہو

[illegible] چاہو تو فیضا دور مجھ سے
عطا ہجرِ مدینہ کا وہ غم ہو

کرے آنکھوں سے سَیلِ اشک جاری
مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو

سدا کرتا رہوں سنّت کی خدمت

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

غم کے ماروں پر کرم اے دو جَہاں کے تاجدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غم کے ماروں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار
اپنے غم میں اپنی الفت میں رُلاؤ زار زار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَدقے جاؤں مجھ سے عاصی پر شہِ کون و مکاں
بے عدد تیری عطائیں رَحمتیں ہیں بے شمار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو تڑپتے ہیں مدینے کی زیارت کے لیے
ان کو بھی آقا بلا لو تم مدینے کی بہار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہو مرا سینہ مدینہ تاجدارِ انبیا
دل میں بس جائے ترا جلوہ شہِ عالی وقار

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

از پئے غوث و رضا مسکن مدینہ دو بنا
کاش ہو مدفن مدینہ از طفیلِ چار یار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہو جاؤں صدقے آکے سکانِ کوئے یار
حسرتے تڑپتے ہو گم آقا مدینے میں سدا

بُلبلو تم کو مبارک پھول، پر میری نظر
میں مدینے کی حسیں وہ جھاڑیاں ہیں خاردار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عزوجل

آج حج کر لے سنّتی بن کے کہ حاجی پاک میں
بوجھ بھی اپنا اتار اے بخش دے بہرِ نبی پروردگار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کچھ تو کر احساس بھائی چھوڑ نافرمانیاں
کہ غمِ اُمّت میں ہو جاتے ہیں آقا بے قرار

میرے غیرت مند بھائی مت مُنڈا داڑھی کو تو
یاد رکھ یہ دشمنانِ مصطفٰے کا ہے شِعار

چھوڑ اِنگریزی طریقے اور فیشن چھوڑ دے
بھائی کرلے سنّتوں سے خوب رِشتہ اُستوار

دے شَرَف عطّار کو ہر سال حج کا یاخدا عزوجل
ہر برس اِس کو دکھا میٹھے مدینے کا دِیار

ا یہ کلام ''دعوتِ اسلامی'' کے ۱۴۱۱ھ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ باب المدینہ کراچی) کے موقع پر پیش کیا گیا تھا لہٰذا شرکائے اجتماع کیلئے بھی دعائیہ شعر شامل کیا گیا ہے۔ سگ مدینہ عفی عنہ

عَزَّوَجَلَّ

پھر مدینے کی گلیوں میں اے کردگار

پھر مدینے کی گلیوں میں اے کردگار عزوجل
کاش پہنچوں میں روتا ہوا زار زار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش آ کر مدینے میں پروانہ وار
سبز گنبد پہ ہو جاؤں آقا نثار

مال و دولت کے انبار بیشک نہ دو
بس مُقدّر میں لکھ دو مدینے کے خار

ساقیا جام ایسا پلادو مجھے
بعدِ مُردن بھی اترے نہ جس کا خُمار

چومتا رہتا نعلین، سرکار کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کاش ہوتا میں طیبہ کا گرد و غُبار

آ گیا حج کا موسم قریب آ گیا عزوجل
ہو نگاہِ کرم بہرِ پروردگار

سندھ کے باغ آنکھوں میں جچتے نہیں
اب دکھا دو عَرَب کے حسیں ریگزار

ہم سبھی ان کے دَربارِ دُربار میں عزوجل
جائیں گے اِن شاءَ اللّٰہ ضَرور ایکبار

از طفیلِ بلال و اُوَیس و رضا
دو دلِ بے قرار آنکھ دو اشکبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ سے کو آزادی دلا سے آزاد کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
میں ترے غم میں روؤں شہا زار زار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کا نام سنتے ہی سرکار کاش
دل مچلنے لگے جان ہو بے قرار

میرا سینہ مدینہ بنا دیجئے
قلب کی ہو مدینہ مدینہ پکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

یانبی مجھ کو مدینے میں بلانا باربار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی مجھ کو مدینے میں بُلانا باربار
بار بار آؤں بنے آخر مدینے میں مزار

ہیں ہوائیں مہکی مہکی تو فَضائیں خوشگوار
ذرّہ ذرّہ ہے مدینے کا یقیناً نوربار

کاش جب آؤں مدینے خوب طاری ہو جُنُوں
ہو گریباں چاک سینہ چاک دامن تارتار

مال کی کثرت کا تخت و تاج کا طالِب نہیں
ہو عطا خستہ جگر اور آنکھ دے دو اشکبار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بہرِ شاہِ کربلا میرا گناہوں کا مَرَض
دور کر دیجے خدارا اے طبیبِ ذی وقار

فکرِ نزعِ روح و قبر و حشر سے بچ جاتا کر
کاش ہوتا آپ کی میوں کا میں گرد و غبار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ چھایا ہے گناہوں کا اندھیرا چار سو
ہو نگاہِ نور مجھ پر یاشہِ عالم مدار

عزوجل

کاش یاوَہ گوئی بد اَخلاقی و بے جا ہنسی
کی مری سب عادتیں چھوٹیں مرے پروردگار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مثلِ بسمل میں تڑپتا ہی رہوں سرکار کاش!
آپ کے غم میں رہوں آقا ہمیشہ دلفِگار

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

ہو مدینہ ہی مدینہ ہر گھڑی وِردِ زَباں
بس مدینہ ہی کی ہو تکرار لب پہ باربار

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں مِرا
خاتمہ بالخیر ہو اے کاش! میرے کردگار

عزوجل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رُوسیاہوں پر کرم اے دو جَہاں کے تاجدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رُوسیاہوں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار.
اپنے غم میں اپنی راحت میں تمہیں یاد کریں

حُسنِ گلشن میں سراسر ہے فریب اے دو تو لو:
دیکھنا ہے حُسن تو دیکھو عرب کے گلزار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

راہ بھولا آہ منزل سے بھٹک کر رہ گیا
ساتھ لے لو اے عرب کے مہرباں ناقہ سُوار[1]

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غم ہم رکیبوں کو مدینے میں بلانے کا یہی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گر مقدّر میں مرے دُوری لکھی ہے یا نبی!
کاش! اُمّت میں تری روتا رہوں میں زار

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

کاش! خدمت سنّتوں کی میں سدا کرتا رہوں
اہلسنّت کا سدا بن کے رہوں خدمت گزار

کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

ہیں علی مشکل کشا سایہ کناں سر پر مرے
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا اَبَا السِّبطِ رکیبا! ہو مدد دُو، ہو مدد نجدِ و بطحا کے شہسوار
اب مدد کیجئے آقا دشتِ کربلا کے شہسوار

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

المدد یاغوثِ اعظم دَست گیرِ بے کساں
پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادو آپ پار

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یامُعینَ الدّین! آؤ اب مدد کے واسطے
ہو کرم بد حال پر اے چشتیوں کے تاجدار

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یاامام احمد رضا! بہرِ ضیاءُ الدین اب
ہو کرم کی اک نظر اے سُنّیوں کے تاجدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مصطفٰے والی ترے عطّار ڈر کس بات کا
کارگر ہوگا نہ تجھ پر دشمنوں کا کوئی وار

[1] اونٹنی سُوار

مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں

مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں
بگڑے ہوئے بنتے ہیں سب کام مدینے میں

آقا کی عنایت ہے ہرگام مدینے میں
جاتا نہیں کوئی بھی ناکام مدینے میں

اے حاجیو! رو رو کر کہدینا سلام ان سے
لے جاؤ غریبوں کا پیغام مدینے میں

آجاؤ گنہگارو بے خوف چلے آؤ
سرکار کی رحمت تو ہے عام مدینے میں

وہ شافعِ محشر تو بُلوا کے غلاموں کو
دیتے ہیں شَفاعت کا اِنعام مدینے میں

چھیڑو نہ طبیبو تم بیمارِ مدینہ کو
اِس کو تو ملے گا بس آرام مدینے میں

جتنے بھی مبلّغ ہیں ہو خاص کرم اُن پر
سب آئیں شَہَنشاہِ اِسلام مدینے میں

دربار میں جب پہنچوں اے کاش! شہا اُس دم
دیدار کا ہو جائے اِنعام مدینے میں

اے کاش! کہ رو رو کر دم توڑ دوں قدموں میں
ہو جائے مِرا بِالخیر انجام مدینے میں

اللہ عزوجل قِیامت تک جس کا نہ خُمار اُترے
اُلفت کا پیوں ایسا اِک جام مدینے میں

اے کاش! تڑپ کر میں سرکار لگوں کرنے
اور آپ مجھے بڑھ کر لیں تھام مدینے میں

بُلوا کے بقیع آقا حَسَنَین کے صدقے میں
عیدی میں عطا کر دو اِنعام مدینے میں

وہ اپنے غلاموں کو شفقت سے پلاتے ہیں
بھر بھر کے مئے الفت کے جام مدینے میں

انساں کے بجائے میں اے کاش! مقدّر سے
ہوتا کوئی ادنیٰ سگ[1] گمنام مدینے میں

جب شاہِ مدینہ نے پردہ کیا دنیا سے
وَاللّٰہ گیا تھا مچ کُہرام مدینے میں

عطّار پہ اب ایسا اے کاش! کرم ہو جائے
مکّے میں سَحَر گزرے تو شام مدینے میں

[1] اپنے آپ کو سگِ مدینہ کہنا کہلوانا عاشقانِ رسول کا طُرّۂ امتیاز ہے چُنانچہ عارِف باللہ سیّدی امام عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: سگَت را کاش جامی نام بُودے۔ کہ آید بَر زَبانت گاہے گاہے (کاش آپ کے کُتّے کا نام جامی ہوتا تاکہ کبھی کبھی آپ کی زَبانِ پاک پر آجاتا) بطورِ عاجزی خود کو غیرِ انسان کہنے میں عظمتِ انسانی کی کوئی توہین نہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش! میں کسی راستے کے کنارے پر کوئی دَرَخت ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چباتا پھر نگل جاتا۔ اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (مُصَنَّف ابن ابی شَیبۃ ج۸ ص ۱۴۴) حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۱ ص۸۸ رقم ۱۳۶) حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوفِ خدا کے باعث بجائے انسان کے کبھی دَرَخت، کبھی دَرَخت کے ایک پتّے تو کبھی گھاس تو کبھی خاک کی صورت میں پیدا ہونے کی آرزو فرمائی۔" (الطبقات الکبری ج ۸ ص ۵۹، ۶۰ ملخصاً) تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "سگِ مدینہ کہنا کیسا؟" کا مطالعہ فرمائیے۔

بُلالو پھر مجھے اے شاہِ بَحرو بَر مدینے میں

بلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحرو بَر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں ترے دَر پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

مدینے جانے والو جاؤ جاؤ فی امانِ اللّٰہ عزوجل
کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں

سلامِ شوق کہنا حاجیو میرا بھی رو رو کر
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

پیامِ شوق لیتے جاؤ میرا قافلے والو
سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں

مِرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دُور طیبہ سے
سُکوں پائے گا بس میرا دلِ مُضطَر مدینے میں

نہ ہو مایوس دیوانو پکارے جاؤ تم ان کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بُلائیں گے تمہیں بھی ایک دن سرور مدینے میں

بُلالو ہم غریبوں کو بُلا لو یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
پئے شَبِیّر و شَبَّر فاطمہ حیدر مدینے میں

خدایا واسطہ دیتا ہوں میرے غوث اعظم کا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دکھادے سبز گنبد کا حسیں منظر مدینے میں

وسیلہ تجھ کو بوبکر و عمر، عثمان و حیدر کا
الٰہی تو عطا کردے ہمیں بھی گھر مدینے میں عزوجل

مدینے جب میں پہنچوں کاش ایسا کیف طاری ہو
کہ روتے روتے گر جاؤں میں غش کھا کر مدینے میں

نقابِ رُخ الٹ جائے ترا جلوہ نظر آئے
جب آئے کاش! تیرا سائلِ بے پر مدینے میں

جو تیری دید ہو جائے تو میری عید ہو جائے
غم اپنا دے مجھے عیدی میں بلوا کر مدینے میں

مدینے جوں ہی پہنچا اشک جاری ہوگئے میرے
دمِ رخصت بھی رویا ہچکیاں بھر کر مدینے میں

مدینے کی جدائی عاشقوں پہ شاق ہوتی ہے
وہ روتے ہیں تڑپ کر ہچکیاں بھر کر مدینے میں

کہیں بھی سوز ہے دنیا کے گلزاروں میں باغوں میں؟
فَضا پُر کیف ہے لو دیکھ لو آ کر مدینے میں

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینہ جنَّتُ الفردوس سے بھی ہے فُزوں تر کہ
رسولِ پاک کا ہے روضۂ انور مدینے میں

چلو چوکھٹ پہ ان کی رکھ کے سر قربان ہو جائیں
حیاتِ جاوِدانی پائیں گے مر کر مدینے میں

مدینہ میرا سینہ ہو مرا سینہ مدینہ ہو
مدینہ دل کے اندر ہو دلِ مُضطَر مدینے میں

پئے نیکی کی دعوت تُو جدھر رکھے مگر اے کاش!
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے
ترے قدموں میں مر جاؤں میں رو رو کر مدینے میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن
مِری بن جائے تربت یاشہِ کوثر مدینے میں

مدینہ اس لیے عطّار جان و دل سے ہے پیارا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کہ رہتے ہیں مِرے آقا میرے دلبر مدینے میں

دَیُّوث کی تعریف

جو شخص اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔ (وہ "دَیُّوث" ہے) (دُرِّمُختار ج٦ ص ١١٣) باوُجُودِ قدرت اپنی رِوحہ، ماں، بہنوں اور بُوا، بیٹیوں، غیر کہ گلو بیوں، بارا، روں، ساتھ بیٹھنے والیوں اور

یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بلائیے اپنے دِیار میں

یامصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بلایئے اپنے دِیار میں
پھر آکے کاش دیکھ لوں مَدَنی بہار میں

دن رات ہجرِ یار میں آہیں بھرا کروں
رویا کروں فِراق میں زاروقِطار میں

ہر سال حاضِری ہو مدینے کی خیر سے
ہر سال کاش آؤں میں تیرے دِیار میں

فضلِ خدا سے مالکِ کون و مکاں ہیں آپ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دونوں جہان آپ کے ہیں اختیار میں

جو کہ تڑپ رہے ہیں مدینے کی یاد میں
اُن کو بلایئے شہا اپنے دِیار میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دشتِ حرم پہ واری میں، قُمری چمن پہ تُو
تُو پھول لے لے طیبہ کا لیتا ہوں خار میں

یاربِّ غمِ حبیب میں رونا نصیب ہو عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آنسو نہ رائیگاں ہوں غمِ رُوزگار میں

زُہدووَرَع میں یانبی تم بے مثال ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بے حد گناہگار میں عصیاں شِعار میں

تجھ کو حَسَن حُسین کا دیتا ہوں واسطہ عزوجل
یاربِّ تُو موت دے دے مجھے کوئے یار میں

افسوس گھٹتی جا رہی ہے روز زندگی
پر میں دبا ہی جاتا ہوں عصیاں کے بار میں

کر مغفرت مِری تِری رحمت کے سامنے عزوجل
میرے گناہ یاخدا ہیں کس شمار میں

گم ہو کے عشقِ مصطفٰے ! میں اے خدائے پاک
کرتا رہوں بیان سدا اشکبار میں

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں
افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں

تبلیغِ دین کے لیے در در پھروں اے کاش!
طالب ہوں ایسے ولولے کا کردگار میں

عطّارِ نابکار کا ایمان یانبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
محفوظ رکھنا آپ کے ہے اختیار میں

دل کو سُکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں

دل کو سُکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں
سوزو گداز ہے فقط ان کے دِیار میں

پاؤں خدا سے آنکھ ایسی اشکبار میں
عزوجل
روتا رہوں غمِ نبی میں زار زار میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سوزِ بِلال دو مجھے سو زِ بِلال دو
دے سکتے ہو تمہارے تو ہے اختیار میں

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو
عزوجل
جب تک جِیوں میں عالمِ ناپائیدار میں

کُچھ روز پہلے تو میں، مدینے میں تھا اب آہ!
آ کر وطن میں پھنس گیا پھر کاروبار میں

کہنا نہ حج مبارَک اے اہلِ وطن مجھے
ہائے فِراقِ طیبہ سے ہوں دلفِگار میں

داغِ مُفارَقت تو ملا کاش! اب ایسا ہو
رویا کروں فِراق میں زاروقِطار میں

نامے میں نیکیوں کا نشاں دور تک نہ تھا
لے کر گیا تھا در پہ بس اشکوں کا ہار میں

سینہ تپاں عطا ہو ملے قلبِ مُضطَرِب
غم میں تمہارے کاش رہوں بے قرار میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
چاہی، مجھ جیسے کالے حبیب کا ہوگا [illegible]
کاش! اپنی جان قدموں پہ کردوں نثار میں

فیشن کو چھوڑو بھائیو! اپناؤ سنّتیں
کب تک جیو گے عالمِ ناپائیدار میں

کرتے رہو یہ دل سے دعا میرے بھائیو!
عزوجل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عطّار کو دے موت خدا کوئے یار میں

کاش! دشتِ طیبہ میں میں بھٹک کے مرجاتا

کاش! دشتِ طیبہ میں، میں بھٹک کے مرجاتا
پھر بقیعِ غرقد میں دفن کوئی کر جاتا

کاش! جانبِ طیبہ آہ! یوں اگر جاتا
چاک چاک میں لیکر سینہ و جگر جاتا

کاش! گنبدِ خضرا پر نگاہ پڑتے ہی
کھا کے غش میں گر جاتا پھر تڑپ کے مرجاتا

زاہدینِ دنیا بھی رشک کرتے عاصی پر
مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں دفن ہو اگر جاتا

یا نبیِّ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ میرے دل کی حسرت ہے
خاک بن کے طیبہ کی کاش! میں بکھر جاتا

کاش! ایسا مل جاتا عشق نام سنتے ہی
آنکھ بھی اُمنڈ آتی دل بھی غم سے بھر جاتا

دل سے الفتِ دنیا مالیقیں نکل جاتی
خارزار کے صحرا کا دل میں گر اُتر جاتا

افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے

افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے
اِک ہُوک اٹھ رہی ہے دل بیٹھا جارہا ہے

دل میں خوشی تھی کیسی جب میں چلا تھا گھر سے
دل غم کے گہرے دریا میں ڈوبا جارہا ہے

ہے فرقتِ مدینہ سے چاک چاک سینہ
ابرِ سیاہ غم کا اب دل پہ چھا رہا ہے

آنکھ اشکبار ہے اب دل بے قرار ہے اب
دل کو جدائی کا غم اب خوں رُلا رہا ہے

کیوں سبز سبز گنبد پر ہوگیا نہ قرباں
اے زائرِ مدینہ! تُو بھول کھا رہا ہے

افسوس! چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں
دل میں جدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

کچھ بھی نہ کرسکا ہوں ہائے ادب یہاں کا
یہ غم مرے کلیجے کو کاٹ کھا رہا ہے

اب روح بھی ہے مغموم اور جان بھی ہے حیراں
بادَل غم و اَلَم کا ہر سَمت چھا رہا ہے

موت آپ کی گلی کی بہتر ہے زندگی سے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ہائے مقدّر ان کا در کیوں چھڑا رہا ہے

افسوس چل دیا ہے اب قافِلہ ہمارا
ہر ایک غم کا مارا آنسو بہا رہا ہے

دل خون رو رہا ہے آنسو چھلک رہے ہیں
میری نظر سے طیبہ اب چھپتا جارہا ہے

لے لو سلامِ آخِر رخصت مجھے دو آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
خدمت بجانے دیں کی عطّار جارہا ہے

آہ! اَلفِراق آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) آہ! الوداع مولیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

اب چھوڑ کر مدینہ عطّار جا رہا ہے

حسرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر

حسرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر
ہے چاک چاک ہجر میں یہ سینہ و جگر

اچھا گلے گا اب ہمیں کیسے وطن میں گھر
افسوس چھوڑ آئے ہم کاشانۂ پاک در
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو تو اِس لئے ہے مدینہ عزیز تر
کہ اس میں میرے میٹھے محمد ہیں جلوہ گر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ایسا سکون جا کے میں ڈھونڈوں گا اب کدھر!
جیسا سکون تھا مجھے روضے کو دیکھ کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

افسوس سبز گنبد و مینار چُھٹ گئے
سرکار کا مدینہ ہم آئے ہیں چھوڑ کر

میٹھا مدینہ ہائے! نگاہوں سے چھپ گیا
اے آنکھ! خون رولے تُو رونا ہے جس قدر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دل خون اُگل رہا تھا مرا ہجرِ یار میں
جب چل پڑا تھا شہرِ مدینہ کو چھوڑ کر

اشکوں کی لگ گئی تھی جھڑی میری آنکھ سے
چُھوٹا تھا جب مدینہ میں رویا تھا پھوٹ کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کُوچے میں شاہِ کون و مکاں کے سکون تھا
آتا تھا لطف گنبدِ خضرا کو دیکھ کر

بہتر ہے موت فُرقتِ طیبہ سے بالیقیں
مرجاتا کاش! آقا مدینے کی خاک پر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

روتا رہوں تڑپتا، رہوں چین ہی نہ آئے
غم اپنا ایسا دو مجھے اے شاہِ بحر و بر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سوز و گداز اِس کی فضاؤں میں چارسو
پُر کیف و پُر سکون ہے سرکار کا نگر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ کو بقیعِ پاک میں دو گز زمین دو
بہرِ حسن حسین، مدینے کے تاجور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دنیا کے رنج مَیٹ کے غم اپنا دے اِسے
بدکار پر ہو ایسی مِرے مصطفٰے نظر

عطّار کر رہا ہے یہ رو رو کے التجا
پھر سے بلایئے گا مدینے میں جلد تر

الوداع آہ شاہ مدینہ

مدینہ طیبہ کی پہلی بار حاضری کی سعادتِ عظمیٰ ۱۴۰۰ھ میں حاصل ہوئی یہ الوادعی کلام رخصت کے وقت سنہری جالیوں کے سامنے عین مواجہہ شریف کے قریب پیش کیا گیا۔

آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
صدمۂ ہجر کیسے سہوں گا — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بے قراری بڑھی جارہی ہے — ہجر کی اب گھڑی آرہی ہے
دل ہوا جاتا ہے پارہ پارہ — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کس طرح شوق سے میں چلا تھا — دل کا غُنچہ خوشی سے کِھلا تھا
آہ! اب چُھوٹتا ہے مدینہ — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کُوئے جاناں کی رنگیں فَضاؤ! — اے معطّر مُعَنبر ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کاش! قسمت مِرا ساتھ دیتی — موت بھی یاوَری میری کرتی
جان قدموں پہ قربان کرتا — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سوزِ الفت سے جلتا رہوں میں — عشق میں تیرے گُھلتا رہوں میں
چاہے دیوانہ سمجھے زمانہ — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
میں جہاں بھی رہوں میرے آقا — ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
التجا میری مقبول فرما — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کچھ نہ حسنِ عمل کر سکا ہوں — بَدر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مِرا کُل اَثاثہ — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آنکھ سے اب ہوا خون جاری[1] — روح پر بھی ہوا رنج طاری
جلد عطّار کو پھر بلانا — الوداع آہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

[1] "خون کے آنسو رونا" محاورہ ہے اس کے معنی ہیں "غم سے رونا"۔

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حسرتا واحسرتا شاہِ مدینہ الوداع

حسرتا وا حسرتا شاہِ مدینہ الوداع (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
پھٹ رہا ہے آپ کے غم میں یہ سینہ الوداع

خوب آتا تھا سُرور آقا مدینے میں مجھے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
چُھوٹتا ہے ہائے اب میٹھا مدینہ الوداع

تیری گلیوں سے بچھڑ کر بھی ہے کوئی زندگی
دور رہ کر ہائے مرنا ہائے جینا الوداع

آنکھ روتی ہے تڑپتا ہے دلِ غمگین اب
لُٹ رہا ہے ہائے قُربت کا خزینہ الوداع

دل مرا غم ناک فُرقت سے کلیجہ چاک چاک
پھٹ رہا ہے تیرے غم میں ہائے! سینہ الوداع

میں شِکستہ دل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
چل پڑا ہوں یاشہنشاہِ مدینہ الوداع

خون روتا ہے دلِ مغموم ہجرِ شاہ میں
چاک ہے میرا کلیجہ چاک سینہ الوداع

قافِلہ چلنے کو ہے سب رو رہے ہیں زار زار
ٹوٹتا ہے ہائے! دل کا آبگینہ الوداع

جانے کب پھر آئے گا میٹھا مدینہ دیکھنے
کب سفر پائے گا بدکار و کمینہ الوداع

نام سنتے ہی مدینے کا میں آقا رو پڑوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
کاش! آجائے مجھے ایسا قرینہ الوداع

آپ کی یادوں کے صدقے وہ ملے سنجیدگی
مجھ کو کاش! آئے ہنسی بے جا کبھی نا الوداع

مال کا طالب نہیں دے دو فقط سوزِ بلال
ہو عطا بہرِ رضاؔ بس یہ خزینہ الوداع

وہ مئے الفت پِلا دو یارسولِ ہاشمی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
ہوش مجھ کو یانبی! آئے کبھی نا الوداع

کاش! میں جاؤں جدھر دیکھوں مدینے کی بہار
ہو عطا آقا مجھے وہ چشمِ بینا الوداع

گو بُرا ہوں، بے عمل ہوں پر نہیں ہوں بے ادب
آپ کا ہوں، آپ کا، گو ہوں کمینہ الوداع

اَلفِراق وَ الفِراق اے پیارے آقا اَلفِراق (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
پھر بُلالو جلد آقائے مدینہ الوداع

یارسولَ اللّٰہ! اب لے لو سلامِ آخری (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
چلنے والا ہے کراچی کو سفینہ الوداع

آہ! اب عطارؔ جاتا ہے مدینے سے وطن
ہائے مجبوری! سِکوں قلب چھینا الوداع

میں مدینہ چھوڑ آیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! شاہِ بحرو بر! میں مدینہ چھوڑ آیا
کوہِ غم پڑا سر پر، میں مدینہ چھوڑ آیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! مسجدِ نبوی، ہائے گنبدِ خضرا
آہ! روضۂ انور، میں مدینہ چھوڑ آیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غم کے چھا گئے بادل، دل میں مچ گئی ہل چل
آہ! اے مرے ماویٰ! میں مدینہ چھوڑ آیا

جب چلا تھا طیبہ کو، تھی خوشی مرے دل کو
آہ! اب ہے دل مُضطَر! میں مدینہ چھوڑ آیا

دل میں بیقراری ہے اور گریہ طاری ہے
بہ رہی ہے چشمِ تر، میں مدینہ چھو ڑ آیا

چُھپ گیا نگاہوں سے، آہ! سب مدینے کا
دلکش و حسیں منظر، میں مدینہ چھوڑ آیا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قلب پارہ پارہ ہے، ہجرِ شہ نے مارا ہے
آہ !میرے چارہ گر! میں مدینہ چھوڑ آیا

اب غمِ مدینہ سے، چاک چاک سینہ ہے
کیوں کہوں نہ رو رو کر، میں مدینہ چھوڑ آیا

لُطف جو ہے طیبہ میں وہ کہاں وطن میں ہے
کیا کروں گا جا کر گھر، میں مدینہ چھوڑ آیا

لَوٹ کر نہ میں آتا، کاش! جان دے دیتا
گر کے خاکِ طیبہ پر، میں مدینہ چھوڑ آیا

آہ! دن مدینے کے، جلد جلد گزرے تھے
ہائے جلد چُھوٹا در، میں مدینہ چھوڑ آیا

دن کو بھی سُرور آتا، شب کو بھی ضَرور آتا
کیا فَضا تھی کیف آور، میں مدینہ چھوڑ آیا

تھا وہاں سماں نوری، رنج و غم سے تھی دُوری
آہ! نور کے پیکر! میں مدینہ چھوڑ آیا

وقتِ ہجر جب آیا، پھوٹ پھوٹ کر رویا
درد ناک تھا منظر، میں مدینہ چھوڑ آیا

ہجر کا ہے صدمہ اور سینہ و جگر میرے
رکھ کے قلب پر پتّھر، میں مدینہ چھوڑ آیا

ہجر کے ہیں ضدموں سے، چور چور زخموں سے
جان و دل لئے مُضطَر میں مدینہ چھوڑ آیا

جب مدینہ چُھوٹا تھا غم کا کوہ ٹُوٹا تھا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
پھر بُلائیے سرور، میں مدینہ چھوڑ آیا

سبز گنبد و مینار، آہ! چُھٹ گئے سرکار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دل مرا بہُت مُضطَر، میں مدینہ چھوڑ آیا

تھا غمِ مدینہ میں، فُرقتِ مدینہ میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دے دو اپنا غم سرور! میں مدینہ چھوڑ آیا

میرے حامی و ہمدم! دُور ہوں جہاں کے غم
آؤ خواب میں دلبر! میں مدینہ چھوڑ آیا

دل میں ہے پریشانی، ہو کرم اے سلطانی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
الفِراق اے سرور! میں مدینہ چھوڑ آیا

دل کی ہے عجب حالت، صدمہ و غمِ فُرقت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہائے ! کیا کروں سرور میں مدینہ چھوڑ آیا

چلدیا سفینہ ہے چُھٹ گیا مدینہ ہے
چُپ ہوا ہوں رو رو کر! میں مدینہ چھوڑ آیا

غم کی ہو گیا تصور، آہ! ہجر ہے تقدیر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دور ہو گیا سرکار! آہ! غمزدہ عطّار

جلد آؤں پھر در پر، میں مدینہ چھوڑ آیا

حَسد کی تعریف

کسی کے نعمت چِھن جانے کی آرزو کرنا۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۲۸) مَثَلاً کسی شخص کی شُہرت یا عزّت ہے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یا شہرت ختم ہو جائے۔ البتہ دوسرے کی نعمت کا زَوال (یعنی ضائع ہو جانا) نہ چاہنا بلکہ وَیسی ہی نعمت کی اپنے لیے تمنّا کرنا یہ **غِبطہ** (یعنی رشک) کہلاتا ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔ (طریقہ محمدیہ ج ۱ ص ۶۱۰)

مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

(٤ محرم الحرام ١٤١٦ھ کو سفرِ مدینہ سے واپسی ہوئی، ٧ محرم الحرام ١٤١٦ھ کو اپنے جذبات کو اشعار کے سانچے میں ڈھالا)

مدینے ہمیں لے گیا تھا مقدّر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

نہ ہم کاش! آتے یہاں لوٹ کر گھر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

وہاں بارِشِ نور ہوتی تھی پیہم — نہ دنیا کی جھنجٹ زمانے کا تھا غم

ملا تھا ہمیں قُربِ محبوبِ داور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

خوشی بھی خوشی سے وہاں جھومتی تھی — مُسرَّت مِرے چَوطرف گھومتی تھی

مزا بھی مزے لے رہا تھا وہاں پر — مدینے میں کیسا سُرُور آ رہا تھا

کبھی رُوبرو سبز گنبد کا منظر — کبھی تکتے ہم ان کے دیوار اور در صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کبھی سامنے ہوتے محراب و مِنبر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

وہاں راہ چلتے تھے ہم دست بستہ — دُرُود اُن پہ پڑھتے کبھی سارا رَستہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کبھی نعت پڑھتے تھے ہم راستے بھر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

کبھی بیٹھتے اُن کی مسجِد میں جا کر — کبھی دُور سے تکتے محراب و مِنبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نَمازوں کا بھی لُطف تھا کیا وہاں پر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

فضائیں منوّر ہوائیں معطّر — سماں تھا وہاں کس قدر کیف آور
جہاں میں کہیں بھی نہیں ایسا منظر — مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا
مدینے کا صحرا بھی رشکِ گلستاں — تصدُّق مُغیلاں پہ بادِ بہاراں

یسا سُرُور آرہا تھا — تنی تھی پہاڑوں پہ نورانی چادر — مدینے میں
پتّے زمیں چومتے تھے — کبھی مست ہو کر شجر جھومتے تھے — تو جھڑ جھڑ کے
یسا سُرُور آرہا تھا — اٹھا لیتے ان کو کبھی ہم بھی بڑھ کر — مدینے میں
میں جیؔ تیرلی گے ہے — وہاں تو اندھیرے میں جیؔ روشنی ہے — یہاں پر اجالے

سُرُور آ رہا تھا — وہاں دن تھے روشن تو شب بھی منوّر — مدینے میں کیسا
ی مہکی مہکی وہاں پر — خوشا! دھوپ تھی ٹھنڈی ٹھنڈی وہاں پر — تھی کیا چھاؤں بھ
سُرُور آ رہا تھا — وہاں ذرّہ ذرّہ ہے صد رشکِ گوہر — مدینے میں کیسا
یھے آقا کی تُربت — یقیناً مدینہ ہے صد رشکِ جنّت — مدینے میں ہے

کیوں عطّار تم چھوڑ کر آئے وہ در

مدینے میں کیسا سُرُور آرہا تھا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینے کی جانب چلا قافلہ

(مکہ مکرمہ سے ٤ محرم الحرام ۱٤۲۲ھ کو مدینہ منورہ کی حاضِری کیلئے ''قافِلۂ چل مدینہ'' کے بس میں سُوار ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ راہِ مدینہ میں یہ اشعار تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی)

تمہارا کرم یاحبیبِ خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہے — مدینے کی جانب چلا قافِلہ ہے
میں راہِ مدینہ کے قُربان جاؤں — کہ اِس میں سُرور ومزا ہی مزا ہے
مدینے میں ''قفلِ مدینہ'' لگاؤں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — کرم آپ کیجے ارادہ مرا ہے
عبادت سے خالی ہے اعمالنامہ — سِوا آنسوؤں کے مرے پاس کیا ہے
نہ کیوں تم پہ اِترائے مجرِم تمہارا — یہاں تو عدو بھی اماں پا رہا ہے
نہیں جانتا یہ مدینے کے آداب — یہ تیرا ہے تیرا بھلا یا بُرا ہے
مجھے دیجئے اشکبار آنکھ آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — یہ دل سخت، پتّھر سے بھی ہو گیا ہے
پِلا دے چھلکتا ہوا جامِ الفت — نظر تیری جانب لگی ساقیا ہے
مدد کیلئے ناخدا آیئے اب — سفینہ ہمارا بھنور میں پھنسا ہے
شہا قافِلے کے سبھی زائروں نے — مرے ساتھ عہدِ وفا کرلیا ہے[1]

تمہیں لاج عہدِ وفا کی رکھو گے — کہ ابلیسِ مردود پیچھے لگا ہے

شفاعت کی خیرات لینے کو عطّار
لئے قافِلہ عنقریب آرہا ہے

مدینہ

[1] : قافِلۂ چل مدینہ کے بعض اسلامی بھائیوں کی خواہش پر سب نے راہِ مدینہ میں سگِ مدینہ عفی عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے تادمِ زیست دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ساتھ وفاداری کا عہد کیا۔

میں مدینے میں ہوں

(اَلحمد للہ عزوجلَّ مدینہ منورہ (محرم الحرام ۱۴۲۲ھ) کی حاضری کے پُر کیف لمحات میں یہ کلام قلم بند کیا)

ہے یہ فضلِ خدا، میں مدینے میں ہوں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہے اُسی کی عطا میں مدینے میں ہوں

آنکھ رویا کرے، قلب تڑپا کرے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کردو ایسی عطا میں مدینے میں ہوں

شاہِ خیرالانام اپنی اُلفت کا جام
اِک چھلکتا پلا میں مدینے میں ہوں

دیدو سینہ فِگار آنکھ بھی اشکبار
دل تڑپتا ہوا میں مدینے میں ہوں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آمِنہ کے پِسَر مجھ کو خستہ جگر
اب تو کردو عطا میں مدینے میں ہوں

ایسی مَستی ملے ہوش جاتا رہے
ایسا مجھ کو گرا میں مدینے میں ہوں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بے قراری ملے آہ و زاری ملے
ہوکرم مصطفٰے میں مدینے میں ہوں

اپنا دیوانہ کر مجھ کو مستانہ کر
مست و بے خود بنا میں مدینے میں ہوں

جھومتا جھومتا خاک کو چومتا
میں پھروں جا بجا میں مدینے میں ہوں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اپنے غم میں شہا مجھ کو ایسا گما
ہو نہ اپنا پتا میں مدینے میں ہوں

اپنا کہہ دیجئے مجھ کو دے دیجئے
مُژدۂ جانفزا میں مدینے میں ہوں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کاش! شَفاعت کی مجھ کو سَنَد ہو عطا
یاشفیعَ الوریٰ میں مدینے میں ہوں

دھوپ ٹھنڈی یہاں چھاؤں مہکی یہاں
ہے معطّر فَضا میں مدینے میں ہوں

شب منوّر یہاں دن مُعنبر یہاں
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوامیں مدینے میں ہوں

ہے سماں نور نور آرہا ہے سُرور
ہے منوّر فَضا میں مدینے میں ہوں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مجھ پہ اِحسان ہو پورا ارمان ہو
آپ کی دید کا میں مدینے میں ہوں

خوب حیران ہوں اور پریشان ہوں
دُور کر دو بلا میں مدینے میں ہوں

جلوۂ یار کا ان کے درو دیوار کا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! شہادت کا جام پی لوں شاہِ اَنام
ہو کرم ہو عطا میں مدینے میں ہوں

جھومتے ہیں شَجَر وَجْد میں ہیں حَجَر
ہر سُو ہے کیف سا میں مدینے میں ہوں

گنبدِ سبز پر ہر مَنارے پہ ہے
نور چھایا ہوا میں مدینے میں ہوں

دشت و کُہسار پر کھیت و گلزار پر
ہر سُو چھائی ضِیا میں مدینے میں ہوں

چُوموں اَشجار کو پھول کو خار کو
ایسا بے خود بنا میں مدینے میں ہوں

کوئی چارہ نہ کر مرنے دے چارہ گر
لوں مزا موت کا میں مدینے میں ہوں

چُوموں ہریالیاں چوم لوں ڈالیاں
بوسہ لوں خار کا میں مدینے میں ہوں

میری عید آج ہے میری معراج ہے
میں یہاں آ گیا میں مدینے میں ہوں

ان کے دربار و در اور دیوار پر
نور ہے چھا رہا میں مدینے میں ہوں

ہے کرم ہی کرم ہاں خدا کی قسم
کھا کے ہوں کہہ رہا میں مدینے میں ہوں

خوب اُمنڈ آئی ہے ہر طرف چھائی ہے
رحمتوں کی گھٹا میں مدینے میں ہوں

آنکھ میں ہے سجی تن پہ بھی ہے لگی
میرے خاکِ شِفا میں مدینے میں ہوں

مجھ کو تقدیر پر اس کی تنویر پر
رشک ہے آرہا میں مدینے میں ہوں

دو بقیعِ مبارک میں دوگز زمیں
تم سے ہے التجا میں مدینے میں ہوں

موت قدموں میں دو اپنے عطّار کو
ہو کرم سرورا میں مدینے میں ہوں

بچالو جان کوھے سخت خطرہ یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کرم ہو جان کو ہے سخت خطرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہ پس جائے کہیں ناچیز ذرّہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بُلاؤں کس طرح میں اپنی کُٹیا میں تمہیں دِلبر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کہ اس قابل نہیں ہے میرا حُجرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اگر چشمِ کرم ہو تو تلاطُم خیز موجوں سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ابھی ہو پار میرا ڈوبا بَجرا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں اِس دنیائے فانی میں بھی قبر و حشر و جنّت میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہر اِک جا پر لگاؤں گا یہ نعرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یقیناً جس کے آگے چودھویں کا چاند شرمائے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تمہارا ہے وہ چہرہ نِکھرا نِکھرا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کرم سے تم بلاتے ہو کرم ہی سے تم آتے ہو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تمہارے ہی کرم سے بخت سنورا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں بن جاؤں گا دیوانہ میں ہو جاؤں گا مستانہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عطا ہو عشق کا گر ایک ذرّہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تمہاری یاد میں رویا کروں تڑپا کروں کردو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عنایت اِس غمِ کا زخم گہرا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رُلائے تیرا غم، دنیا کے غم میں میرے آنسو کا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہ ہو برباد آقا کوئی قطرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بلا لو گُنبدِ خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینے کا دکھا دو مجھ کو صحرا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سعادت کربلا کی حاضری کی بھی عنایت ہو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دکھا دیجے مجھے بغداد و بصرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نکلنے والی ہے اب روحِ مُضطر جسم سے جاناں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کرم! ایماں کو ہے شیطاں سے خطرہ یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہوئی جاتی ہے ہائے عمر ضائع جانتا ہوں میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہیں آئے گا ہرگز وقت گزرا یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کرم! عطّارِ بداطوار کے گلزار پر آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لگایا ہے خزاں نے سخت پہرا یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حُضُور
میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اب "چل مدینہ" کا مجھے مُژدہ سنایئے
روتے ہوئے کو اب تو ہنسا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھر سبز سبز گنبد و مینار کی بہار
غوث و رضا کا صدقہ دکھا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِسکین ہوں، غریب ہوں پلّے نہیں ہے کچھ
خرچہ سفر کا دیجئے نا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عَرَفات اور مُزدَلِفہ اور منٰی چلوں
حج کرلوں حق سے اِذن دلا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سُنّاٹے کر رہے ہیں کسے قیں قیں بلا رہی
خوابوں میں اپنا جلوہ دکھا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سائل عمِ مدینہ کا ہوں شاہِ بحر و بر
مجھ کو عمِ مدینہ شہا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

احمد رضا کا واسِطہ الفت کا ساقیا
مجھ کو چھلکتا جام پِلا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہر وقت سوزِ عشق میں تڑپا کروں شہا
آگ ایسی میرے دِل میں لگا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

زہرا کے لاڈلوں کا وسیلہ میں لایا ہوں
پژمردہ دل کو میرے کِھلا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بہرِ شہید کربلا یاشاہِ انبیا
دیوانۂ مدینہ بنا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یامصطفٰے میں الفتِ دنیا میں پھنس گیا
اِس قید سے خُدارا چُھڑا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پُرسانِ وا دلہا یں مدینے کو جا رہا
بُھولے ہوئے کو راہ دکھا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

توبہ نباہ میں نہیں پاتا ہوں یانبی!
اب استِقامت آپ شہا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ڈر لگ رہا ہے آہ! جہنّم کی آگ سے
بخشش کا مجھ کو مُژدہ سنا دیجئے حُضُور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

"قفلِ مدینہ" دیجئے مُرشِد کا واسِطہ
خاموش رہنا مجھکو سکھا دیجئے حُضُور

عطّارِ بدخصال کا عصیاں شِعار کا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دل مُردہ ہوچکا ہے جِلا دیجئے حُضُور

محبوبِ ربِّ اکبر تشریف لارہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
محبوبِ ربِّ اکبر تشریف لارہے ہیں
آج انبیا کے سَرور تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیوں ہے فَضا مُعطَّر! کیوں روشنی ہے گھر گھر
اچّھا! حبیبِ داوَر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عیدوں کی عید آئی رَحمت خدا کی لائی
جُود و سخا کے پیکر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حوریں لگیں ترانے نعتوں کے گنگنانے
حور و ملک کے افسر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جو شاہِ بحروبر ہیں نبیوں کے تاجور ہیں
وہ آمِنہ ترے گھر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے فَرشیو مبارَک اے عَرشیو مبارَک
دونوں جہاں کے سرورتشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے بے کسو مبارَک اے بے بسو مبارَک
اب غمزدوں کے یاور تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جھومو اے بدنصیبو! ہو جاؤ خوش غریبو!
دیکھو غریب پرور تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیسا ہے پیارا منظر رنگین و روح پرور
ہر ایک سے حسیں تر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رحمت برس رہی ہے ہرسَمت روشنی ہے
دیکھو مہِ مُنوَّر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے بے نواؤ آؤ، آؤ گداؤ آؤ
وہ آمِنہ کے گھر پر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تیری حلیمہ دائی تقدیر مسکرائی
محبوبِ حق ترے گھر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اُمَّت کے ناز اٹھانے اُمَّت کو بخشوانے
اللہ کے پَیَمبر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آج ازپئے وِلادت جی ہاں ملے گی جنَّت
مختارِ خُلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خود چل کے منزِل آئے آکر گلے لگائے
بھٹکے ہوؤں کے رہبر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وقتِ ولادت آیا ہے شور مرحبا کا — آج آمِنہ کے دلبر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شیطاں کی آئی شامت کیوں دور ہو نہ ظلمت — ہاں ہاں عرب کے خاوَر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کِسریٰ کا قَصر شَق ہے شیطاں کا رنگ فَق ہے — کیونکہ رسولِ انور تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تعظیم کے لئے اب اے مومنو اُٹھو سب — آرامِ جانِ مُضطَر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنا غلام کہنے، اِس اُجڑے دل میں رہنے — کب اے غریب پرور تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُف! ہائے گُھپ اندھیرا چمکانے گورِ تیرہ — کب اے مہِ منوَّر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے تِشنَگانِ محشر دیکھو کرم کے پیکر — کوثر کا لے کے ساغَر تشریف لا رہے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بدکارو! رکھو ہمت فرمائیں گے شَفاعت — دیکھو شفیعِ محشر تشریف لا رہے ہیں

عطّار اب خوشی سے پھولے نہیں سماتے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دنیا میں ان کے دلبر تشریف لا رہے ہیں

مُعَزَّز کون؟

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوُجود مُعاف کردے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٣١٩ حدیث٨٣٢٧ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مُبارَک ہو حبیبِ ربِّ اَکبر آنیوالا ہے

مُبارَک ہو حبیبِ ربِّ اَکبر آنے والا ہے
مبارَک! انبیا کا آج اَفسر آنے والا ہے

اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو مبارَک ہو
تمہیں حق سے ملانے آج رہبر آنیوالا ہے

مبارَک بدنصیبوں کو مبارَک ہو غریبوں کو
جہاں میں بے بسوں کا سایہ گستر آنے والا ہے

گنہگارو نہ گھبراؤ سِیَہ کارو نہ غم کھاؤ
سنو مُژدہ شَفیعِ روزِ محشر آنے والا ہے

لئے پرچم اُتر آئے ہیں جبریل آسماں سے آج
جہاں میں آمِنہ بی بی کا دلبر آنے والا ہے

کرو گھر گھر چَراغاں سبز پرچم آج لہراؤ
مچاؤ مرحبا کی دُھوم دلبر آنے والا ہے

اگر نہ آج جھومو گے تو کب جُھومو گے دیوانو!
مچل جاؤ تمہارا آج یاوَر آنے والا ہے

تَراوَت کیوں نہ ہو حاصل مرے قلب و جگر کو آج
جہاں میں بَحرِ رَحمت کا شَناوَر آنے والا ہے

دلِ غمگین کو مل جائے گا سامان راحت کا
سُرورِ دل، قرارِ جان مُضطَر آنے والا ہے

جو ہے سردار، عالَم کے سبھی سجدہ گزاروں کا
خدا کا آج وہ سچّا ثناگر آنے والا ہے

مبارَک غم کے مارو! غم غلَط ہو جائیں گے سارے
حبیبِ حق مُداوا غم کا لے کر آنے والا ہے

جہاں میں ظُلمتوں کا چاک ہو گا آج سے سینہ
خدا کے فضل سے ماہِ مُنوَّر آنے والا ہے

بِحَمْدِلِلّٰہ ایماں اب تُو میرا لے نہیں سکتا
ارے چل بھاگ شیطاں میرا یاوَر آنیوالا ہے

خبر ہے اَبرِ رحمت آج کیوں دنیا پہ چھائے ہیں
جہاں میں رَحمتوں کا آج پیکر آنے والا ہے

مبارَک ہو حلیمہ سعدیہ تجھ کو مبارَک ہو
تری گودی میں کُل عالَم کا سرور آنے والا ہے

اُٹھو تعظیم کی خاطِر کہ گھر میں آمِنہ کے اب
وِلادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے

اٹھاؤ سبز پرچم اور چلو سب آمِنہ کے گھر
لٹانے رحمتیں حق کا پَیَمبر آنے والا ہے

تسلّی تو رکھو سیراب بھی ہو جاؤ گے عطّار
چھلکتا جام لے کر شاہِ کوثر آنے والا ہے

مرحبا صد مرحبا صلِّ علیٰ خوش آمدید

(۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ)

مرحبا صد مرحبا صلِّ علیٰ خوش آمدید
آمد نورِ خدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

یاحبیبِ کبریا صلِّ علیٰ خوش آمدید
تاجدارِ انبیا صلِّ علیٰ خوش آمدید

اے مِرے مُشکِل کُشا صلِّ علیٰ خوش آمدید
جان و دل تم پر فِدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

آگئے ہیں مصطفےٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید

(۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آگئے ہیں مصطفےٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید
ہوگئے جلوہ نُما صلِّ علیٰ خوش آمدید

سیِّد و سردارِ ما صلِّ علیٰ خوش آمدید
مالک و مختار ما صلِّ علیٰ خوش آمدید

رازدارِ کبریا صلِّ علیٰ خوش آمدید
نائبِ ربُّ العُلیٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید

آمِنہ کے دِلرُبا صلِّ علیٰ خوش آمدید
اے ہمارے رُہنما صلِّ علیٰ خوش آمدید

مسکُراتی پھول برساتی اور اَٹھلاتی ہوئی
گُنگُناتی ہے صبا صلِّ علیٰ خوش آمدید

بُلبلیں ہیں نغمہ خواں اور پڑھ رہی ہیں قُمریاں
نعتِ پاکِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید

سبز پرچم چار سُو لہرا رہے ہیں جشن ہے
آمدِ محبوب کا صلِّ علیٰ خوش آمدید

غم زدو غم کھاؤ مت اے بے کسو گھبراؤ مت
آگئے مشکِل کُشا صلِّ علیٰ خوش آمدید

جھوم جاؤ بے کسو امداد کرنے آگئے
خَلق کے حاجت روا صلِّ علیٰ خوش آمدید

بے نواؤ آؤ تم، آؤ گداؤ آؤ تم
صدقہ لے لو نور کا صلِّ علیٰ خوش آمدید

آمِنہ کے گھر پہ چلتے ہیں سب آؤ مل کے ساتھ
اور لگاتے ہیں صدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

بے کسوں کے دادرس اے خلق کے فریادرس
دور کر رنج و بلا صلِّ علیٰ خوش آمدید

چشمِ رحمت کیجئے اپنی مَحبّت دیجئے
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

اپنا غم دے دیجئے اور چشمِ نم دے دیجئے
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

دردِ عِصیاں کی دوا، دو بحرِ مرشِد دو شِفا
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

گنبدِ خضرا کے جلووں سے یہ دل آباد ہو
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ کے قدموں میں لیرا خاتمہ بالخیر ہو
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

اب بقیعِ پاک میں دو گز زمیں دے دیجئے
در پہ حاضِر ہے گدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

جھوم کر ہاں جھوم کر عطّار کے ہمراہ تم
مست ہو کر دو صدا صلِّ علیٰ خوش آمدید

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تاجدارِ انبیاء، آقا کی آمد مرحبا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاجدارِ انبیا، آقا کی آمد مرحبا
رازِ دارِ کبریا، آقا کی آمد مرحبا

آگئے خیرُ الورٰی، آقا کی آمد مرحبا
آئے شاہِ انبیا، آقا کی آمد مرحبا

مَظہرِ ربُّ العُلیٰ، آقا کی آمد مرحبا
مصطَفٰے و مُجتبیٰ، آقا کی آمد مرحبا

آمِنہ کے دُلربا، آقا کی آمد مرحبا
ہیں حلیمہ کے پیا، آقا کی آمد مرحبا

پیشوائے انبیا، آقا کی آمد مرحبا
مُرسَلیں کے مُقتدا، آقا کی آمد مرحبا

سیّدِ ارض و سما، آقا کی آمد مرحبا
سرورِ ہر دَوسَرا آقا کی آمد مرحبا

خَلق کے حاجت روا، آقا کی آمد مرحبا
دافعِ رنج وبلا، آقا کی آمد مرحبا

سیّد و سردارِ ما، آقا کی آمد مرحبا
مالِک و مختارِ ما، آقا کی آمد مرحبا

بے کسوں کا آسرا، آقا کی آمد مرحبا
حامیِ ہر بے نوا، آقا کی آمد مرحبا

بَیتِ اَقصیٰ بامِ کعبہ بَر مکانِ آمِنہ
نَصب پرچم ہو گیا، آقا کی آمد مرحبا

چاند سا چمکاتے چِہرہ نور برساتے ہوئے
آگئے بدرُالدُّجیٰ، آقا کی آمد مرحبا

آمِنہ کے گھر میں آقا کی ولادت ہوگئی
مرحبا صلِّ علیٰ، آقا کی آمد مرحبا

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گرے
دبدبہ آمد کا تھا، آقا کی آمد مرحبا

چودہ کنگُورے گرے آتشکدہ ٹھنڈا ہوا
سٹپٹا شیطاں گیا، آقا کی آمد مرحبا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُٹھی ... گئی ... آقا کی آمد مرحبا

بن کے پرتو سے ہے جلمک سب کا سب یہ ہمسماں
آسمانوں پر گئے اور خلد کی بھی سیر کی
حاضر و ناظر بھی ہیں اور باطن و ظاہر بھی ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

... آقا کی آمد مرحبا

شاہ کا یہ مرتبہ، آقا کی آمد مرحبا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کچھ نہیں ان سے چھپا، آقا کی آمد مرحبا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قبر میں عطار کی، آمد ہو جب سرکار کی ہو زباں پر یاخدا، آقا کی آمد مرحبا

حشر میں عطار ان کو دیکھتے ہی بول اٹھا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مرحبا یامصطفٰے آقا کی آمد مرحبا

غیبت کی تعریف

کسی (زندہ یامُردہ) شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا، پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (بہارِشریعت حصّہ۱۶ص۱۷۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

مدینہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا۔ اس وقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار! میری اُمّت مجھے ہبہ کردے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۳۰ص۷۱۷)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عرب کے تاجدار آقا و مولیٰ مرحبا

اے عرب کے تاجدار آقا و مولیٰ مرحبا
اے رسولِ شاندار آقا و مولیٰ مرحبا

آئے شاہِ نامدار آقا و مولیٰ مرحبا
سب پکارو بار بار آقا و مولیٰ مرحبا

اے حبیبِ کردگار آقا و مولیٰ مرحبا
اے خدا کے شاہکار آقا و مولیٰ مرحبا

آمِنہ کے گُلعَذار آقا و مولیٰ مرحبا
اے ہمارے شَہر یار آقا و مولیٰ مرحبا

انبیا کے تاجدار آقا و مولیٰ مرحبا
طیبہ کے ناقہ سُوار آقا و مولیٰ مرحبا

بہرِ اُمّت اشکبار آقا و مولیٰ مرحبا
شافعِ روزِ شمار آقا و مولیٰ مرحبا

رحمتِ پروردگار آقا و مولیٰ مرحبا
حق کے تم آئینہ دار آقا و مولیٰ مرحبا

اپنے ربّ کے رازدار آقا و مولیٰ مرحبا
غیب تم پر آشکار آقا و مولیٰ مرحبا

یاشہِ عالی وقار آقا و مولیٰ مرحبا
بادشاہِ نامدار آقا و مولیٰ مرحبا

غمزدوں کے غمگسار آقا و مولیٰ مرحبا
بے قراروں کے قَرار آقا و مولیٰ مرحبا

دو جہاں کے تاجدار آقا و مولیٰ مرحبا
سرورِ بااختیار آقا و مولیٰ مرحبا

مرہمِ قلبِ فِگار آقا و مولیٰ مرحبا
میرا بگڑا دل سَنوار آقا و مولیٰ مرحبا

عزّتِ رُسوا و زار آقا و مولیٰ مرحبا
قوّتِ زار و نَزار آقا و مولیٰ مرحبا

آگئے دنیا میں یار آقا و مولیٰ مرحبا
آیا ہر شے پر نِکھار آقا و مولیٰ مرحبا

کر منوَّر قلبِ تار آقا و مولیٰ مرحبا
دُور ہو دل کا غُبار آقا و مولیٰ مرحبا

سب سے بڑھ کر کامگار آقا و مولیٰ مرحبا
باعثِ باغ و بہار آقا و مولیٰ مرحبا

جلوہ کر دے آشکار آقا و مولیٰ مرحبا

ہو فِدا عطّارِ زار آقا و مولیٰ مرحبا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آمدِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

آمدِ مصطفٰے مرحبا مرحبا — اَحمدِ مُجتبٰے مرحبا مرحبا
یاشفیعَ الوَریٰ مرحبا مرحبا — خاتَمُ الاَنبیا مرحبا مرحبا
یارسولِ خدا مرحبا مرحبا — اے مِرے دلرُبا مرحبا مرحبا
آئے شمسُ الضحٰی مرحبا مرحبا — شاہِ بدرُالدُّجٰی مرحبا مرحبا
آئے نورُالھُدٰی مرحبا مرحبا — شاہِ خیرُالورٰی مرحبا مرحبا
آئے مُشکِل کُشا مرحبا مرحبا — میرے حاجت روا مرحبا مرحبا
رہبرورہنما مرحبا مرحبا — شاہِ ہر دوسرا مرحبا مرحبا
رحمتِ کبریا مرحبا مرحبا — شاہِ ارض و سما مرحبا مرحبا
یاحبیبِ خدا مرحبا مرحبا — سیّدُالاَتقیا مرحبا مرحبا
دلبرِ آمِنہ مرحبا مرحبا — والِدِ فاطِمہ مرحبا مرحبا
آئے صدرُالعُلٰی مرحبا مرحبا — سب لگاؤ صدا مرحبا مرحبا

اے سِراجِ منیر اے نعیم و بشیر — سرورِ انبیا مرحبا
آمِنہ کے یہاں شاہِ کون و مکاں — آئے غُل پڑ گیا مرحبا
ہے شَفاعت کا تاج جن کے سر پر وہ آج — آگئے مرحبا مرحبا
آئے پیارے نبی ہر طرف تھی خوشی — چارسُو شور تھا مرحبا
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مہکی مہکی فَضا — گنگناتی صَبا مرحبا
پھول کھلنے لگے نعت کہنے لگے — ہر شجر جھوم اٹھا
ابرِ رحمت اُٹھا اور برسنے لگا — کیف سا چھا گیا
چار سُو چاندنی ہر طرف روشنی — جابجا نور تھا
تھی ہوا مُشکبار آئی ہرسُو بہار — نِکھری نِکھری فَضا
واعِظِ خوش بیاں اُن کا ہر نعت خواں — کہتا ہے کہتا تھا
ہے بڑا مرتبہ ماہِ مِیلاد کا — اِس میں آئے پیا
مُنہ اُجالا ہوا بول بالا ہو — ہر مسلمان کا

ہر صَنَم[1] گر پڑا کعبہ کہنے لگا آ گئے مصطفٰے مرحبا
دُور اندھیرا ہوا لو سَویرا ہوا آ گئے مصطفٰے مرحبا
دھوم صلِّ علیٰ کی مچی ہر جگہ آ گئے مصطفٰے مرحبا
بے قرارو سنو دل فِگارو[2] سنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
مَرغُزارو[3] سُنو ریگزارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
گُلعَذارو[4] سُنو ماہ پارو سنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
شاندارو سُنو جاندارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
اے دُلارو سُنو میرے پیارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
میرے یارو سُنو دوستدارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
آبشارو سُنو تیز دھارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
شاخسارو[5] سُنو خارزارو[6] سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
اے بَہارو سُنو تُم نظارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
چاند تارو سُنو تم بھی غارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
لالہ زارو[7] سُنو منجدھارو[8] سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
تاجدارو سُنو مالدارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
اے کہارو[9] سُنو تم سُنارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
ہو نہارو سُنو ہوشیارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
رازدارو سُنو روزہ دارو سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
کامدارو[10] سُنو کارکارو[11] سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
شہسُوارو[12] سُنو نامدارو[13] سُنو آ گئے مصطفٰے مرحبا
عیدِ میلاد ہے کس قدر شاد ہے قلب، عطّار کا مرحبا مرحبا

مدینہ

۱ بُت ۲ زخمی دل والو ۳ مَرغ یعنی ہری گھاس "مرغزار" یعنی جہاں ہری گھاس پھیلی ہوئی ہو۔ ۴ پھول جیسے گال والا بچہ، خوبصورت بچہ ۵ درختوں کا جھنڈ
۶ کانٹوں بھرا جنگل ۷ یعنی گلزار ۸ دریا کے بیچ کی دھار ۹ پالکی اٹھانے والا ۱۰ کارکن، عہدیدار ۱۱ خوش نصیب ۱۲ گھوڑے سوار ۱۳ عالی جناب

ھو مبارَک اھلِ ایماں عیدِمیلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہو مبارَک اہلِ ایماں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہو گئی قسمت دَرَخشاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوب خوش ہیں حُور و غِلماں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہر مَلک ہے شادماں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چار سُو ہیں کیا چھما چھم رحمتوں کی بارشیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جھومتے ہیں ابرِ باراں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نور کی پُھوہار برسی چار سُو ہے روشنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہو گیا گھر گھر چَراغاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چار جانب دُھوم ہے سرکار کے مِیلاد کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جھومتا ہے ہر مسلماں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عرش پر چاروں طرف صلِّ علیٰ کی دھوم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آگئے ہیں نُورِ یَزداں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غنچے چٹکے پھول مہکے یہ طرف آئی بہار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہو گئی صبحِ بہاراں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جانتے ہو کیوں ہے روشن آسمان و کہکشاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حق نے بھیجا ہے کہا حق نے چَراغاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہم نہ کیوں روشن کریں گھر گھر دیے میلاد کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خود کرے جب حق چَراغاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عید میلادُ النبی تو عید کی بھی عید ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عید ہا عیداں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

WWW.NAFSEISLAM.COM

غم کے مارو! بے سہارو! بس تمہاری عید ہے — ہو گیا راحت کا ساماں عید میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بیقرارو! دلفِگارو! بس تمہاری عید ہے — کیوں ہو حیران و پریشاں عید میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

غم نصیبو! اب غموں کا دُور اندھیرا ہوگیا — تم مناؤ خوب خوشیاں عید میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کِھل اُٹھے مُرجھائے دل اور جان میں جان آ گئی — آگئے ہیں جانِ جاناں عید میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بے کسوں کے دن پھرے اور غم کے مارے ہنس پڑے — ہو گیا خوشیوں کا ساماں عید میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل آج ''عیدی'' میں ملے گی مغفِرت — ہے جبھی شیطاں پریشاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یا نبی! اپنی وِلادت کی خوشی میں اپنا غم — دیجئے طیبہ کے سلطاں عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عیدِ میلادُ النَّبی کا واسِطہ عطّارؔ کو — بخش دے اے ربِّ رَحماں عیدِ میلادُ النَّبی عزوجل

غصّہ ایمان کو خراب کرتا ہے

خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ، وَحَتَّمٌ لِّلْمُسْلِمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَلَوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی ج٦، ص٣١١ حدیث ٨٢٩٤)

غصّہ کی تعریف

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سب جھوم جھوم کر کہو سرکار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وہ غمزدوں کے حامی و غم خوار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وہ مسکراتے خلق کے سردار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہے چار جانب آج جشنِ آمدِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خوشیوں کے لمحات آگئے دیوانے جھوم اُٹھے
دائی حلیمہ میں تری تقدیر پر نثار
پڑھتے ہوئے دُرُود اب تعظیم کو اُٹھو
دیوانو! آؤ آمنہ بی بی کے گھر چلیں
پرچم کشائی کے لئے لو آمنہ کے گھر
لہراؤ سبز پرچم اے اسلامی بھائیو!
ہوتے ہی پیدا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی کہا
رکھو گناہ گارو نہ اب خوف حشر کا
اے مجرمو! تمہارے طرفدار آگئے

سرکار آگئے، شہِ اَبرار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دونوں جہاں کے مالِک و مختار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دُکھیوں کے بے کسوں کے مددگار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
چمکاتے اپنا چہرہ چمکدار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دنیا میں آج نبیوں کے سالار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
گودی میں تیری احمدِ مختار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اُٹھ کر پڑھو سلام سب سرکار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
صبح بہاراں ہو گئی سرکار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
روحُ الامیں ملائک کے سردار آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
گھر گھر کرو چراغاں سب سرکار آگئے
اُمّت کی مغفرت کے طلب گار آگئے
اے مجرمو! تمہارے طرفدار آگئے

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یامصطفٰے

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یامصطفٰے — چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یامصطفٰے
کہہ کر اے عِصیاں شِعارو مرحبا یامصطفٰے — بگڑی قسمت کو سنوارو مرحبا یامصطفٰے
مفلِسو، غُربت کے مارو مرحبا یامصطفٰے — کہہ کے دامن کو پَسارو مرحبا یامصطفٰے
تم بھی کہہ دو مالدارو مرحبا یامصطفٰے — بادشاہو، نامدارو مرحبا یامصطفٰے
سب پکارو بے قرارو مرحبا یامصطفٰے — کہہ دو اے فُرقت کے مارو مرحبا یامصطفٰے
کہہ دو رنج و غم کے مارو مرحبا یامصطفٰے — آؤ ہمّت اب نہ ہارو مرحبا یامصطفٰے
سب پکارو دلفِگارو مرحبا یامصطفٰے — اے یتیمو! بے سہارو مرحبا یامصطفٰے
کہہ دو اے سجدہ گزارو مرحبا یامصطفٰے — تم بھی کہہ دو روزہ دارو مرحبا یامصطفٰے
سب پکارو رازدارو مرحبا یامصطفٰے — تم بھی کہہ دو بردہ دارو مرحبا یامصطفٰے
سب پکارو آبشارو مرحبا یامصطفٰے — وادیو اور کوہسارو مرحبا یامصطفٰے
تم بھی کہہ دو مرغزارو مرحبا یامصطفٰے — باغ کے رنگیں نظارو مرحبا یامصطفٰے
کہہ دو تم بھی چاند تارو مرحبا یامصطفٰے — بچھیوں کی اُڑتی ڈارو مرحبا یامصطفٰے
بول اُٹھو اے شیر خوارو مرحبا یامصطفٰے — ماہ پارو گلعذارو مرحبا یامصطفٰے
کیوں نہیں کہتے ہو پیارو مرحبا یامصطفٰے — کہہ بھی دو نابدارو مرحبا یامصطفٰے

آج ہے جشنِ ولادت مرحبا یا مصطفٰے

آج ہے جشنِ ولادت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
آج آئے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرحبا مہرِ رسالت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مرحبا ماہِ نُبُوَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آمدِ شاہِ مدینہ مرحبا صد مرحبا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مرحبا اے جانِ رحمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرحبا آقا کی آمد مرحبا نورِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہوگئی کافور ظلمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آج دنیا میں وِلادت مصطفٰے کی ہو گئی
خوب چمکی اپنی قسمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کعبہ سجدے کو جھکا بُت سارے اَوندھے گر پڑے
آ گئی شیطاں کی شامت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آگئے سرکار ہر سُو بارشِ انوار ہے
جھومتے ہیں ابرِ رَحمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چار سُو ہیں رحمتوں کی کیا چھما چھم بارِشیں!
آئے لمحاتِ مُسرَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مرحبا کی دھوم مچاؤ سب پکارو مرحبا
جھوم کر اہلِ مَحَبَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آج گھر گھر روشنی ہے سبز پرچم ہیں بُلند
جھومتے ہیں اہلِ سنَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
شاد ماں ہے خود مُسرَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جشنِ میلادُ النبی کی دھوم ہے چاروں طرف
مست ہیں اہلِ مَحَبَّت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوب گاتی تھیں تَرانے دَف بجا کر بچیاں
ہر طرف کہتی تھی خَلقت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آ گئی اُٹھو سُواری آمِنہ کے لال کی
ان سے مانگو ان کی الفت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

لے کے کشکول اے فقیرو آمِنہ کے گھر چلو
مانگ لو جو چاہو نعمت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یا نبی ! اپنی ولادت کی خوشی میں دیجئے
خلد میں اپنی رفاقت مرحبا یا مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

واسطہ تم کو ولادت کا مدینے میں گِلہ
مے کھوں دیدو بتُہرِ رَبت مرحبا یا مصطفٰے

دے دو تم عطّار کو عیدی میں چشمِ اشکبار
اپنا غم دو اپنی اُلفت مرحبا یا مصطفٰے

کیوں بارھویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا
آیا اِسی دن احمدِ مختار آگیا

گھر آمِنہ کے سیّدِ اَبرار آگیا
خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا

جس وقت کوئی مَرحَلہ دُشوار آگیا
کام آمِنہ کا دلبرودلدار آگیا

برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر
رحمت سراپا جب مرا سردار آگیا

عرصہ جدائی کو ہوا اب تو بلایئے
پھر کاش! رو رو کر کہوں سرکار آگیا

آؤں گا جب مدینے تو رو کر کہوں گا میں
بھاگا ہوا یہ تیرا گنہگار آگیا

بارِگناہ سر پر ہے آنکھوں میں اَشک ہیں
بخشش کی آس لے کے گنہگار آگیا

مجھ کو شفا دو یا نبی مَرَضِ گناہ سے
در پہ تمہارے عصیاں کا بیمار آگیا

عید میلادُ النّبی ہے دل بڑا مسرور ہے

عیدِ میلادُ النّبی ہے دل بڑا مسرور ہے
عید دیوانوں کی تو بارہ ربیعُ النّور ہے

اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

ہر مَلَک ہے شاد ماں خوش آج ہر اک حور ہے
ہاں! مگر شیطان مَع رُفقا بڑا رنجور ہے

آمدِ سرکار سے ظلمت ہوئی کافور ہے
کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نور ہے

جشنِ میلادُ النّبی ہے کیوں نہ جھومیں آج ہم
مسکراتی ہیں بہاریں سب فَضا پُر نُور ہے

غم کے بادَل چھٹ گئے ہر غم کا مارا جھوم اٹھا
آ گیا خوشیاں لیے ماہِ ربیعُ النُّور ہے

خوب دیوانو! پڑھو تم صلِّ علیٰ جھوم جھوم
آج وہ پیارا جہاں میں جو پیارا نور ہے

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، بلکہ گھر کا گھر سب نور ہے

نہ کیوں آج جُھومیں کہ سرکار آئے

نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے — خدا کی خدائی کے مُختار آئے

نہ کیوں بارہویں پہ ہمیں پیار آئے — کہ آئے اِسی روز سرکار آئے

وہ آئے دو عالم کے مختار آئے — لو آج آئے امّت کے غمخوار آئے

مُسرَّت سے ہم کیوں نہ دھومیں مچائیں — ہمارے شَہَنشاہ و سردار آئے

مسلمانو! صبحِ بہاراں مبارَک — وہ برساتے انوار سرکار آئے

مبارَک تجھے آمِنہ ہو مبارَک — ترے گھر شَہَنشاہِ اَبرار آئے

مبارَک حلیمہ تجھے بھی مبارَک — ترے گھر میں نبیوں کے سردار آئے

مبارَک تمہیں غم کے مارو مبارَک — مداوائے غم بن کے غمخوار آئے

سُوال اپنی اُمّت کی بخشِش کا کرتے — وہ ہم عاصیوں کے طرفدار آئے

یتیموں کے والی غریبوں کے حامی — وہ آفت زدوں کے مددگار آئے

مصیبت کے ماروں کی ڈھارس بندھانے — شکستہ دلوں کے وہ دلدار آئے

سیاہی ہمارے گناہوں کی دھونے — بہاتے ہوئے اَشک سرکار آئے

جہاں میں وہ نیکی بھلائے کو دیں تا — نے وہ بے اطل، رہ کہ آثار آئے

نہ کیوں آج جشنِ ولادت منائیں — نظر ربّ کی رحمت کے آثار آئے

عَدَد ہم کو بارہ کا کیوں ہو نہ پیارا — کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے

گھٹا چھا گئی ہر طرف رحمتوں کی — وہ لہراتے گیسوئے خمدار آئے

چلو اے گداؤ!، چلو بے نواؤ — لُٹاتے وہ نعمت کے اَنبار آئے
دُرُودوں کے گجرے لیے اب بڑھو تم — وہ آئے رسولوں کے سالار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
"نہیں" جن کی پیاری زَباں پر نہیں ہے — وہ مکّے میں سخیوں کے سردار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ولادت کا صدقہ جیوں میں جہاں تک — نہ نزدیک دنیائے بیکار آئے
ولادت کا صدقہ ہمیں اپنا غم دو — شہا چشمِ نم کے طلبگار آئے
ولادت کا صدقہ ہو اَخلاق اچّھا — کبھی نہ ہنسی ہم کو بیکار آئے
ولادت کا صدقہ گناہوں سے نفرت — ہو، احساس اچّھائیوں سے مجھے پیار آئے
ولادت کا صدقہ بقیعِ مبارَک — کی دوگز زمیں کے طلبگار آئے
ولادت کا صدقہ ہوں پابندِ سنّت — ہمیں عار فیشن سے سرکار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ولادت کا صدقہ بیاں میں اثر دو — ہو اِصلاح اس کی جو بدکار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ولادت کا صدقہ مدینے میں آقا — مجھے موت اے میرے سرکار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ولادت کا صدقہ نِقاب اب اٹھا دو — لیے ہم سب امیدِ دیدار آئے
ولادت کا صدقہ جگہ بہرِ مرکز[1] — ملے یہ لئے عرض سرکار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ولادت کا صدقہ پڑوسی بنانا — شہا خُلد میں جب یہ بدکار آئے
ولادت کا صدقہ شہا زندگی بھر — مدینے میں ہر سال عطّار آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

[1] :اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وِلادَتِ پاک کے صدقے بابُ المدینہ کراچی میں پرانی سبزی منڈی کے پاس دعوتِ اسلامی کیلئے "بہرِ عالمی مدنی مرکز" تقریباً دس ہزار گز جگہ ملی اوراب وہاں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ اور جامعۃ المدینہ کی عالی شان عمارت قائم ہے۔

ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

(۱۴ صفر المُظفّر ۱۴۲۸ھ کو یہ کلام قلمبند کیا گیا)

ہے آج جشنِ وِلادت نبی کی آمد ہے
جلاؤ شمعِ مَحبَّت نبی کی آمد ہے

جہاں میں بجتی ہے نوبت نبی کی آمد ہے
سُناؤ سب کو بِشارت نبی کی آمد ہے

ہوئی خدا کی عِنایت نبی کی آمد ہے
سجائے تاجِ شَفاعت نبی کی آمد ہے

گلوں پہ چھاگئی نُزہت نبی کی آمد ہے
چمن میں پھیلی ہے نکہت نبی کی آمد ہے

ہے اک عجیب سی فَرحت نبی کی آمد ہے
دلوں پہ طاری مُسرَّت نبی کی آمد ہے

نہ کیوں ہو وَجد میں قِسمت نبی کی آمد ہے
نہیں خوشی کی نِہایَت نبی کی آمد ہے

الٰہی! کرلوں زیارت نبی کی آمد ہے
عطا ہو چشمِ بَصیرت نبی کی آمد ہے

ہے خوب بارشِ رحمت نبی کی آمد ہے
زوال و اَبتَر گے کَبریت نبی کی آمد ہے

ہُوا ہے وادیِ رحمت نبی کی آمد ہے
خدا سے مانگ لو جنّت نبی کی آمد ہے

برائے رُشد و ہِدایت نبی کی آمد ہے
سُنانے نیکی کی دعوت نبی کی آمد ہے

عدو پہ چھائی ہے ہَیبت نبی کی آمد ہے
ملی ہے خاک میں نَخوَت نبی کی آمد ہے

بُتوں کی آگئی شامت نبی کی آمد ہے
مٹے گی کُفر کی ظُلمت نبی کی آمد ہے

خوشی کی آ گئی ساعت نبی کی آمد ہے
مناؤ جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

سجاؤ گھر کو و چوپالوں کو رو محلّے میں
مناؤ جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

مچاؤ دھوم سبھی مرحبا کے نعروں کی
مناؤ جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

سجادو کوچہ و بازار سبز جھنڈوں سے
ملیگی قلب کو راحت نبی کی آمد ہے

پکارو زور سے دیوانو! یارسولَ اللّٰہ
مناؤ جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے

اُٹھو ادب سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں
اب آیا وقتِ ولادت نبی کی آمد ہے

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحبَّت میں
دُرودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

کرم کے در ہیں کھلے جھوم کر برستی ہے — خُدائے پاک کی رَحمت نبی کی آمد ہے
کرو خدا سے دعائیں نہ ہو گی مایوسی — کُھلا ہے بابِ اِجابت نبی کی آمد ہے
ہے شاد شاد مسلماں مگر عدو ناخوش — ہے ٹوٹی اس پہ قیامت نبی کی آمد ہے

جُلوسِ جشنِ ولادت میں نعت کی دھومیں — مچاؤ ہے یہ سعادت نبی کی آمد ہے
خوشی سے آج تو لوٹوں گا خوب مچلوں گا — جہاں میں ماہِ رسالت نبی کی آمد ہے
گھر آمنہ کے چلو چل کے ضَو کرتے ہیں — ہمیں ہو بھی مبارک نبی کی آمد ہے
اے غمزدو! ہو مبارک کہ غم غلط ہو نگے — ملیگی اب تمہیں راحت نبی کی آمد ہے
خوشی سے پھولے سماتے نہیں ہیں عُشّاق آج — ہے چھائی رُخ پہ بَشاشَت نبی کی آمد ہے
کرو گناہوں سے توبہ تو خوش خُدا ہوگا — بہاؤ اشکِ نَدامت نبی کی آمد ہے
الٰہی! جشنِ ولادت کا واسِطہ ہم کو — عذاب سے دے بَراءَت نبی کی آمد ہے

نہ مانگنے میں کسر سائلو کوئی رکھنا — جو چاہو مانگ لو نعمت نبی کی آمد ہے
سبھی نبی صَفیں باندھے کھڑے ہیں اقصیٰ میں — ہوئی ہے رائے اِمامت نبی کی آمد ہے
اندھیری گور میں گھبراؤ مت گنہگارو — لو کر لو تم بھی زیارت نبی کی آمد ہے
جو خوش نصیب ہیں وہ اپنے ربّ کی رحمت سے — پئیں گے دید کا شربت نبی کی آمد ہے
گناہ گارو لپٹ جاؤ آج قدموں سے — کرم سے پاؤ گے جنّت نبی کی آمد ہے
اندھیرا گھپ تھا چکا چوند ہو گئی یک دم — بفضلہٖ مری تُربَت نبی کی آمد ہے

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے
تب تلک جشنِ ولادت ہم مناتے جائے گے

اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جبلہ حاسِدوں جلا بھنتے سٹپٹاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
نعتِ محبوبِ خدا سنتے سناتے جائیں گے
یارسولَ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حشر تک جشنِ ولادت ہم مناتے جائیں گے
"مرحبا یا مصطفٰے" کی دھوم مچاتے جائیں گے

چار جانب ہم دِیے گھی کے[1] جلاتے جائیں گے
گھر تو گھر سارے، مَحلّے کو سجاتے جائیں گے

ہم ربیعُ النُّور میں جھنڈے ہرے لہرائیں گے
ساری گلیاں روشنی سے جگمگاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عیدِ میلادُ النَّبی کی شب چَراغاں کر کے ہم
قبر نورِ مصطفٰے سے جگمگاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ہم جُلوسِ جشنِ میلادُ النَّبی میں جھوم کر
راستے بھر مرحبا کی دھوم مچاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
لاکھ شیطاں ہم کو روکے فضلِ ربّ سے تا ابد
جشن آقا کی ولادت کا مناتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جھوم کر سارے ہوئے آقا کہیں آ دم حرا
حشر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یارسولَ اللّٰہ کا نعرہ لگاؤ زور سے
اُن کے دشمن منہ بھُلاتے بُڑبُڑاتے جائیں گے

[1] "دِگھی" کے معنی ہیں "مٹی کا برتن" (مرکز تربیت اسلام فیضان مدینہ)

تم کرو جشنِ ولادت کی خوشی میں روشنی — وہ تمہاری گورِ تیرہ جگمگاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دو جہاں کے شاہ کی شاہی سُواری آگئی — رَحمتوں کے وہ خزانے اب لٹاتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آرہے ہیں شافِعِ محشر اُٹھو اے عاصِیو! — ہم گنہگاروں کو حق سے بخشواتے جائیں گے

ہوگئی صبحِ بہاراں کیف آورہے سَماں — خوش نصیبوں کو وہ اب جلوہ دکھاتے جائیں گے

صبحِ صادِق ہوگئی سب آمِنہ کے گھر چلیں — نور کی برسات ہوگی ہم نہاتے جائیں گے

ذکرِ میلادِ مبارَک کیسے چھوڑیں ہم بھلا — جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

مُنعَقِد کرتے رہیں گے اجتماعِ ذکرونعت — دھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے

کرلو نیّت خوب کوشش کرکے ہم اپنا عمل — مَدَنی انعامات پر ہردم بڑھاتے جائیں گے

کرلو نیّت سنّتوں کی تربیّت کے واسِطے — قافِلوں میں ہم سفر کرتے کراتے جائیں گے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوب برسیں گی جنازے پر خُدا کی رحمتیں — قبر تک سرکار کی نعتیں سناتے جائیں گے

حَشر میں زیرِ لوائے حمد اے عطّار ہم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نعتِ سلطانِ مدینہ گُنگُناتے جائیں گے

منانا جشنِ میلادُ النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

منانا جشنِ میلادُ النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

خدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے
نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

خدائے پاک کی رسّی کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
نہیں چھوڑیں گے دامانِ نبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

لگاتے جائیں گے ہم یارسولَ اللّٰہ کے نعرے
مچانا مرحبا کی دھوم بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

جو چاہو مانگ لو دروازۂ رحمت کُھلا ہے آج
تمہیں خالی ولادت کی گھڑی ہرگز نہ چھوڑیں گے

خوشی ہم حشر تک جشنِ ولادت کی منائیں گے
سجاوٹ اور کرنا روشنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

اگرچہ جان بھی دینی پڑی تو شوق سے دیں گے
مگر نعتِ نبی پڑھنا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

نبی کے نام پر سوجان سے قربان ہوجائیں
غلامانِ نبی ذِکرِ نبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

جو کوئی جس کا کھاتا ہے اُسی کے گیت گاتا ہے
نبی کے گیت گانا ہم کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

اگرچہ راستے میں لاکھ روڑے کوئی اٹکائے
رہِ اُلفت پہ چلنا ہم کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

کمانے مال وزر دَر دَر پھرے اپنی بلا ہم تو
نہ چھوڑیں گے مدینے کی گلی ہرگز نہ چھوڑیں گے

اے میرے بھائیو! ہے تم سے مَدَنی اِلتجا میری
پکارو ہم رضا کی پیروی ہرگز نہ چھوڑیں گے

صحابہ اور ولیوں کی مَحبَّت دل میں ڈالی ہے
لہٰذا دعوتِ اسلامی بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

ہمارا عہد ہے کہ دعوتِ اسلامی کو ہرگز
کبھی بھی ہم نہ چھوڑیں گے کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

تسلّی رکھ نہ ہو مایوس قبر و حشر میں عطّار
تجھے تنہا رسولِ ہاشمی ہرگز نہ چھوڑیں گے

جشنِ ولادت کے موقع پر لگائے جانے والے "دعوتِ اسلامی" کے مقبول نعرے

سردار کی آمد مرحبا — اچھے کی آمد مرحبا
سالار کی آمد مرحبا — سچّے کی آمد مرحبا
مُختار کی آمد مرحبا — سوہنے کی آمد مرحبا
مَنٹھار کی آمد مرحبا — موہنے کی آمد مرحبا
دلدار کی آمد مرحبا — بشیر کی آمد مرحبا
غمخوار کی آمد مرحبا — نذیر کی آمد مرحبا
تاجدار کی آمد مرحبا — مُنیر کی آمد مرحبا
شاندار کی آمد مرحبا — بَصیر کی آمد مرحبا

شہریار کی آمد مرحبا — شَہیر کی آمد مرحبا
شہِ ابرار کی آمد مرحبا — خبیر کی آمد مرحبا
حُضُور کی آمد مرحبا — ظَہیر کی آمد مرحبا
پُرنور کی آمد مرحبا — رؤف کی آمد مرحبا
غَیُور کی آمد مرحبا — رحیم کی آمد مرحبا
اُس نور کی آمد مرحبا — کریم کی آمد مرحبا
رسول کی آمد مرحبا — نعیم کی آمد مرحبا
مقبول کی آمد مرحبا — علیم کی آمد مرحبا
آمِنہ کے پھول کی آمد مرحبا — حلیم کی آمد مرحبا
یاسین کی آمد مرحبا — حکیم کی آمد مرحبا
طٰہٰ کی آمد مرحبا — عظیم کی آمد مرحبا
مُزَّمِّل کی آمد مرحبا — آقا کی آمد مرحبا
مُدَّثِّر کی آمد مرحبا — داتا کی آمد مرحبا
پیارے کی آمد مرحبا — مولیٰ کی آمد مرحبا

اَولیٰ کی آمد مرحبا — جانِ جاناں کی آمد مرحبا
اعلیٰ کی آمد مرحبا — سیّاحِ لامکاں کی آمد مرحبا
والا کی آمد مرحبا — محبوبِ رَحماں کی آمد مرحبا
بالا کی آمد مرحبا — سرورِ دوجہاں کی آمد مرحبا
پیشوا کی آمد مرحبا — شہِ کون ومکاں کی آمد مرحبا
دلبر کی آمد مرحبا — محبوبِ ربّ کی آمد مرحبا
رہبر کی آمد مرحبا — سلطانِ عَرَب کی آمد مرحبا
افسر کی آمد مرحبا — رسولِ اکرم کی آمد مرحبا
سرور کی آمد مرحبا — نورِ مُجسَّم کی آمد مرحبا
تاجور کی آمد مرحبا — شاہِ بنی آدم کی آمد مرحبا
پیمبر کی آمد مرحبا — نبیِ مُحتَشَم کی آمد مرحبا
مُنوّر کی آمد مرحبا — شاہِ عرب و عجم کی آمد مرحبا
مُعطَّر کی آمد مرحبا — شافِعِ اُمَم کی آمد مرحبا
شاہِ بحر و بر کی آمد مرحبا — سراپا جُود و کرم کی آمد مرحبا
رسولِ انور کی آمد مرحبا — دافِعِ رَنج و اَلم کی آمد مرحبا
طبیبِ [illegible] کی آمد مرحبا — سیّد [illegible] کی آمد مرحبا
ساقیِ کوثر کی آمد مرحبا — جیّد کی آمد مرحبا
مکّی کی آمد مرحبا — طیّب کی آمد مرحبا
مَدَنی [illegible] کی آمد مرحبا — طاہر کی آمد مرحبا
عَرَبی کی آمد مرحبا — حاضِر کی آمد مرحبا
قُرَشی کی آمد مرحبا — ناظِر کی آمد مرحبا
ہاشِمی کی آمد مرحبا — ناصِر کی آمد مرحبا
مُطَّلِبی کی آمد مرحبا — ظاہر کی آمد مرحبا
سلطاں کی آمد مرحبا — باطن کی آمد مرحبا
ذیشاں کی آمد مرحبا — حامی کی آمد مرحبا
غیب داں کی آمد مرحبا — آقائے عطّار کی آمد مرحبا

مَنقَبت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

یقیناً مَنبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ
حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

بِلا شک پیکرِ صبر و رِضا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ
یقیناً مخزنِ صِدق و وفا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

جو یارِ غار محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

طبیبِ ہر مریضِ لادوا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

امیرالمؤمنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرَّب ذات ہے انکی
رفیقِ سرورِ اَرض و سماء صدیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی اعلیٰ ہیں
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافِعی کے پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

تمام اولیاءُ اللّٰہ کے سردار ہیں جو اُس
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

سبھی علمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

خدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہراک سے
فُزوں تر بعد از کُل انبیا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
کیوں ڈوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

بھٹک سکتے نہیں ہم اپنی منزل کھوکروں میں ہے
نبی کا ہے رہنما اور رہنما صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو
طبیب اب بس مرے تو آپ یاصدیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حشر میں حامی
محبِّ شافعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

نہ ڈر عطّار آفت سے خدا عزوجل کی خاص رحمت سے
نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم والی تیرے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَنقَبَتِ عثمانِ غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ملی تقدیر سے مجھ کو صَحابہ کی ثناخوانی — ملا ہے فیضِ عثمانی مِلا ہے فیضِ عثمانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ئی دن تک رہے محصور بے دانہ و بے پانی — شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی کے نور دو لیکر وہ ذُو النُّورَین کہلائے — انہیں حاصل ہوئی یوں قُربتِ محبوبِ رحمانی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نبی نے تیرے بدلے ''بیعتِ رضواں'' میں کی بیعت — کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب — جمعِ قرآں کو کر کے ہی عطا امت پہ تو احسانی

عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خدا بھی اور نبی بھی خود علی بھی اس سے ہیں ناراض — عدو اُن کا اُٹھائے گا قِیامت میں پریشانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں — وُہی بد بخت ہے مَلعون ہے مردود شیطانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم ان کی یاد کی دھومیں مچائیں گے قیامت تک — پڑے ہو جائیں جل کر خاک سب اعدائے عثمانی

امامَ الاسخیا! کر دو عطا حصہ سخاوت کا — قناعت ہو عنایت، دَیں نہ دولت کی فِراوانی

مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ — عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

عُلوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے — حیا کرتی ہے مولیٰ آپ کی مخلوقِ نورانی

سُخن آکر یہاں عطّار کا اِتمام کو پہنچا

تِری عظمت پہ ناطِق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی

یہ رُتبہ کربلا یہ سعادت کربلا

تیرے دربار کو، اس کے انوار کو — آہ! کب پاؤں گا، یاشہِ کربلا
میں نے چُومی نہیں، کربلا کی زمیں — ایک عرصہ ہوا، یاشہِ کربلا
کوچۂ پاک کو، خَس کو خاشاک کو — چوموں آکر پیا، یاشہِ کربلا
ایسا پاؤں جُنوں[1] دھڑکنوں میں سُنوں — کربلا کربلا، یاشہِ کربلا
ازپئے چار یار، اے شہِ ذی وقار — اپنا شیدا بنا، یاشہِ کربلا
چشمِ نم دیجئے اپنا غم دیجئے — بہرِ غوث و رضا، یاشہِ کربلا
خواب میں آیئے، جلوہ دکھلایئے — ازپئے مصطفٰے، یاشہِ کربلا
اس گنہگار کو، خوار و بدکار کو — جیسا بھی ہے نبھا، یاشہِ کربلا
ابنِ شاہِ عرب! مرضِ عِصیاں سے اب — دیدو مجھ کو شفا، یاشہِ کربلا
ایک مظلوم کو اپنے مغموم کو — آفتوں سے چھڑا، یاشہِ کربلا
میرے اُجڑے چمن پر کرم کی بھَرَن[2] — اب تو برسا شہا، یاشہِ کربلا
دل کو مل جائے چَین المدد یاحُسین — ہوں بَہُت غمزدہ، یاشہِ کربلا
اب ہو رخصت خزاں، کِھل اُٹھے گُلستاں — وہ چلا دو ہوا، یاشہِ کربلا
ذُوالفقارِ علی، جب عدُو پہ چلی — قہر سا چھا گیا، یاشہِ کربلا
آہ! دشمن مرے، خوں کے پیاسے ہوئے — لیکے تلوار آ، یاشہِ کربلا
کن لبوں سے فریاد کو آؤ امداد کو — ابنِ مُشکلکشا، یاشہِ کربلا
کاش! شہادت کا جام میں پیوں یاامام — کردو حق سے دُعا، یاشہِ کربلا
کاش! عطّار کا جائے کربلا — چل پڑے قافلہ، یاشہِ کربلا

[1] دیوانگی [2] زور شور کی بارش جو جل تھل کردے۔

یاشہیدِ کربلا فریاد ہے

رضی اللہ تعالٰی عنہ

یاشہیدِ کربلا فریاد ہے — جانِ بی بی فاطمہ فریاد ہے

آہ! سِبطِ مصطَفٰے فریاد ہے — ہائے! ابنِ مُرتَضٰی فریاد ہے

بیڑا اَمواجِ تلاطُم میں پھنسا — آہ! میرے ناخدا فریاد ہے

اُس علی اکبر کا صدقہ جو کہ ہیں — ہم شَبِیہِ مصطَفٰے فریاد ہے

ہے یہی حاجت کہ طیبہ میں مروں — اے مِرے حاجت روا فریاد ہے

مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا — نورِ چشمِ مصطَفٰے فریاد ہے

اقِ ساقیِ کوثر کا صدقہ اِک سَاقِیا — ہے غلام بے اُلفت کا بِلا پِیے فریاد ہے

دشمنوں کی دشمنی سے تنگ ہوں — شَہسُوارِ کربلا فریاد ہے

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پار اُتار اے راکِبِ دوشِ نبی[1] — بحرِ غم سے ناخدا فریاد ہے
بے وفا دنیا کی الفت دور ہو — پیکرِ صدق و وفا فریاد ہے
بہرِ زینب بے حیائی کا حضور — خاتمہ ہو خاتمہ فریاد ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اُمّتِ نانا کی بہنوں کو بنا — پیکرِ شرم و حیا فریاد ہے
ہر طرف سے ہے بلاؤں کا ہُجوم — دافِعِ کرب و بلا فریاد ہے
صبر کا پیمانہ اب لبریز ہے — پیکرِ صبر و رِضا فریاد ہے
مفلس ولاچار وخستہ حال ہوں — مخزنِ جُود و عطا فریاد ہے
چھا گئی دل پر خزاں پیارے حُسین! — دے بہارِ جانفزا فریاد ہے
عزوجل
حُبِّ سادات اے خدا دے واسطہ — اہلبیتِ پاک کا فریاد ہے
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مَنقَبت امام اعظم ابو حنیفه رضی اللہ تعالٰی عنہ

ہو نائبِ سرورِ دو عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ — سراجِ اُمّت فقیہِ افخم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہے نام نعمان ابنِ ثابت، ابوحنیفہ ہے ان کی کنیت — پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

جو بیمثال آپکا ہے تقوٰی، تو بے مثال آپکا ہے فتوٰی — ہیں علم و تقوٰی کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

گنہ کے دلدل میں پھنس گیا ہوں گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں — نکالئے بہرِ نوح و آدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

جسکی بیماری بڑھ چلی اٹھے لڑکے آپ میں بیٹھ گئی ہے — شہا مسلمان ہوں منظّم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

دیارِ بغداد میں بُلا کر مزار اپنا دکھا جہاں پر — ہیں نور کی بارشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفٰے خدارا — کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

تری سخاوت کی دھوم مچی ہے مُراد منہ مانگی مل رہی ہے — عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطفٰے ہوں — کرو کرم بہرِ غوثِ اعظم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

فضول گوئی کی نکلے عادت، ہو دور بے جا ہنسی کی خصلت — دُرود پڑھتا رہوں میں ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

بَلا کا پہرا لگا ہوا ہے، مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے — ترا مُقلِّد امامِ اعظم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

شہا! عدو کا ستم ہے پیہم، مدد کو آؤ امامِ اعظم — سوا تمہارے ہے کون ہمدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

نہ جیتے جی مجھ پہ آئے آفت میں قبر میں بھی رہوں سلامت — بروزِ محشر بھی رکھنا بے غم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

مروں شہا زیرِ سبز گنبد، ہو مدفن آقا بقیعِ غرقد — کرم ہو بہرِ رسولِ اکرم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہوئی شہا فردِ جُرم عائد، بچا پھنسا ہے ترا مقلد — فرشتے لے کے چلے جہنّم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

گلکر جی زی ہے دل جی گھائل، ہزار مرہم ہیں سو مسائل
دُکھوں کا عطّار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہو مدینے کا ٹکٹ مجھ کو عطا داتا پیا

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہو مدینے کا ٹِکَٹ مجھ کو عطا داتا پیا
آپ کو خواجہ پیا کا واسطہ داتا پیا

مجھ کو رَمَضانِ مدینہ کی زیارت ہو نصیب
خرچ ہو راہِ مدینہ کا عطا داتا پیا

دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکَٹ
میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

[illegible] میں رویا کروں شوقِ رسولِ پاک میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
[illegible] ایسا شوق دو بنا بہرِ خدا داتا پیا

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کردو شہا
میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیجئے میری سِفارش آپ یاداتا پیا

گو ذلیل وخوار ہوں میں پاپی وبدکار ہوں
آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

آرزو ہے موت آئے گنبدِ خضرا تلے
ہاتھ اٹھا کر کیجئے حق سے دعا داتا پیا

میں گناہوں کا مریض اور تم طبیبِ عاصیاں
ہو علاج اب بہرِ حق بیمار کا داتا پیا

آپ کی چشمِ کرم ہو جائے گر بدحال پر
دُور ہو غم کی ابھی کالی گھٹا داتا پیا

کیا غرض دردر پھروں میں بھیک لینے کیلئے
ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
ہو مِری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غرض
میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا

اُجڑے گھر آباد ہوں اور غم کے مارے شاد ہوں
ہو ترے ہر ایک منگتا کا بھلا داتا پیا

دُم دبا کر بھاگ جائے شَیر بھی گر دیکھ لے
آپ کے دربار کا کُتّا شہا داتا پیا

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا

مسجِدیں آباد ہوں اور سنّتیں بھی عام ہوں !
فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا

سارے منگتے اپنے چہرے پر سجائیں داڑھیاں
فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا

تختِ شاہی کی نہیں ہے آرزو عطّار کو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اِس کو بس کُتّا بنالو اپنا یاداتا پیا

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یا غوث بلاؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یاغوث! بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ
بغداد بلا کر مجھے جلوہ بھی دکھاؤ

دنیا کی مَحَبَّت سے مِری جان چھڑاؤ
دیوانہ مجھے شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بناؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

چمکا دو سِتارہ مری تقدیر کا مرشِد!
مدفن کو مدینے میں جگہ مجھ کو دلاؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نَیّا مِری منجدھار میں سرکار! پھنسی ہے
امداد کو آؤ! مری امداد کو آؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حل ہوں بہر حق مشکلیں آسان ہماری
آفت و بلیات سے یاغوث! بچاؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یاپیر! میں عصیاں کے تلاطم میں پھنسا ہوں
للہ عزوجل گناہوں کی تباہی سے بچاؤ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اچھوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مرشد!
بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھاؤ

احکامِ شریعت رہیں ملحوظ ہمیشہ
مرشد! مجھے سنّت کا بھی پابند بناؤ

عطّارؔ جہنّم سے بہت خوف زدہ ہے
یاغوث! اسے دامنِ رحمت میں چھپاؤ

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شکریہ آپ کا بغداد بُلایا یا غوث

(اس مَنقبت کے اکثر اشعار بغداد معلّٰی میں لکھ کر غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دربار میں پیش کئے گئے)

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شکریہ آپ کا بغداد بُلایا یاغوث
مجھ گنہگار کو مِہمان بنایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مرتبہ یوں ترا خالِق نے بڑھایا یاغوث
عزوجل
اولیا کا تجھے سلطان بنایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یادِ طیبہ سے بسا دیجئے سینہ میرا
میں ''کراچی'' سے یہی عرض ہوں لایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نبھایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

قابلِ رشک ہے وَاللّٰہ وہ قسمت والا
اپنے در کا جسے کُتّا ہے بنایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

قلبِ مُردہ کو بھی ٹھوکر سے جِلا دو مرشِد
بالیقیں تم نے تو مُردوں کو جِلایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ
آہ! دنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

''لاتَخَف[1]'' حَشر میں کہتے ہوئے آجانا تم
جیسے دنیا میں یہ ارشاد سنایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تیرے دامن سے لپٹ کر میں مچل جاؤں گا
مجھ کو جس دم سرِ محشر نظر آیا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میں جہنّم میں نہ اَب جاؤں گا اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل
رَہنُما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شاہِ بغداد! ہو عطّار پہ نظرِ رَحمت!
خالی کاسہ لئے ہے دُور سے آیا یاغوث

---

[1] ''لاتخف'' سے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس ارشاد: مُریدی لَا تَخَفْ اللّٰہُ رَبِّی (یعنی میرے مرید مت ڈر اللہ عزوجل میرا پروردگار ہے) کی طرف اشارہ ہے۔

رحمۃ اللہ علی بیم

واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

شاہِ بطحا کا ماہ پارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ تو سب اولیا کا ہے افسر، یہ علی مُرتَضٰے کا ہے دلبر
غوثِ اعظم ہیں شاہِ جیلانی، پیرِ لاثانی، قُطبِ رَبّانی

شہرِ بغداد مجھ کو ہے پیارا، خوب دلکش وہاں کا نظارہ
مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن

جب کہ دنیا میں مُرشِدی آئے، بَطنِ مادر سے ہی ولی آئے
میرے مرشد نے "لاتخف[1]" کہہ کر ہُو ر سب کر دیا ہے خوف وڈر

لُطف سے دَردودُکھ بٹاتے ہیں، اس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں
غوث پیروں کے پیر ہیں بیشک، اور روشن ضمیر ہیں بے شک

کیوں نہ جاؤں میں غوث پر واری، آفتیں دور ہو گئیں ساری
اُس کو من کی مُراد ملتی ہے، اُس کی بگڑی ضَرور بنتی ہے

جی اُٹھے مُردے حق کی قدرت سے، حکم والائے ربِّ رحمت سے
درد و آلام جب رُلاتے ہیں، غوثِ اعظم مدد کو آتے ہیں

ان کا دشمن خدا کا ہے مقہُور، رب کی رحمت سے ہو گیا وہ دُور
غوث پر تو قدم نبی کا ہے، ان کے زیرِ قدم ولی سارے

ہم کو "گیارہ" کا ہے عدد پیارا، ان کی تاریخِ عُرس ہے گیارہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سیّدہ فاطمہ کا پیارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور حَسَنَین کا دُلارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُن کے عُشّاق کا یہ نعرہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرا مرشد جو جلوہ آرا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جان و دل ان پہ سب نثارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ان کا محشر میں بھی سہارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حالِ دل اُن پہ آشکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جب تڑپ کر انہیں پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جس نے دامن یہاں پسارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ربّ کو جب غوث نے پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
عزوجل — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہر جگہ غوث کا سہارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بُغض میں جس نے سر اُبھارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہر ولی نے یہی پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یوں عدد ہم کو پیارا گیارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

خوب صورت ہیں گنبد و مینار، ان پہ رحمت برستی ہے عطار
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خوب دربار کا نظارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

[1] یعنی "خوف نہ کر" یہ قصیدہ غوثیہ کے اس شعر کی طرف اشارہ ہے: مُرِیْدِیْ "لَاتَخَفْ" اَللّٰہُ رَبِّیْ ..... عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ
ترجمہ:۔ اے میرے مرید! خوف نہ کر، اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا پروردگار ہے، منزلِ مراد میرے حال کے قریب ہے۔

ہو بغداد کا پھر سفر غوثِ اعظم

ہو بغداد کا پھر سفر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مہیا وَسائل وہ کر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شَہَنشاہِ جِنّ و بشر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہو ولیوں کے بھی تاجور غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میں پہلے بھی بغداد حاضِر ہوا تھا
اِجازت دو بارِ دِگر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میں گلیوں میں بستر جما دوں پھر آکر
دو بغداد میں مجھ کو گھر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دکھا دو مزارِ منوَّر کے جلوے
دکھا دو پھر اپنا نگر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدا و نبی کی جو الفت میں روئے — عزوجل — صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
عطا کر دو وہ چشمِ تر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ذو خوفِ خدا بہرِ صدّیق و فاروق — رضی اللہ تعالیٰ عنہما — عزوجل — صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دو عشقِ [illegible] غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مِرے میٹھے مرشد مجھے پھر فرمائیے
یہ مرا ہوتا [illegible] غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مِلا سلسلہ قادِری فضلِ ربّ سے
میں ہوں کس قدر بختور غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہمیشہ ترا عشق بے چین رکھے
عطا ہو وہ سوزِ جگر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجھے اپنی الفت کی خیرات دیدو
مری خالی جھولی دو بھر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مِری ڈوبتی ناؤ کو دو سہارا
ذرا جلد آؤ اِدھر غوثِ اعظم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہاں بھی سہارا وہاں بھی سہارا
اِدھر غوثِ اعظم اُدھر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مجھے دشمنوں نے کہیں کا نہ چھوڑا ہے فریاد! ٹوٹی کمر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

عدو کے مقابل وہ ہمّت عطا ہو رہوں کاش! سینہ سِپَر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مدد المدد مُرشِدی ورنہ دشمن چلا جان سے مارکر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

زباں پر رہے میری یاپیرومُرشِد ترا ذکر آٹھوں پَہر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مرا حُبِّ دنیا سے پیچھا چھڑا دے عطا اپنی الفت تُو کر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

شہا نفسِ اَمّارہ مَغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

ہے عصیاں کے بیمار کا دم لبوں پر خدارا لو جلدی خبر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے پریشاں ہوں میں کس قدر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

شہا! کاش قُفلِ مدینہ لگا لوں زَباں پر بھی اور آنکھ پر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

بیاں کر کے توبہ گنہگار کرلیں زباں میں وہ دیدو اثر غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

میں بغداد کا کوئی سگ ہوتا اور کاش! مجھے رکھتے تم باندھ کر غوثِ اعظم

شہیدِ مدینہ ہو عطّارِ عاصی

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مُراد اس کی یہ آئے بَر غوثِ اعظم

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاکرم

مَظہرِ عظمتِ غفّار عزوجل ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُظہرِ رِفعتِ جبّار عزوجل ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

واقفِ حکمت و اَسرار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دل کے بھیدوں سے خبردار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نائبِ احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گر فَقَط آپ کے اَخیار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
وہ کہاں جائیں جو بدکار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
میرے دلبر مرے دلدار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نہ مخالف کو فقط اغیار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دوست بھی ان کے رہے آزار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حشر تک گائیں گے ہم گیت تمہارے مرشد
ہم تمہارے جو نمک خوار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دودھ ماں کا نہ پیا آپ نے رمضانوں میں
آپ بچپن سے سمجھ دار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تم نے مُردوں کو جِلایا ہے ہمارے دل بھی
کردو زندہ کہ یہ مُردار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

منہ لگاتا نہیں دنیا میں جسے کوئی بھی
بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد
واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مال و دولت کی طلب ہم کو نہیں ہے مُرشِد
ہم فَقَط تیرے طلبگار ہیں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

راہ بھولا، مجھے یاغوث !سہارا دے دو
تھک گیا پاؤں بھی اَفگار ہیں غوثِ اعظم

شاہِ بغداد اِدھر بھی ذرا چشمِ رحمت — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہم بَلاؤں میں گرفتار ہیں غوثِ اعظم

چار جانب سے گناہوں نے ہمیں گھیرا ہے — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تیرے ہوتے ہوئے کیوں خوار ہیں غوثِ اعظم

اب دعا کیلئے ہاتھ اپنے اٹھا دو مرشد ! — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
پَل میں اِس پار سے اُس پار ہیں غوثِ اعظم

اب اٹھا بھی دو نِقاب اپنے رُخِ انور سے — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کب سے ہم طالبِ دیدار ہیں غوثِ اعظم

ہو کرم اُس آہ نہیں سے کوئی — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نہ لَو خاف ہیں نہ اکارہ ہیں غوثِ اعظم

حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

اپنے عطار کو بخشوا کے رہے گا
در پہ حاضر ترے عطار ہیں غوثِ اعظم

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علی نَبِیِّنا وَعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بارگاہِ خُداوندی عزَّوَجلَّ میں عرض کی: یا اللہ عزَّوَجلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے ہر ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص۱۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رونقِ کُل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گِیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر

رونقِ کُل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گِیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گِیر[1]

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

اولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
یاامامَ الاولیا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

تھرتھراتے ہیں سبھی جِنّات تیرے نام سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہے ترا وہ دبدبہ یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

پیدا ہوتے ہی مہِ رَمَضان میں روزے رکھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دودھ دن میں نہ پیا ، یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

جس طرح مُردے جِلائے اِس طرح مُرشِد مرے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُردہ دل کو بھی جِلا، یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

اہلِ محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول اُٹھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مرحبا صد مرحبا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَردَر پھروں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
آپ سے سب کچھ مِلا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

گو ذلیل و خوار ہوں بدکار و بدکردار ہوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
آپ کا ہوں آپ کا ، یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

راستہ پُر خار، منزِل دُور، بَن سُنسان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
المدد اے رہنما! یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

غوثِ اعظم! آیئے میری مدد کے واسطے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دشمنوں میں ہوں گھرا یاغوثِ اعظم دَسْتگِیر

[1] دَسْت یعنی ہاتھ گِیر یعنی تھامنے والا، مددگار

آفتیں بھی دُور ہوں ، رنج وبلا کافور ہوں — بہرِ شاہِ کربلا یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اِذن دو بغداد کا ہراک عقیدت مند کو — گیارہویں والے پیا یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میٹھے مُرشِد حاضِری کو اِک زمانہ ہو گیا — در پہ پھر مجھ کو بُلا، یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے میٹھے میٹھے مُرشِد آیئے نا خواب میں — واسطہ سرکار کا، یاغوثِ اعظم دَستگیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اپنی اُلفت کی پِلا کر مَے مجھے یامُرشِدی — مَست اور بیخود بنا یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

لمحہ لمحہ بڑھ رہا ہے ہائے ! عصیاں کا مَرَض — دیجئے مجھ کو شفا' یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُرشِدی، مجھ کو کبھی لے تو حَرَمِ مصطفٰے — اپنے ۓ [illegible] یاغوثِ [illegible] دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنے ربّ سے مصطفٰے کا غم دلادے مرشِدی — ہاتھ اٹھا کے کر دعا یاغوثِ اعظم دَستگیر عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اب سرہانے آؤ مُرشِد اور مجھے کلمہ پڑھاؤ — دم لبوں پر آگیا یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہے یہی عطّار کی حاجت مدینے میں مرے

ہو کرم بہرِ ضیا، یاغوثِ اعظم دَستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تجسس کی تعریف

مسلمانوں کے عیوب اوران کی چھپی باتوں کا کھوج لگانا تجسس کہلاتا ہے۔

(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج۲ص۳۰۰ نوریہ رضویہ سرداراباد)

مرے خواب میں آ بھی جا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الا کرم

مرے خواب میں آ بھی جا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
پلا جامِ دیدار یاغوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کبھی تو غریبوں کے گھر کوئی پھیرا! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہماری بھی قسمت جگا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کچھ ایسی پلا دو شرابِ مَحَبَّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نہ اُترے کبھی بھی نشہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہیں زیرِ قدم گردنیں اَولیا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تمہارا ہے وہ مرتبہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہیں سارے ولی تیرے زیرِ نگیں[1] اور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہے تُو سیِّدُ الْاَولیا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[illegible] کیجئے آہ! چاروں طرف سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible] آفات میں ہوں گھرا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بہار آئے میرے بھی اُجڑے چمن میں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[illegible] آ کر مرے [illegible] مصطفٰے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
[illegible] غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُریدین کی موت توبہ پہ ہو گی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہے یہ آپ ہی کا کہا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مری موت بھی آئے تو بہ پہ مُرشِد! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہوں میں بھی مرید آپ کا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرم آپ کا گر ہوا تو یقیناً رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نہ ہوگا بُرا خاتمہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مری قبر میں "لَاتَخَف[2]" کہتے آؤ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اندھیرا رہا ہے ڈرا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گو عطارِ بد ہے بدوں کا بھی سردار
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
یہ تیرا ہے تیرا، ترا غوثِ اعظم

---

[1] ماتحت [2] "لَاتَخَف" سے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد: مُرِیدِی لَا تَخَفْ اللّٰہَ رَبِّی (یعنی میرے مُرید مت ڈر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا پروردگار ہے) کی طرف اشارہ ہے۔

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاکرم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دِکھا نیلا گنبد دِکھا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجھے جامِ الفت پِلا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہواؤں مستی بے خودی لہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرم کیجئے پھر میں بغداد آؤں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مِرے پیر کا واسطہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترے آستاں کا ہوں منگتا گزارہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ہے ٹکڑوں پہ تیرے مِرا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گناہوں کا بار اپنے سر پر اُٹھا کر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
پھروں کب تلک جا بجا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علاج آخر اے مرشدی کب کریں گے! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
گناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تبسم ہو گا مِرا ہائے! کیا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نظر مرشدی تیری جانب گئی ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
عذابوں سے لینا بچا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جہاں میں جیوں سنّتوں کے مطابق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہو عطّار کی بے حساب بخشش آقا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاکرم

نِقاب اپنے رُخ سے اٹھا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ — مجھے اپنا جلوہ دکھا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مجھے ایسا شیدا بنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ — کہ ہو جاؤں تجھ پہ فدا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مِرے پیر روشن ضمیر آپ کو تو — مرے حال کا ہے پتا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

تمہارے ہیں جتنے مُرید اُن سبھی میں — بُرا ہوں، بنا دو بھلا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

بروزِ قِیامت ہمیں اپنے جھنڈے — تلے دیجئے گا جگہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

جو بیماریوں میں گھرے ہیں انہیں تم — دِلا دو خدا عزوجل سے شِفا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مُریدین کو جو ستاتے ہیں جِنّات — خدارا اُنہیں دو بھگا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

"نظر" سے یا "جادو" سے جو ہیں پریشاں — ہو ان پر بھی چشمِ عطا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

[illegible] — [illegible] غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

سجائیں عمامہ بڑھائیں جو داڑھی — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

وہ بہنیں جو پہنیں سدا "مدنی بُرقع" — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

جو ہیں وقف، سنّت کی خدمت کی خاطر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

[illegible] — [illegible] غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

شَہَنشاہ بغداد یاغوث اعظم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم

شَہَنشاہِ بغداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ
سنو میری فریاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بُلا لیجے بغداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ
سنانی ہے رُوداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

لگا کر مجھے اپنے قدموں سے مرشِد
مرا دل کرو شاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

ترے پاک جلووں سے یاپیرومرشد
مرا دل ہو آباد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

پِلا جام ایسا سِوا تیرے آقا
نہ کچھ بھی رہے یاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

مرے قلب سے حُبِّ دنیا کی مرشِد
اُکھڑ جائے بُنیاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

رہے مجھ پہ میٹھی نظر مرشِدی گر
پڑے کچھ نہ اُفتاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

ترے ہوتے یاپیر! رنج و الم کی
کروں کِس سے فریاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

ترے در کے منگتا سب اَغواث و اَقطاب
اور اَبدال و اَوتاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

مکرّم شہا تیرے سارے کے سارے
ہیں آباء و اَجداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

شہا کاش! در کا بنا لیتی کُتّا
مجھے تیری اولاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

رہیں شاد و آباد دو عالم میں میرے
سبھی گھر کے افراد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

مجھے پیارے گیارہ و بارہ و پچیس
کے لگتے ہیں اعداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

عَدو قتل کرنے کے دَر پَے ہُوا ہے
مدد شاہِ بغداد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

عَدو تو مخالف تھے پہلے ہی سے اب
بڑھا زورِ حُسّاد[1] یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

گناہوں نے مجھ کو کہیں کا نہ چھوڑا
نہ ہو جاؤں برباد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

مجھے نفسِ ظالم پہ کر دیجے غالِب
ہو ناکام ہمزاد[2] یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

دمِ نزع دیدار کی بھیک دینا
چلے جاں مری شاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

گرفتارِ رنج و بلا ہے یہ عطار
کرو آکر آزاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

"یہ عطار میرا ہے" مرشِد خدارا
سنا دو یہ اِرشاد یاغوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

[1] حاسد کی جمع [2] انسان کے بچّے کے ہمراہ پیدا ہونے والا شیطان جو کہ بہکانے کیلئے ہر وقت ساتھ رہتا ہے۔

اجمیر بلایا مجھے اجمیر بُلا یا

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا
اجمیر بُلا کر مجھے مہمان بنایا

ہو شکر ادا کیسے کہ مجھ پاپی کو خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اجمیر بلا کر مجھے دربار دکھایا

سلطانِ مدینہ کی مَحبَّت کا بھکاری صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بن کر میں شہا! آپ کے دربار میں آیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثروت
ہر چیز ملی جامِ مَحبَّت جو پلایا

قدموں سے لگا لو مجھے قدموں سے لگا لو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا

ڈوبا ابھی ڈوبا مجھے لِلّٰہ سنبھالو
سیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا

اب چشمِ شِفا بہرِ خُدا سوئے مریضاں
عصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دکھایا

سرکارِ مدینہ کا بنا دیجئے عاشِق صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
یہ عرض لیے شاہ کراچی سے میں آیا

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا

عطّارؔ کرم ہی سے ترے جم کے کھڑا ہے
دشمن نے گرانے کو بڑا زور لگایا

www.dawateislami.net

یاخواجہ مری جھولی بھردو

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

ہاتھ بڑھا کر ڈال دو ٹکڑا — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

جو بھی سائل آجاتا ہے — من کی مُرادیں پاجاتا ہے

میں نے بھی دامن ہے پَسارا — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

سلطانِ کونَین کا صَدقہ — مولیٰ علی حَسنَین کا صدقہ

صدقہ خاتونِ جنّت کا — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

مجھ کو عشقِ رسول عطا ہو — خواجہ نظرِ کرم سے بنادو

شاہِ مدینہ کا دیوانہ — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

ربّ عزوجل کی عِبادت کی دُشواری — اور گناہوں کی بیماری

دونوں آفتیں دُور ہوں خواجہ — یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

دے دو تم عطّار کو خواجہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سنّت کی خدمت کا جذبہ

ہر سُو دیں کا بجادے ڈنکا

یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مِری جھولی بھردو

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جب کہ طالب ان ضیا کے تھے بہت مایوس جس گھڑی
تُو مجدّدِ بن کے آیا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہلسنّت کا چمن اُجڑا ہوا وِیران تھا
کِھل اٹھا تُو جب کہ آیا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تُو نے باطل کو مٹا کر دین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے امامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حشر تک جاری رہے گا فیض مرشِد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہے بدرگاہِ خدا عزوجل عطارِ عاجز کی دعا

تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غیرت کی تعریف

کسی شخص کے پاس نعمت دیکھ کر اس لئے زَوال (یعنی ضائع ہونے) کی تمنّا کرنا کہ وہ نعمت دنیا یا آخرت میں اُس شخص کے لئے نقصان دِہ اور گناہ کا باعِث ہو۔

(طریقہ محمدیہ ج ۱ ص ۶۱۱)

واہ کیا بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

سُنّیوں کے دلوں میں جس نے تھی شمعِ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم روشن کی

وہ حبیبِ خدا عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیوانہ واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

اللہ اللہ عزوجل تبحرِ علمی[1] اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی عزوجل

اہلسنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰحضرتِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر[2] تھا خیر سے حافِظہ قَوی تر تھا

حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وہ پیکر

عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے مَحبّت سے

مرحبا مرحبا پکار اٹھا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

سنّتوں کو جلادیا جس نے دیں کا ڈنکا بجادیا جس نے

[1] نہایت وسعتِ علمی [2] سمندر

وہ مُجدِّد ہے دین و ملّت کا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

جو ہے اللہ عزوجل کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

جس نے اِحقاقِ حق کیا کھل کر ردِّ باطل کیا سدا کھل کر

جو کسی سے کبھی نہ گھبرایا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

سن لو کِلکِ[1] رضا ہے وہ خنجر آج بھی جس سے لرزاں اہلِ شر

بول بالا ہے اہلِ سنّت کا واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

پھر بریلی شریف جاؤں میں بَرَکتیں مُرشِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پاؤں میں

کرلوں روضے کا خوب نظّارہ واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

یاربِّ عزوجل بہرِ ”حدائقِ بخشش“ بخش عطّار کو بِلا پُرسش

خُلد میں کہتا کہتا جائے گا

واہ کیا بات اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

---

[1] قلم

مَنبقت مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتیِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی سرکار ہے — جبکہ ادنیٰ سا گدا عطّار ہے

مفتیِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہم کو پیار ہے — اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

مفتیِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت مرحبا — وہ رضا کا دلبر و دلدار ہے

عالم و مفتی، فقیہِ بے بَدَل — خوب خوش اَخلاق و باکردار ہے

تاجدارِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المدد — بندۂ در بے کس و لاچار ہے

تختِ شاہی کیا کروں میرے لئے — تاجِ عزّتِ آپ کی پیزار[1] ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رہوں میں باوفا — استِقامت کی دعا درکار ہے

آستانے پر پڑا ہے اِک گدا — صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم طالبِ عشقِ شہِ ابرار ہے

مسلزاً کر اِک نظر کر دیکھ لو — میری شامِ غم ابھی گلزار ہے

میرے دل کو شاد فرما دیجئے — رنج و غم کی قلب پر یلغار ہے

سیّدی احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ — تیرا منگتا طالبِ دیدار ہے

ہُوں گناہوں کے مَرَض سے نیم جاں — دردِ عصیاں کی دوا درکار ہے

ہاتھ پھیلا کر مُرادیں مانگ لو — سائلو ان کا سخی دربار ہے

اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل مغفرت ہو جائیگی — اے وَلی ! تیری دعا درکار ہے

خوب خدمت سنّتوں کی میں کروں — سیّدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیری دعا درکار ہے

کاش! نوری[2] کے سگوں میں ہو شمار

یہ تمنائے دلِ عطّار ہے

---

[1] جُوتی شریف [2] تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم ھند مولینا مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان کا تخلُّص نوری ہے۔

عاشقِ مصطفٰے ضیاءُ الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

عاشقِ مصطفٰے ضِیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
زاہِد و پارسا ضِیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

دلبر و دلربا ضِیاء الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
میرے دل کی ضِیا، ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تم کو قطبِ مدینہ یامرشد! — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
عُلَما نے کہا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

یہ شَرَف کم نہیں شَرَف کہ میں
ہوں مرید آپکا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
بہرِ غوثُ الورٰی ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

چشمِ رحمت بسُوئے مَن[1] مُرشِد — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
بہرِ احمد رضا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

ایسا کردے کرم رہیں یارب! — عزوجل
مجھ سے راضی سدا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میٹے بسلوں کا لہ ہیں میرتے لو — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے
اپنا جلوہ دکھا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مرضِ عصیاں سے نیم جاں ہوں میں
مجھ کو دیدو شِفا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

چشمِ تر اور قلبِ مُضطَر دو — رضی اللہ تعالٰی عنہ — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
بہرِ حمزہ شہا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میری سب مشکلیں ہوں حل مُرشِد — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
میرے مشکل کُشا ضیاءُ الدین — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مدینہ

[1] بسُوئے مَن یعنی میری طرف

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

پون سو سال تک مدینے میں — تم نے بانٹی ضِیا، ضیاءُ الدین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جامِ عشقِ نبی پِلا ایسا — ہوش میں آؤں نا ضیاءُ الدین

میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے — مجھ کو ان سے بچا ضیاءُ الدین

آہ! طوفاں میں ہے گِھری نیّا — اے مرے ناخُدا ضیاءُ الدین

موت آئے مجھے مدینے میں — کردو حق سے دعا ضیاءُ الدین

مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں — اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدین

حشر میں دیکھ کر پکاروں گا — مرحبا مرحبا ضیاءُ الدین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مصطفٰے کا پڑوس جنّت میں

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

مجھ کو حق سے دلا ضیاءُ الدین

بے عمل ہی سہی مگر عطّار

رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ

کس کا ہے؟ آپکا ضیاءُ الدین

غِبطہ کی تعریف

غِبطہ (غِبْ۔طہ) سے مُراد یہ ہے کہ انسان دوسرے کی نعمت کا زَوال (یعنی ضائع ہوجانا) نہ چاہے بلکہ وَیسی ہی نعمت کی اپنے لیے تمنّا کرے تو یہ **غِبطہ** (یعنی رشک) کہلاتا ہے، نہ یہ حسد میں داخل اور نہ ہی حرام۔ (طریقہ محمدیہ ج۱ص۶۱۰)

”ضیا پیر و مرشِد“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضِیاء پیر و مرشِد مرے رہنما ہیں — سُرورِ دل و جاں مِرے دِلرُبا ہیں

کلی ہیں گلستانِ غوثُ الوَریٰ کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

شریعت طریقت ہو کہ معرِفت ہو — یہ حق ہے حقیقت میں حق آشنا ہیں

سہارے ہیں بے کس کے، دکھیوں کے والی — سخا کے ہیں مَخزن تو کانِ عطا ہیں

خدا کی مَحبَّت سے سرشار ہیں وہ عزوجل — دل و جان سے مصطَفٰے پر فدا ہیں

مِلا سبز گنبد کا قسمت سے سایہ — دِیارِ محمد میں جلوہ نما ہیں

بلالو مجھے اپنے قدموں میں اب تو — یہ ایّامِ فُرقَت بڑے جانگُزا ہیں

مجھے رُوئے زیبا ذرا پھر دکھا دو — زیارت کے لمحے بڑے جانفزا ہیں

تصوُّر جماؤں تو ہو جو بود پاؤں — مُدوں بند آنکھیں تو جا بجا وُہی ہیں

نہ کیوں اہلسنّت کریں ناز ان پر — کہ وہ نائبِ غوث و احمدرضا ہیں

مُنوَّر کریں قلبِ عطّار کو بھی

شہا آپ دینِ مُبیں کی ضیا ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مَنقَبَت[1] دَر شانِ وقارُ المِلّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سُنّیوں کے دل میں ہے عزّت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
آج بھی ممنون ہے ملّت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ علّامہ و مفتی اور تھے شیخُ الحدیث — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
آج بھی ہے قلب میں عظمت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

صرف عالم ہی نہیں تھے آپ عالم گر بھی تھے — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
مرحبا تھی خوب عِلمیَّت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بے عَدَد عُلَما نے زانوئے تلمُّذ تہ کئے — عزوجل
کیا بیاں ہو شانِ عِلمیَّت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اِن شاءَ اللّٰہ کام آئے گی مجھے روزِ جزا — عزوجل
قدر دانی علم کی اُلفت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اِن شاءَ اللّٰہ وہ بروزِ حشر بخشا جائے گا — عزوجل
جس کو حاصل ہو گئی نسبت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

وہ مجسَّم عاجزی تھے اور سراپا سادَگی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
اِس لئے تو دل میں ہے ہَیبت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

چارپائی اور تکیہ اور لوٹا جانماز — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
تھی سراپا سادہ ہی طِینَت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

چارپائی پر وہ ہوتے اور ہم بھی رُوبرو — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آئے دن خدمت میں آکر ہم مسائل پوچھتے — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

نُکتہ دانی، مُوشِگافی اور گُل افشانیاں — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
یاد آتی ہے ہمیں صحبت ''وقارُ الدِّین'' کی — رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

[1] حضرتِ وقارُ الملت مفتی وقارُ الدین قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا یومِ عرس ۲۰ ربیع النور ہے لہٰذا بیسویں کی مناسبت سے اس مَنقَبت میں ۲۰ اشعار ہیں۔

خندہ پیشانی تبسّم ریز میٹھی گفتگو — یاد آتی ہے ہمیں صحبت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ان کو سینے سے لگایا مصطفٰے نے خواب[1] میں — قابلِ صد رشک ہے قسمت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بندۂ بدکار ہوں! افسوس میں بیکار ہوں — کچھ نہ مجھ سے ہوسکی خدمت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سب مریدوں کے لئے سارے محبّوں کے لئے — سانحہ جاں سوز تھا رحلت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آخری دیدار کے وقت آنکھ میری رو پڑی — دیکھ کر زیرِ کفن صورت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یاالٰہی! واسطہ تجھ کو رسولِ پاک کا — نور سے معمور کر تُربَت ''وقارُ الدِّین'' کی عزوجل

واسطہ غوث و رضا کا اے خدائے مصطفٰے — خواب میں مجھ کو دکھا صورت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

اُن کے فیضِ خاص سے عطّارؔ بھی ہے فیضیاب[2] — اِس پہ کچھ زیادہ ہی تھی شفقت ''وقارُ الدِّین'' کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تُو تو ہے عطّارؔ بداطوار، وہ عالی وقار
کیا لکھے گا منقبت حضرت وقارُ الدین کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

---

[1] ایک بار ہم چند اسلامی بھائی **حضرتِ سیِّدی وقارُ المِلّت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ مدینہ میں حاضر تھے، مسئلہ گفتگو ہوجارہی تھا۔ میں نے عرض کی: حضور! آپ نے کبھی خواب میں **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کیا ہو تو ارشاد فرما کر ہماری ذوق افزائی کیجئے۔ ''ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے خواب میں اپنے آپ کو **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ پُر انوار پر حاضر پایا، اتنے میں قبرِ انور سے **پیارے پیارے آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لے آئے اور.....اور.....**مجھے سینے سے لگالیا**'' [2] **الحمد للّٰہ** عزوجل **وقارُ المِلّت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اپنی خلافت سے نوازا۔ بطورِ تحدیثِ نعمت مذکورہ شعر میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مُشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی سخت علالت کے ایّام میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں یہ استغاثہ پیش کیا گیا)

مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یارسولَ اللّٰہ
دوا دیگر شفائے کاملہ دو یارسولَ اللّٰہ

طبیبوں نے مریضِ لادوا کہہ کہہ کے ٹالا ہے
بنا، ناکام ان کا عِندِیہ دو یارسولَ اللّٰہ

مرا مشتاق مولیٰ کب تلک تڑپے گا بے چارہ
دعا بھی دو دوا بھی دو شفا دو یارسولَ اللّٰہ

مرے مشتاق کے اُجڑے چمن میں پھر بہار آئے
کلی پژمُردہ دل کی تم کِھلا دو یارسولَ اللّٰہ

[illegible]

شہا مشتاق کو حج کی سعادت پھر عطا کردو
بُلا کر سبز گنبد بھی دکھادو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رِضا پر ربّ عزوجل کی راضی ہیں تمھارے ہم بھکاری ہیں
ہماری آخرت بہتر بنادو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں سے میں توبہ کررہا ہوں تم گواہ رہنا
شہا! اپنے خُدا سے بخشوادو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عزوجل

مجھے سکرات میں کلمہ پڑھا کر میٹھی میٹھی نیند
کرم سے اپنے قدموں میں سُلا دو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تمھاری یاد میں ہر دم تڑپتا ہی رہوں آقا!
مِرے سینے میں عشق ایسا رَچادو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھے اِذنِ مدینہ دو تمہیں صدقہ نواسوں کا
دکھادو گنبدِ خضرا دکھادو یارسولَ اللّٰہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مری تاریک راتیں جگمگا دو ازپئے شَیخین
مجھے تم جلوۂ زیبا دکھادو یارسولَ اللّٰہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا عطار کا پیارا ہے یہ مشتاق عَطّاری
یہی مُژدہ اسے تم بھی سنادو یارسولَ اللّٰہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اندھیری قبر میں عطّار پر اب خوف طاری ہے
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
پئے قُطبِ مدینہ جگمگادو یارسولَ اللّٰہ

توریہ کی تعریف

”توریہ“ یعنی [illegible]

پھر آمدِ رَمَضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یاخدا عزوجل ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رَمَضان ہے

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیم الشّان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور
فضلِ ربّ عزوجل سے مغفِرت کا ہو گیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رَمَضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

آ گیا رَمَضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفِرت کا لیکر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مجرِمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو
خُلد کے در کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے

کم ہوا زورِ گنہ اور مسجدیں آباد ہیں
ماہِ رَمضانُ المبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

روزہ دارو ! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا عزوجل
خلد میں ہو گا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن عزوجل ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی عزوجل! تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا
مدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

حسرتا وا حسرتا اب چل دیا رَمضان ھے

آخری روزے ہیں دل غمناک مُضطَر جان ہے
حسرتا وا حسرتا اب چل دیا رَمضان ہے

عاشِقانِ ماہِ رَمضاں رو رہے ہیں پھوٹ کر
دل بڑا بے چین ہے افسُردہ روح و جان ہے

درد و رِقّت سے پچھاڑیں کھا کے روتا ہے کوئی
تو کوئی تصویرِ غم بن کر کھڑا حیران ہے

[illegible] رمضان ہے

داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ! ہم
یارسولَ اللّٰہ دیکھو چل دیا رَمضان ہے

خوب تڑپاتا ہے تڑپایا ہے غم ہم کو رمضان میں
جبکہ اللہ قدردانِ عاشقانِ رمضان ہے

روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں عُشّاق کی
تجھ میں کیسا سوز اے اللہ عزوجل کے مہمان ہے

تیری فُرقت میں دلِ عُشّاق ٹکڑے ہوگیا
اور سینہ چاک تیرے ہجر میں رَمضان ہے

وقتِ اِفطار و سَحر کی رَونقیں ہوں گی کہاں!
چند دن کے بعد یہ سارا سماں سُنسان ہے

تیری آمد سے دلِ پژمُردہ کھل اٹھے مگر
جلد تڑپا کر ہمیں تُو چل دیا رَمضان ہے

ہائے صد افسوس! رَمضاں کی نہ ہم نے قدر کی
بے سبب ہی بخش دے یارب عزوجل کہ تُو رحمٰن عزوجل ہے

ماہِ رَمضاں تجھ میں جو روزے نہیں رکھتا کوئی
وہ بڑا محروم ہے بدبخت ہے نادان ہے

کر رہے ہیں تجھ کو رو رو کر مسلماں الوداع
آہ! چند گھڑیوں کا اب تُو رہ گیا مہمان ہے

روک سکتے ہی نہیں ہائے تجھے اب کیا کریں!
سب کو روتا چھوڑ کر تُو چل دیا رَمضان ہے

السلام اے ماہِ رمضاں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام
ہجر میں اب تیرا ہر عاشق ہوا بے جان ہے

چند آنسو نذر ہیں بس اور کچھ پلّے نہیں
نیکیوں سے آہ! یہ خالی مِرا دامان ہے

واسِطہ رَمضان کا یارب عزوجل! ہمیں تُو بخش دے
نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں سامان ہے

ماہِ رَمضاں ہم سے راضی ہو کے جا بہرِ خدا
بخشوانا حشر میں کہ تو مَہِ غُفران ہے

کاش! آتے سال ہو عطّار کو رَمضاں نصیب
یانبی! میٹھے مدینے میں بڑا ارمان ہے

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں

(اِس کلام میں مَقطَع اور بیچ میں کہیں کہیں مصرعے کسی نامعلوم شاعِر کے ہیں، کلام نہایت پُرسوز تھا اِس لئے کسی کی فرمائش پر اُسی کلام کی مدد سے اپنے متلاطم جذبات کو الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی سعی کی ہے)

قلبِ عاشق ہے اب پارہ پارہ — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
کُلفتِ ہجر و فرقت نے مارا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا — اور ذَوقِ عبادت بڑھا تھا

کوہِ غم عاشقوں پر پڑا ہے — ہر کوئی خون اب رو رہا ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر غم کا مارا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
تم پہ لاکھوں سلام ماہِ رَمَضاں — تم پہ لاکھوں سلام ماہِ غُفراں
جاؤ حافِظ خدا اب تمھارا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
نیکیاں کچھ نہ ہم کر سکے ہیں — آہ! عصیاں میں ہی دن کٹے ہیں
ہائے! غفلت میں تجھ کو گُزارا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
واسِطہ تجھ کو میٹھے نبی کا — حشر میں ہم کو مت بھول جانا
روزِ محشر ہمیں بخشوانا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ — تیری آمد کا پھر شور ہوگا
کیا مِری زندگی کا بھروسا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
ماہِ رَمَضاں کی رنگیں فَضاؤ! — ابرِ رَحمت سے مَملُو ہواؤ
لو سلام آخِری اب ہمارا — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
کچھ نہ حُسنِ عمل کرسکا ہوں — نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مِرا کُل اَثاثہ — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں
ہائے عطّارِ بدکار کاہِل — رہ گیا یہ عبادت سے غافل
اس سے خوش ہو کے ہونا روانہ — اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضاں

سالِ آئندہ شاہِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تم
کرنا عطّار پر یہ کرم تم
تم مدینے میں رَمَضاں دِکھانا
الوداع الوداع ماہِ رَمَضاں

ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

آہ! یہ رَمضاں اب جا رہا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

ٹکڑے ٹکڑے مرا دل ہوا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

آنکھ چاند دیکھ کر رو پڑی تھی ساتھ آمد کے رخصت کی گھڑی تھی

جلد ہی وقتِ ہجر آ گیا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

اشک آنکھوں سے اب بہ رہے ہیں ہجر کا غم جو ہم سہ رہے ہیں

وہ دلِ غمزدہ جانتا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

غم جدائی کا کیسے سہوں گا کس سے غم کا فسانہ کہوں گا

آہ! یہ غم ہے دن رو رہا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

جاں فِدا تجھ پہ ناتائے حزیں قلب ہے میرا غمگین و بے چین

دل پہ صدمہ بڑھا جا رہا ہے ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

کر کے تقسیم بخشش کی اَسناد آہ! رنجیدہ دل کر کے تُو شاد

تجھ کو بیتاب چھوڑ کر ہائے تڑپا کے رَمضاں چلا ہے

ہوا جاتا ہے رخصت ماہِ رمضان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہُوا جاتا ہے رخصت ماہِ رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ
رہا اب چند گھڑیوں کا یہ مہماں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رَمَضان جب آیا
ہیں اب رنجیدہ رنجیدہ مسلماں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُسرَّت ہی مُسرَّت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم
نظر آیا ہِلالِ ماہِ رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہا! اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں
چلا تڑپا کے ہائے ماہِ رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

چلا اب جلد یہ رَمَضاں ستائیس آ گئی تاریخ
فَقَط دو دن کا اب رَمَضاں ہے مہماں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

فضائیں نور برساتیں ہوائیں مسکراتی تھیں
سماں اب ہو گیا سنسان و ویراں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ریاضت کچھ نہ کی ہم نے عبادت کچھ نہ کی ہم نے
رہے بس ہر گھڑی مشغولِ عصیاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں ہائے جی چُراتا ہی رہا ربّ عزوجل کی عبادت سے
گزارا غفلتوں میں سارا رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس
خدارا میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عُشّاقِ رَمَضاں پر
چلا ان کو رُلا کر ماہِ رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تڑپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو
بہت بے چین ہیں عُشّاقِ رَمَضاں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رُخ پہ محشر میں
مرا چہرہ پئے رَمَضاں ہو تاباں یارسولَ اللّٰہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مہِ رَمَضاں کی رخصت جانِ عاشق پر قِیامت ہے
گدا تیرے ہیں حیران و پریشاں یارسولَ اللّٰہ

خدا کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گنہ کرتا رہا عطّار ناداں یارسولَ اللّٰہ

عید مبارک

بعدِ رَمَضان عید ہوتی ہے
ربّ عزوجل کی رحمت مزید ہوتی ہے

جس کو آقا کی دید ہوتی ہے
اُس پہ قربان ”عید“ ہوتی ہے

عید تجھ کو مبارَک اے صائم!
روزہ داروں کی عید ہوتی ہے

روزہ خورو! خدا عزوجل کی ناراضی
سن لو! تم پر شدید ہوتی ہے

تیری شیطان! ماہِ رَمَضاں میں
کیسی مِٹّی پلید ہوتی ہے!

روزہ داروں کے واسطے وَاللّٰہ عزوجل
مغفِرت کی نَوِید ہوتی ہے

عید کے دن عمر یہ رو رو کر
بولے، ”نیکوں کی عید ہوتی ہے“

جو کوئی ربّ عزوجل کو کرتے ہیں ناراض
اُن سے رحمت بعید ہوتی ہے

فِلم بینوں کے حق میں سن لو یہ
عید یومِ وعید ہوتی ہے

بے نمازوں کی روزہ خوروں کی
کون کہتا ہے عید ہوتی ہے!

حسن کی وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے میں
مجھ کو ”دے عید“ مدینے میں دو بقیع آقا

جو بچھڑ جائے ان کی گلیوں سے
جانے کب میری عید ہوتی ہے!

عید عطّار اُس کی ہے جس کو
کیا بھلا اُس کی عید ہوتی ہے!

خواب میں ان کی دید ہوتی ہے

یانبی سلامٌ علیکَ

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ علیکَ

ہومبارَک اہلِ عِصیاں، ہوگیا بخشش کا ساماں — آ گئی صبحِ بہاراں، ہو گیا گھر گھر چراغاں

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ علیکَ

جشنِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے نور کی برسات ہے — روشنی ہی روشنی ہے، دھوم ہر جانب مچی ہے

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

آج ہے صبحِ بہاراں، جھومتے ہیں سب مسلماں — گھر چکا ہے ابرِ باراں، رَحمتوں سے بھرلودا ماں

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

آمِنہ بی بی کے گھر پر، آ گیا نبیوں کا افسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — جھک گیا ہے کُفر کا سر، پڑ گئی ہے دُھوم گھر گھر

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

آمِنہ بی کے دُلارے، اے دُکھی دل کے سہارے — کون ہے جو کہ سنوارے، میرے بگڑے کام سارے

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیك

تم مکینِ لامکاں ہو، اور حق کے رازداں ہو — اِذنِ ربِّ عزوجل سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے نہاں ہو

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیك

اوّل و آخِر تم آقا، باطِن و ظاہر تم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — حاضِر و ناظر تم آقا، طیّب و طاہر تم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

آپ سلطانِ جہاں ہیں، دردمندِ بے کساں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — چارۂ بے چارگاں ہیں، بے اَمانوں کی اَماں ہیں

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

تم حبیبِ کبریا ہو، اور امامُ الانبیا ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — دوجہاں کے پیشوا ہو، شافِعِ روزِ جزا ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیك

یاحبیبِ ربِّ داوَر، از پئے صِدّیقِ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — اور عمر عثمان وحیدر، چشمِ تر دو قلبِ مُضطَر علیہم الرضوان

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیك

واسطہ غوثُ الوریٰ کا، حضرتِ احمدرضا کا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — اورمرے مرشدپیا کا، رُخ بدل دو ہر بلا کا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

حُبِّ دنیا سے بچا لو،مجھ نکمّے کو نبھا لو — دل سے شیطاں کو نکا لو،اپنا دیوانہ بنا لو

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

دردِ عِصیاں کو مِٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا — راہِ سنّت پر چلانا، اپنی الفت میں گُمانا

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

سلطنت دو نہ حکومت، دو نہ تم دنیا کی دولت — دوفقط اپنی مَحبَّت، اے شَہَنشاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

رَحمَۃٌ لِلعٰلمیں ہو،اورشفیع المُذنِبیں ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — فَضلِ ربّ سے کیا نہیں ہو، بعدربّ کے بس تمہیں ہو عزوجل

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

تم مدینے میں بلانا، اپنا جلوہ بھی دکھانا — کلمۂ طیّب پڑھانا،اپنے قدموں میں سلانا

یانبی سلامٌ علیکَ یارسول سلامٌ علیکَ

یاحبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے شَہَنْشاہِ مدینہ، عشقِ کا دیدو خزینہ ہو مِرا سینہ مدینہ، عرض کرتا ہے کمینہ

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینا، ہوعطاایساقرینہ دیکھ کر میٹھا مدینہ، عشق میں پھٹ جائے سینہ

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جانکنی کے وقت دلبر، کاش! دیکھوں رُوئے انور دیکھتے ہی جاں نچھاور، تم پہ کردوں کاش! سرور

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اے مدینے والے آقا، جتنے ہیں متوالے آقا سب کے سن لے نالے آقا، سب کوتو بلوالے آقا

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

آخِری لمحے جب آئیں، کاش! وہ تشریف لائیں اپنے جلووں میں گمائیں، جھوم کر ہم گُنگنائیں

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

گنبدِ خضرا تمہارا، کس قدر ہے پیارا پیارا کاش! کرتے ہی نظارہ، جان و دل کردوں نثارا

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

قبر میں ہو جب کہ آنا، تم وہاں تشریف لانا　　چہرۂ روشن دکھانا، گورِ تیرہ جگمگانا

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

الامـــاں! ہنگامِ محشر، پیاس کی شدت سے سرور　　جب نہ نبیں آئیں باہر تم اپنا اجلاس دکھانا

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

حشر میں سرکار آنا، میرے عیبوں کو چھپانا　　اپنے ربّ سے بخشوانا، ساتھ جنّت میں بسانا

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

کاش! عطّارِ حزیں ہو، اور مدینے کی زمیں ہو　　اُس کا وقتِ واپسیں ہو، اور سرہانے تمہیں ہو

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

حشر میں عطّار آئیں، آپ اُن پہ رحم کھائیں　　اپنے دامن میں چُھپائیں، اور ربّ سے بخشوائیں

یانبی سلامٌ علیكَ یارسول سلامٌ علیكَ

یاحبیب سلامٌ علیكَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیكَ

آمِنہ کے دلبر و دلدار پر لاکھوں سلام

آمِنہ کے دلبر و دلدار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
انبیا کے سرورَ و سردار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جھوم کر سارے کہو سرکار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
ربّ کے محبوب احمدِ مختار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دونوں عالم کے خزانے کردیئے حق نے عطا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دوجہاں کے مالِک و مختار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پُرضِیا پُرنور پیاری پیاری داڑھی پر دُرُود
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مصطفٰے کے گیسوئے خمدار پر لاکھوں سلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

جَبّۂ اقدس پہ چادر پر عِمامے پر دُرُود
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جانِ عالم! آپ کی پیزار پر لاکھوں سلام
کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

رحمتیں لاکھوں ابوبکر و عمر عثمان پر
رضی اللہ تعالیٰ عنہم
میرے مولا حیدرِ کرّار پر لاکھوں سلام
علیہم الرضوان

کربلا کے ہر شہیدِ باوفا پر ہو دُرُود
علیہم الرضوان
بیبیوں پر، عابدِ بیمار پر لاکھوں سلام
علیہم الرضوان

ہے یقیناً ہر صَحابی جاں نثارِ مصطفٰے
علیہم الرضوان
ہر مہاجر اور ہر انصار پر لاکھوں سلام
علیہم الرضوان

مسجدِ نبوی کے محراب اور منبر پر دُرُود
سبز گنبد اور ہر مینار پر لاکھوں سلام

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرُودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

دشت و کُہسارِ مدینہ، خاکِ طیبہ پر دُرُود
شَجر و حَجَر و پھول پر ہرخار پر لاکھوں سلام

مہکی مہکی بھینی بھینی ہے مدینے کی فَضا
اُس فَضائے پاک خوشبودار پر لاکھوں سلام

خوب بھیجو مل کے دیوانو! ادب سے جھوم کر
تم مدینے کے حسیں گلزار پر لاکھوں سلام

قبر میں لہرائیں گے جس وقت جلوے نور کے — ہم پڑھیں گے رُوئے پُر انوار پر لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے مدینے کے مسافر ! لے کے جا میرا پیام — بھیجنا رو رو کے تُو سرکار پر لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یا نبی! جتنے بھی دیوانے یہاں موجود ہیں — کاش ! سب آکر پڑھیں دربار پر لاکھوں سلام

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے پیارے پیرومرشد سیّدی غوثُ الوریٰ — اولیاءُ اللّٰہ کے سردار پر لاکھوں سلام

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جو گیا اجمیر میں دل کی مُرادیں پاگیا — میرے خواجہ کے سخی دربار پر لاکھوں سلام

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سیّدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام — ان کے سارے نعتیہ اشعار پر لاکھوں سلام

علیہم الرضوان

ہوچکے ہوں گے جہاں میں جس قدر بھی اولیا — ان پہ ہر اک ، ان کے خدمتگار پر لاکھوں سلام

عزوجل

مغفِرت کر اے خدا عطارِ بد اطوار کی — بھیج یارب اُمّتِ سرکار پر لاکھوں سلام

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میٹھے مرشِد نے بقیعِ پاک میں پایا مزار — سارے بھیجو مُرشِدِ عطار پر لاکھوں سلام

نِفاق اعتِقادی کی تعریف

زَبان سے اسلام کا دعوٰی کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نِفاق ہے۔

(بہارِ شریعت ج اوّل ص ۱۸۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ)

اے بیابانِ عَرَب تیری بہاروں کو سلام

(یہ کلام ۱۴۱۴ھ کے سفرِ مبارک میں مکہ مکرمہ میں لکھا گیا)

اے بیابانِ عَرَب تیری بہاروں کو سلام
تیرے پھولوں کو ترے پاکیزہ خاروں کو سلام

جَبَلِ نور و جَبَلِ ثَور اور ان کے غاروں کو سلام
نور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

جھومتے ہیں مسکراتے ہیں مُغیلانِ عَرَب
خوب صورت وادِیوں کو ریگزاروں کو سلام

رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جھوم کر
ان طوافِ کعبہ کے رنگین نظاروں کو سلام

دوڑ کر دیوارِ کعبہ سے جو لپٹے ہیں وہاں
ان سبھی دیوانوں سارے بے قراروں کو سلام

حجرِ اَسود، باب و میزاب و مقام و مُلتزم
اور غلافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

مُستجار و مُستجاب و بیرِ زم زم اور مَطاف
اور حَطیمِ پاک کے دونوں کناروں کو سلام

رُکنِ شامی اور عِراقی اور یَمانی پر دُرُود
جگمگاتے نور برساتے مَناروں کو سلام

جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف
ان کو بلکہ سارے ہی سَجدہ گزاروں کو سلام

خوب چُومے ہیں قدم ثَور و حرا نے شاہ کے
مہکے مہکے پیارے پیارے دونوں غاروں کو سلام

مَدَنی مُنّوں کا بھی حملہ خوب تھا بوجَہل پر
بدر کے ان دونوں ننھے جاں علیہم الرضوان نثاروں کو سلام

جگمگاتے گنبدِ خَضرا پہ ہوں روشن دُرُود
مسجدِ نبوی کے نورانی مَناروں کو سلام

منبر و محرابِ جاناں اور سُنہری جالیاں
سبز گنبد کے مکیں کو دونوں پیاروں کو سلام

سیِّدی حمزہ کو، اور جُملہ شہیدانِ اُحُد علیہم الرضوان
کو بھی اور سب غازیوں کو شہسُواروں کو سلام

جس قدر جنّ و بشر میں تھے صحابہ شاہ کے علیہم الرضوان
سب کو بھی بیشک خصوصاً چار یاروں کو سلام

جس جگہ پر آکے سوئے ہیں صَحابہ دس ہزار علیہم الرضوان
اُس بقیعِ پاک کے سارے مَزاروں کو سلام

شوقِ دیدارِ مدینہ میں تڑپتے ہیں جو، اُن
بے قراروں، دل فِگاروں، اشکباروں کو سلام

غسلِ کعبہ[1] کا بھی منظر کس قدر پُر کیف ہے
جھوم کر کہتا ہے عطار ان نظاروں کو سلام

[1] غسلِ کعبہ عموماً یکم ذوالحجۃ الحرام کو ہوتا ہے۔ یہ ۱۴۱۴ھ کی حاضری کا غسلِ کعبہ کے وقت کا مقطع ہے۔

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہلِ ایماں سلام کہتے ہیں

اے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تجھے
اہلِ ایماں سلام کہتے ہیں

تیرے عُشّاق تیرے دیوانے
جانِ جاناں سلام کہتے ہیں

جو مدینے سے دور رہتے ہیں
ہجر و فُرقت کا رنج سہتے ہیں

وہ طلب گارِ دید رو رو کر
اے مِری جاں سلام کہتے ہیں

جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں
ٹھوکریں در بدر کی کھاتے ہیں

غم نصیبوں کے چارہ گر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تم کو
وہ پریشاں سلام کہتے ہیں

دُور دنیا کے رنج و غم کر دو
اور سینے میں اپنا غم بھر دو

اُن کو چشمانِ تَر عطا کر دو
جو بھی سلطاں سلام کہتے ہیں

جو ترے عشق میں تڑپتے ہیں
حاضری کے لئے ترستے ہیں

اذنِ طیبہ کی آس میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وہ پُر ارماں سلام کہتے ہیں

تیرے روضے کی جالیوں کے پاس
ساتھ رحم و کرم کی کیلر آس

کتنے دُکھیارے روز آ آ کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
شاہِ ذیشاں سلام کہتے ہیں

آرزوئے حرم ہے سینے میں
اب تو بلوایئے مدینے میں

تجھ سے تجھ ہی کو مانگتے ہیں جو
وہ مسلماں سلام کہتے ہیں

رُخ سے پردے کو اب اٹھا دیجے
اپنے قدموں سے اب لگا لیجے

آہ! جو نیکیوں سے ہیں یکسر
خالی داماں سلام کہتے ہیں

آپ عطّار کیوں پریشاں ہیں؟
بد سے بد تر بھی زیرِ داماں ہیں

اُن پہ رحمت وہ خاص کرتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جو مسلماں سلام کہتے ہیں

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود و سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہو نگاہِ کرم مجھ پہ سلطانِ دیں

دُور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں

دَفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے شفیعِ اُمَم لاج رکھنا تمہیں

دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

قاسمِ رِزقِ ربُّ العلیٰ عزوجل ہو تمہیں

فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ قربان جاؤں مدینے جبیں!

پھول رَحمت کے ہر دم لٹاتے رہے

حوضِ کوثر پہ مت بھول جانا کہیں

ظُلم، کُفّار کے ہنس کے سہتے رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کاش! طیبہ میں اے میرے ماہِ مُبیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مولا کہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سب حسینوں سے بڑھ کر کے تم ہو حسیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عاصِیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یاں غریبوں کی بگڑی بناتے رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دیں — تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

موت کے وقت کردو نگاہِ کرم — کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جَبیں — تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب مدینے میں ہم کو بُلا لیجئے — اور سینہ مدینہ بنا دیجئے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از ائمۂ غوثِ اعظم ائمہ مُبین

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے — لب پہ ہر دم "مدینہ مدینہ" رہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دیں — تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج والم — ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں — تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب بلا لو مدینے میں عطّار کو

اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM

تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

زائرِ طیبہ! روضے پہ جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سنا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تیری قسمت پہ رشک آرہا ہے کہ مدینے کو تُو جا رہا ہے
آہ! جاتا ہے مجھ کو رُلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب پہنچ جائے تیرا سفینہ، جب نظر آئے میٹھا مدینہ
باادب اپنے سر کو جھکا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب کہ آئے نظر پیارا مکہ، چوم لینا نظر سے تُو کعبہ
ہو سکے گر تو ہر جا پہ جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو عرب کی حسیں وادیوں کو، ریگزاروں کو آبادیوں کو
میری جانب سے پلکیں بچھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب کہ پیشِ نظر جالیاں ہوں، تیری آنکھوں سے آنسو رواں ہوں
میرے غم کی کہانی سنا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

آمِنہ کے دُلارے کو پہلے، بعد شیخین کو بھی تُو کہہ لے رضی اللہ تعالٰی عنہما
پھر بقیعِ مبارک پہ جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

مانگنا مت تُو دنیا کی دولت، مانگنا ان سے بس ان کی الفت
خوب دیوانے دل کو لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

میرے آقا کے محراب و منبر ان کی مسجِد کے دیوار اور در
قلب کی آنکھ اُن پر جما کر تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

پیاری پیاری وہ جنت کی کیاری، پیارے پیارے مدینے کی گلیاں
بحرِ رحمت میں غوطہ لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

سبز گنبد کے دلکش نظارے، رُوح پرور وہاں کے مَنارے
ان کے جلووں میں خود کو گُما کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ شہیدوں کے سردار حمزہ، اور جتنے اُحُد کے ہیں شُہدا رضی اللہ تعالٰی عنہ علیہم الرضوان
تُو سبھی کے مزاروں پہ جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو نمازوں کا پابند بن جا اور سرکار کی سنّتوں کا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم
انقلاب اپنے اندر بپا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

کُوئے محبوب کی بکریوں کو، مُرغیوں، ککڑیوں، لکڑیوں کو
بلکہ تنکے وہاں کے اٹھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

بلّیاں جب مدینے کی دیکھے، خوب ادب سے انہیں پیار کر کے
ہاتھ نرمی سے ان پہ پھرا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

سن مدینے میں بادل گھریں جب، ان سے بیتاب قطرے گریں جب
بارشِ نور میں تُو نہا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

اشکِ اُلفت کی مہکی لڑی سے، رحمتوں کی برستی جھڑی سے
اپنا سینہ مدینہ بنا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

زائرِ طیبہ! میرا فسانہ، خوب رو رو کے اُن کو سنانا — سوزِ الفت سے دل کو جلا تُو، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

سنگریزوں کو اور پتّھروں کو، اونٹ گھوڑوں، خَروں، خچّروں کو — اور پرندوں پہ نظریں جما کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

رو رہا ہے ہر اِک غم کا مارا، عَرض کرتا ہے تجھ سے بچارا — میری بھی حاضِری کی دعا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

باغِ طیبہ کی مہکی فَضا کو، ٹھنڈی ٹھنڈی وہاں کی ہوا کو — ہاتھ لہرا کے سر کو جھکا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

چوم لینا مدینے کی گلیاں، پتیاں اور پھولوں کی کلیاں — سب کو آنکھوں سے اپنی لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے کے صَحرا سے گزرے، بھولنا مت، ذرا یاد کر کے — خاکِ طیبہ ذرا سی اُٹھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو مدینے کے کُہسار کو بھی، خَس کو خاشاک کو خار کو بھی — ذرّے ذرّے پہ آنکھیں بچھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُن کا دیدار ہو گر مُیسّر، ہوش بھی تیرا قائم رہے گر — جوڑ کر ہاتھ، سَر کو جھکا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ مدینے کے مَدَنی نظارے، دلکُشا دلرُبا پیارے پیارے — ان نظاروں پہ قربان جا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

اُن کا دیکھے جو نقشِ کفِ پا، خوب آنسو وہاں پر بہانا — اور پلکوں سے جھاڑو لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

بے بسوں، غم کے ماروں کو کہنا، بے کسوں، دلفِگاروں کو کہنا — خود بھی رو کر، انہیں بھی رُلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

اشکبار آنکھ والوں کو کہنا، اُن کی آہوں کو نالوں کو کہنا — اُن کے غم میں مزید اور رلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ مدینے کے پیارے کبوتر، جب نظر آئیں تجھ کو برابر — ان کو تھوڑے سے دانے کھلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو درختوں کو اور جھاڑیوں کو، ان کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو — ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

بوتلوں بلکہ تو ڈبّوں کو ڈال، گندم کے دانوں، چنوں کو — چوم کر آنکھ سے بھی لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

بینگنوں، بھنڈیوں، تُوریوں کو، گوبیوں، گاجروں، مُولیوں کو
آنکھ سے لَوکیوں کو لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا سیبوں کو اور آڑوؤں کو، اور کیلوں کو زَرد آلوؤں کو
اور تربوز سر پر اٹھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

توقَنادیل کو قُمقُموں کو تار و سُوِچ، اور تُو کولروں کو
ٹھنڈا پانی کسی کو پلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

چیونٹیوں، کھونٹیوں، ٹُونٹیوں کو ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار ان پہ نظریں جما کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

چاولوں، روئیوں بوریوں کو، مرچ، انڈوں کو اور پھلیوں کو
سبزیوں کو وہاں کی پکا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تھالیوں کو پیالوں کو کہنا، مِرچ کو اور مسالوں کو کہنا
چائے کی کیتلی کو اٹھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

ٹھنڈے پنکھوں کو اور ہیٹروں کو بلکہ تاروں کو اور میٹروں کو
بتیوں کو وہاں کی جلا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے، پھل تو پھل بلکہ بیج اور چھلکے
ہاتھ ان کی طرف بھی بڑھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو مکانوں کو بھی کھڑکیوں کو اور دیوار و در سیڑھیوں کو
ہاں عقیدت سے دل میں بٹھا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

رسیوں، قینچیوں اور چھریوں، چادروں، سوئی دھاگوں کو دریوں
سب کو سینے سے اپنے لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

کاٹ، ہوتا میر، سگ سندول پکا، بین، کے درماں، بیہرا بھی دِل تک
ربّ نے بھیجا ہے اِنساں بنا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

مسجدِ پاک کے مُصحفوں کو، خوبصورت وہاں کی سطروں کو
خاک آنکھوں میں اپنی لگا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے سے تُو ہو گا رخصت، غم سے ہو گی عجب تیری حالت
اپنی پلکوں پہ سوتی سجا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

ان کی خدمت میں کہتے تھے کہنا، سب کو بلواؤ روضے پہ کہنا
سب کی جانب سے یہ التجا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

عرض کرنا یہ بے چارے بے بس، کہتے تھے سب یہ رو رو کے بیکس
ہم کو قدموں میں مدفن عطا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

تُو غلاموں پہ کہنا کرم کر، یا نبی دور رنج و الم کر
ان کو اپنی مَحَبَّت عطا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا عطّار اے شاہِ عالی! بے فقط تجھ سے تیرا سُوالی
تو سُوال اس کا پورا شِفا کر، تُو سلام میرا رو رو کے کہنا

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام — فاطِمہ زَہرا کے پیاروں کو سلام
مصطفےٰ کے ماہ پاروں کو سلام — نوجوانوں گُلعَذاروں[1] کو سلام
کربلا تیری بہاروں کو سلام — جاں نثاری کے نظاروں کو سلام
یاحسین ابنِ علی مُشکلکشا — آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
[illegible] — [illegible]
قاسم و عبّاس پر لاکھوں درود — کربلا کے شہسواروں[2] کو سلام
جس کسی نے کربلا میں جان دی — ان سبھی ایمانداروں کو سلام
بھوکی پیاسی بیبیوں پر ہوں دُرُود — بھوکے پیاسے گُلعَذاروں کو سلام
بھید کیا جانے شہادت کا کوئی — اُن خُدا کے رازداروں کو سلام
بے بسی میں بھی حیا باقی رہی — سب حُسینی پردہ داروں کو سلام
حمتیں ہوں ہر صحابی پر مُدام[3] — اور خُصُوصًا چار یاروں کو سلام
بیبیوں کو عابدِ بیمار کو — بے کسوں کو سب بیچاروں کو سلام
ہو گئے قرباں محمد اور عون — سیِّدہ زَینب کے پیاروں کو سلام
کربلا میں ظلم کے ٹوٹے پہاڑ — جن پہ ان سب دلفگاروں[4] کو سلام
آل و اصحابِ نبی کے جس قدر — چاہنے والے ہیں ساروں کو سلام
یاخدا! اے کاش! جاکر پھر کروں — کربلا کے سب مزاروں کو سلام
تین دن کے بھوکے پیاسے یانبی! — آپکی آنکھوں کے تاروں کو سلام

جو حسینی قافِلے میں تھے شریک
کہتے ہیں عطّار ساروں کو سلام

[1] پھول جیسے رخسار والے [2] ماہر گھوڑے سوار [3] ہمیشہ [4] زخمی دل دکھیارے

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو

سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو — جیلاں کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو
علیہم الرضوان — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے حَسن حُسین کے ہیں دلبرِ علی — محبوبِ مصطفٰے کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ غوث جس کے خوف سے جِنّات کانپ اُٹھیں — اُس دافعِ بلا کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

چھوڑا ہے ماں کا دودھ بھی ماہِ صِیام[1] میں — سرتاجِ اتقیا کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سب اَولیا لگ نزدیں زیرِ قدم ہیں خم — سردارِ اصفیا کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے — اُس مردِ باصفا کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بھٹکے ہوؤں کو راستہ سیدھا دکھادیا — عالَم کے رہنما کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گرتے سنبھالیں، ڈوبتی کشتی بچائیں جو — غمخوارِ غم زدہ کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پوری مُراد جوکرے اور جھولیاں بھرے — اُس مخزنِ عطا کو ہمارا سلام ہو
عزوجل — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — عزوجل

اِذنِ خدائے پاک سے مُردے جِلائے جو — اُس مَظہرِ خدا کو ہمارا سلام ہو
عزوجل — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — عزوجل

کہہ کر کے "لَاتَخَفْ" ہمیں بے خوف کردیا — اُس رحمتِ خدا کو ہمارا سلام ہو

پڑھتے رہو مُدام[2] یہ عطّار قادِری

سلطانِ اولیا کو ہمارا سلام ہو
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[1] روزوں کا مہینہ۔ رمضان المبارک [2] ہمیشہ

مُوئے مبارک آگئے

ہو گیا فضلِ خدا عزوجل مُوئے مبارَک آگئے — دل خوشی سے جھوم اُٹھا مُوئے مبارَک آگئے

اے خُوشا صلِّ علیٰ مُوئے مبارک آگئے — مرحبا صد مرحبا موئے مبارک آگئے

مصطفےٰ کے موئے اقدس اور مِرا عَربت لدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — مرحبا صد مرحبا موئے مبارک آگئے

ہم غریبوں کے مُقدَّر کو جگانے کیلئے — مرحبا صد مرحبا موئے مبارک آگئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجھ ذلیل وخوار پر اور پاپی و بدکار پر — ہے کرم سرکار کا موئے مبارک آگئے

نور کی برسات ہوگی عنقریب اب زوردار — ابرِ رحمت چھا گیا موئے مبارَک آگئے

دُور ہونگے غَمزدوں کے رنج وغم کہ اس کی ہے — دِید میں غم کی دوا موئے مبارک آگئے

جو کرے تعظیم دل سے دوجہاں میں کامیاب — ہوگیا ہاں ہوگیا مُوئے مبارک آگئے

اپنے ربّ عزوجل سے مانگ لو دونوں جہاں کی نعمتیں — رحمتوں کا در کُھلا موئے مبارک آگئے

اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل آرزوئیں آئیں گی برُوبرو — مانگ لو آکر دُعا موئے مبارک آگئے

آؤ دیوانو! تم آؤ لیکے چشمِ اشکبار — ان سے ان کو مانگنا مُوئے مبارک آگئے

نَزع رُوح وقبر میں اور حَشر کے میداں میں کام

بن گیا عطّار کا مُوئے مبارک آگئے

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے

ہم کو اللہ عزوجل اور نبی سے پیار ہے — اِن شاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

اُمہاتُ المؤمنین و اہلِ بیتِ علیہم الرضوان حار پار — سب صحابہ علیہم الرضوان سے ہمیں تو پیار ہے

غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا علیہم الرضوان — سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا — طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے

یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا — التجا یاسیّدَ الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ — ناؤ ڈانواں ڈول دَر مَنجدھار ہے

خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا — ناخُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

دشمنوں کو کر دے غارَت واسِطہ — اُس کا جو کہ تیرا یارِ غار ہے

دشمنوں کی جو اُڑا دے گردنیں — یاعمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ درکار وہ تلوار ہے

بہرِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدد یامصطفٰے — دشمنوں نے مجھ پہ کی یلغار ہے

دشمنانِ دین کو کردو تباہ — عرض تم سے حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

دامنِ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ کو ملا — ہاں یہ انعامِ شہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

ہوں ضیاء الدّین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ادنیٰ گدا — میرے مرشد کا سخی دربار ہے

بھائیو! تم جانتے ہو کہ مجھے — دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے

ہے کرم اِس پر خدائے پاک کا عزوجل — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

بے عدد کافِر مسلماں ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

بے نَمازی بھی نَمازی ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

زانی و قاتل بھی تائب ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

اور شرابی آئے تائب ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

سنّتوں کی ہر طرف آئی بہار — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

بخشوانا آپ ہی عطّار کو — سب گنہگاروں کا یہ سردار ہے

ترا شکر مولا عزوجل دیا مَدَنی ماحول

(دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اور نیکیوں سے لبریز ماحول کو "مَدَنی ماحول" کہا جاتا ہے)

ترا شکر مولا عزوجل دیا مَدَنی ماحول — نہ چھوٹے کبھی بھی خدا عزوجل مَدَنی ماحول

سلامت رہے یاخدا عزوجل مَدَنی ماحول — بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

خدا عزوجل کے کرم سے خدا عزوجل کی عطا سے — نہ دشمن سکے گا چھڑا مَدَنی ماحول

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے — نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب — سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی — ہے بے حد محبّت بھرا مَدَنی ماحول

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر — جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دِلائے گا خوفِ خدا عزوجل مَدَنی ماحول

تُو آ بے نَمازی، ہے دیتا نمازی — خدا عزوجل کرم سے بنا مَدَنی ماحول

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی — چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو — سدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر — لنا ہوں لی دیگا دوا مَدَنی ماحول

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو — دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول

شِفائیں ملیں گی، بَلائیں ٹلیں گی — یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ — گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ — تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدَنی ماحول

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی — سُنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول

تمہیں سنّتوں بھرے [illegible] کے احکام — تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول — ہے فَیضانِ غوث ورضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما مَدَنی ماحول

بفَیضانِ احمد رضا اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل — یہ پھولے پھلے گا سدا مَدَنی ماحول

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے — نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر — کے اچّھوں کے پاس آکے پامَدَنی ماحول

تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی — ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا — قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا — رہے گا سدا خوشنما مَدَنی ماحول

تُو غصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ — یہ بدنام ہو گا ترا مَدَنی ماحول

اے اسلامی بھائی نہ کرنا لڑائی — کہ ہو جائیگا بدنُما مَدَنی ماحول

جو کوئی "مجالس" کا ہوگا وفادار — اُسی کو ہی راس آئے گا مَدَنی ماحول

سنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل — تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

بہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو

نہ عطّار تم چھوڑنا مدنی ماحول

مدینہ

ایہاں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے مختلف شعبہ جات کی ''مجالس'' مُراد ہیں۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار
مَدَنی چینل سے جسے بھی والہانہ پیار ہے

ناچ گانوں اور فلموں سے یہ چینل پاک ہے
مَدَنی چینل کی مُہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف

نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زوردار
راہِ سنّت پر چلا کر سب کو جنّت کی طرف

اِس میں موسیقی نہ تم ہرگز سنو گے سامعین
چھوڑ دو فلمیں ڈرامے دیکھنا تم چھوڑ دو

اس میں ہے فیضانِ قراں اِس میں فیضانِ حدیث
اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شِفا

اِس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے
مَدَنی چینل تم کو گھر بیٹھے سکھائے گا نَماز

مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے
اور شیطانِ لعیں رنجور ہے مغموم ہے

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار
مدَنی چینل سے یہ ہمدم یوں والہانہ ہوتہ پیار

اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے
مَدَنی چینل حق بیاں کرنے میں بھی بے باک ہے

جو بھی دیکھے گا کریگا اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اِعتراف
کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

لے چلے بس اِک یہی ہے مَدَنی چینل کا ہَدَف
یہ گنہ کا کام ہے اس کی اجازت ہے نہیں

توڑ دو ابلیس سے سب رشتہ ناطہ توڑ دو
جل مرے اور خاک ڈالے سر پہ شیطانِ خبیث

آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا
اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل خُلد میں بھی داخِلہ آسان ہے

اور نَمازی دونوں عالم میں رہے گا سرفراز
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور شیطانِ لعیں رنجور ہے مغموم ہے

مَدَنی چَینل حُبِّ احمد میں رُلاتا ہے تمہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اور شراب، عشقِ محمد کی پلاتا ہے تمہیں

خوب تڑپاتا ہے یہ خوفِ خدائے پاک میں عزوجل
اور ملاتا ہے تکبُّر کا نشہ بھی خاک میں

مَدَنی چَینل نارِ دوزخ سے اماں دلوائے گا عزوجل
اِن شاءَ اللّٰہ آپ کو باغِ جِناں دلوائے گا

مَدَنی چَینل مدنی مُنّوں کو بھی ہاں دکھلایئے
دین کی باتیں ابھی سے ان کو بھی سکھلایئے

کفر کے ایواں میں مولیٰ ڈالدے یہ زلزلہ عزوجل
یاالٰہی! تا ابد جاری رہے یہ سلسلہ

مَدَنی چَینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عزوجل
عام دنیا بھر میں یاربّ دین کا پیغام ہو

مَدَنی چَینل کے مبلغ، نعت خواں، خدمت گزار
جس قدر بھی ہیں سبھی کی مغفرت ہو کردگار

مَدَنی چَینل کیلئے جو ساتھ دے عطّار کا
اِس پہ ہو رحمت خدا کی اور کرم سرکار کا

مُعاف کرو مُعافی پاؤ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور مُعاف کرنا اِختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مُعاف فرمادے گا۔**

(مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۶۸۲ حدیث۷۰۶۲ دارالفکر بیروت)

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر

آؤ مدنی قافِلے میں ہم کریں مِلکر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اس میں ان شاءَ اللّٰہ سر بسَر عزوجل

تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافِلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار عزوجل
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

جھوٹ غیبت اور چغلی سے جو بچنا چاہے وہ
خوب مدنی قافِلوں میں دل لگا کر جائے وہ

جو بھی شیدائی ہے مدنی قافِلوں کا یاخدا عزوجل
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار ہو بہرِ رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافِلہ
بے حساب اس کا خدایا! خلد میں ہو دَاخِلہ عزوجل

تو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل عزوجل
''مَدَنی اِنعامات'' پرکرتا ہے جو کوئی عمل

جو گناہوں کے مَرَض سے تنگ ہے بیزار ہے
قافِلہ عطّار اُس کے واسِطے تیّار ہے

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو — سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
چاہو گر بَرَکتیں قافِلے میں چلو — پاؤ گے عظمتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو — ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو
طَیبہ کی جُستجو حج کی گر آرزو — ہے بتادوں تمہیں قافِلے میں چلو
الفتِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اور خوفِ خدا (عزوجل) — چاہئے گر تمہیں قافِلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشمِ نَم — لینے یہ نعمتیں قافِلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعاء — پاؤ گے بَرَکتیں قافِلے میں چلو
دُکھ کا دَرماں ملے آئیں گے دن بھلے — ختم ہوں گردشیں قافِلے میں چلو
غم کے بادَل چَھٹیں خوب خوشیاں ملیں — دل کی کلیاں کِھلیں قافِلے میں چلو
ہو قَوی حافِظہ ٹھیک ہو ہاضِمہ — کام سارے بنیں قافِلے میں چلو
علم و حکمت کے دَر جَنّتی بَن کے تم — پاؤ گے رَحمتیں قافِلے میں چلو
گو قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو — چاہو گر راحتیں قافِلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں — چاہیں ہوں بارشیں قافِلے میں چلو
کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں — چاہے اَولے پڑیں قافِلے میں چلو
بارہ مَہ کیلئے تیس دن کیلئے — بارہ دن دے ہی دیں قافِلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے تین دن کیلئے — ہر مہینے چلیں قافِلے میں چلو
اے مرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو — قافِلے میں چلیں قافِلے میں چلو

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM

فون پر بات ہو یا ملاقات ہو سب سے کہتے رہیں قافِلے میں چلو
آپ بازار میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں سب سے کہتے رہیں قافِلے میں چلو
درس دیں یا سُنیں یا بیاں جو کریں اس میں یہ بھی کہیں قافِلے میں چلو
عاشِقانِ رسول[1] ان سے ہم مدنی پھول آؤ لینے چلیں قافِلے میں چلو
عاشِقانِ رسول آئے لینے دُعا آؤ ملکر چلیں قافِلے میں چلو
عاشِقانِ رسول آئے ہیں مرحبا خیر خواہی[2] کریں قافِلے میں چلو
عاشِقانِ رسول لائیں جب قافِلہ خیر خواہی کریں قافِلے میں چلو
کھانا لے کے چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں خیر خواہی کریں قافِلے میں چلو
ان پہ ہوں رحمتیں قافِلے کا سُنیں خیر خواہی کریں قافِلے میں چلو
بخش دے میرے مولیٰ عزوجل تُو ان کو کہ جو خیر خواہی کریں قافِلے میں چلو
یاخدا عزوجل ہر گھڑی رٹ ہو عطارؔ کی
قافِلے میں چلیں قافِلے میں چلو

---

[1] دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بھائیوں کو بالخصوص مدنی قافِلے والوں کو ''عاشقانِ رسول'' کہتے ہیں۔
[2] مدنی مرکز کی ھدایت ہے کہ جب آپ کے علاقے میں عاشِقانِ رسول کا مدنی قافلہ تشریف لائے تو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دُعاء کے طالب ہوں۔ اگر حیثیت ہو تو کھانا، چائے وغیرہ ورنہ سادہ پانی ہی پیش کریں۔ اس طرح خاطر مدارت کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''خیر خواہی'' کہتے ہیں۔

پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو

پاؤ گے بخششیں قافلے میں چلو — جنّتیں بھی ملیں، قافلے میں چلو
رِزق کے دَر کُھلیں، قافِلے میں چلو — برکتیں بھی ملیں، قافلے میں چلو
زَخم بگڑے بھریں، پھوڑے پُھنسی مِٹیں — گرہوں مَسّے جَھڑیں، قافِلے میں چلو
کالے یرقان میں، کیوں پریشان ہیں — پائیں گے صِحّتیں، قافِلے میں چلو
ٹیڑھی ہوں ہڈّیاں، ہوں گی سیدھی میاں — درد سارے مِٹیں، قافِلے میں چلو
دَرد گمبھیر ہو، کوئی دِلگیر ہو — ہوں گی حل مشکلیں، قافِلے میں چلو
گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں — پاؤ گے صحّتیں ، قافِلے میں چلو
گھر میں ناچاقیاں، ہوں یا تنگدستیاں — آئیں گی بَرَکتیں ، قافِلے میں چلو
جو کہ مَفقود ہو وہ بھی موجود ہو — اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل چلیں ، قافِلے میں چلو
دُور ہوں گے اَلم ہوگا ربّ عزوجل کا کرم — غم کے مارے سنیں قافلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دکھ رہی ہو کمر — درد دونوں مٹیں ، قافِلے میں چلو
باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو — پائے گا صِحّتیں ، قافِلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو، قرض کا بار ہو — رنج وغم مت کریں، قافِلے میں چلو
وا ہو بابِ کرم، دُور ہوں رنج و غم — پھر سے خوشیاں ملیں، قافِلے میں چلو
زلزلہ آئے گر، آکے چھا جائے گر — صِرف حق عزوجل سے ڈریں قافِلے میں چلو
زلزلہ اعلام تھا، ہر گُنہ گار ہِلا تھا — [illegible] قافِلے میں چلو
زلزلے سے اماں، دے گا ربّ عزوجل جہاں — سب دعائیں کریں، قافِلے میں چلو
ہوں پا زلزلے، گرچہ آندھی چلے — صبر کرتے رہیں، قافِلے میں چلو

---

۱ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ (8-10-05) روز ہفتہ شمالی پاکستان (کشمیر، سرحد وغیرہ) میں آنے والے خوفناک زلزلے کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے۔ اس زلزلے میں لاکھوں افراد فوت ہوئے تھے۔ زخمیوں، گھر گرنے والوں اور مالی نقصانوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔

ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا!
آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو

پیٹ میں دَرد ہو رنگ بھی زَرد ہو
آکے لو صحّتیں قافِلے میں چلو

ہے طلب دید کی، دید کی عید کی
کیا عَجب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو
پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر
لینے آسائشیں، قافِلے میں چلو

آپ کو چارہ گر نے گو مایوس کر
بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

گھر میں اَن بَن نہ ہو، کوئی اُلجھن نہ ہو
غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو

بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی
حیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

زوجہ بیمار ہے، قرض کا بار ہے
غم تمہارے مِٹیں، قافِلے میں چلو

نوکری چاہئے، آیئے آیئے
قافِلے میں چلیں، قافِلے میں چلو

غم کے روتے ہوئے، حال کھوتے ہوئے
مرحبا! ہنس پڑیں! قافِلے میں چلو

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو
شادیاں بھی رچیں، قافِلے میں چلو

قرض اتر جائے گا، خوب رزق آئیگا
سب بلائیں ٹلیں، قافِلے میں چلو

گر ہو عرقُ النِّساء[1] عارضہ[2] کوئی سا
دے خدا عزوجل صحّتیں، قافِلے میں چلو

گھر میں "اُمید[3]" ہو، اس کی تمہید[4] ہو
جلد ہی چل پڑیں، قافِلے میں چلو

زچہ[5] کی خیر ہو، بچّہ باخیر ہو
اٹھئے ہمّت کریں، قافِلے میں چلو

دُور بیماریاں، اور پریشانیاں
ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

آکے تم باادب، دیکھ لو فضلِ ربّ عزوجل
مدنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو

کھوئی قسمت کھری، گود ہوگی ہری
مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

جا رہے ہو کہاں، آؤ لے لو دعا
دیتے عطّار ہیں، قافِلے میں چلو

---

[1] چلّے سے یعنی ران کے اوپر کے جوڑ سے پنڈلی تک پہنچنے والا درد [2] بیماری [3] حمل [4] کسی بات کا آغاز [5] عورت جس نے بچہ جنا ہو 40 دن تک "زچہ" کہلاتی ہے۔

دل کی کَلیاں کِھلیں قافلے میں چلو

دل کی گلیاں کِھلیں قافِلے میں چلو — رنج وغم بھی مِٹیں قافلے میں چلو
فضل کی بارِشیں، رحمتیں نعمتیں — گر تمھیں چاہئیں قافلے میں چلو
کافِروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں — دعوتِ دین دیں، قافِلے میں چلو
آیئے عالمو! دیں کی تبلیغ کو — مل کے سارے چلیں، قافِلے میں چلو
آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغِ دیں — کافِروں کو کریں، قافِلے میں چلو
کافر آجائیں گے، راہِ حق پائیں گے — اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل چلیں ، قافِلے میں چلو
کُفر کا سر جُھکے، دیں کا ڈنکا بجے — اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل چلیں ،قافِلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے — آؤ سارے چلیں، قافِلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے، دردِ عِصیاں ٹلے — آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو
خوب خود داریاں، اور خوش اَخلاقیاں — آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو
رسول ان سے لے لو جو بھول — تم کو سنّت کے دیں قافلے میں چلو

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو
خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو

فوتگی ہوگئی، گُم گیا ہے کوئی
مانگنے رحمتیں ، قافِلے میں چلو

مانگو آکر دُعا، پاؤ گے مُدَّعا
درکرم کے کھلیں، قافِلے میں چلو

اچھی صُحبت ملے، خوب برکت ملے
چل پڑو چل پڑیں قافِلے میں چلو

لُوٹ لیں رحمتیں،خوب لیں برکتیں
خواب اچھے دِکھیں، قافِلے میں چلو

ظلمتیں
دُور ہوں
قافِلے میں چلو

رب عزوجل کے در پر جھکیں، التجائیں کریں
باب رحمت کھلیں، قافِلے میں چلو

ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظر، قافِلے والوں پر
پاؤگے راحتیں قافِلے میں چلو

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے
لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو

عاشِقانِ رسول، لائے سنّت کے پھول
آؤ لینے چلیں، قافِلے میں چلو

دیتے ہیں فیض عام، اَولیائے کرام علیہم الرضوان
لُوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو

اولیا علیہم الرضوان کا کرم، تم پہ ہو لاجَرم
خوب جلوے ملیں، قافِلے میں چلو

خواب میں ڈر لگے، بوجھ دل پر لگے
آیئے چل پڑیں، قافِلے میں چلو

غیبی امداد ہو، گھر بھی آباد ہو
لطفِ حق دیکھ لیں، قافِلے میں چلو

تنگدستی مٹے، دور آفت ہٹے
لینے کو بَرَکتیں، قافِلے میں چلو

بے عمل باعمل بن گئے خاص کر
آپ بھی دیکھ لیں قافِلے میں چلو

خوب ہوگا ثواب، اور ٹلے گا عذاب
پاؤ کے
قافلے میں چلو

آپ اعمالِ بد اور اَفعالِ بد
سے جو بیزار ہیں، قافِلے میں چلو

کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے
اب نہ سستی کریں، قافِلے میں چلو

دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو
داغ سارے دھلیں، قافِلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حِفظ قرآن ہو،
خوب خوشیاں ملیں، قافِلے میں چلو

عاشقِ قافلہ بن کے گھر لو بنا
قلبِ عطّار میں قافلے میں چلو

آہ! مَدَنی قافِلہ اب جا رہا ہے لوٹ کر

(یہ نظم دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کیلئے کے مدنی قافلے کی سفر سے واپسی کا وقت قریب آنے پر سنّتوں کی تڑپ رکھنے والے حُساس عاشقانِ رسول کے ولولہ انگیز جذبات کی عکاس ہے)

آہ! مَدَنی قافِلہ اب جارہا ہے لوٹ کر
کوئی دل تھامے کھڑا ہے کوئی ہے باچشمِ تر

سنّتوں کی تربیّت کے قافِلوں کے قدرداں
جب پلٹتے ہیں گھروں کو روتے ہیں وہ پھوٹ کر

کس قدَر خوش تھے نکل کر چلدئے تھے گھر سے جب
اب اُداسی چھا رہی ہے ہائے !اپنے قلب پر

فکر تھی گھر بار کی نہ فکر کاروبار کی
لطف خوب آتا تھا ہم کو مسجِدوں میں بیٹھ کر

جاتے ہی دنیا کے جھگڑے پھر گلے پڑ جائینگے
کیا کریں لاچار ہیں قابو نہیں حالات پر

باجماعت سب نَمازیں اور تہجُّد کے مزے
اتنی آسانی سے پھر مل جائیں گے کیا جا کے گھر؟

یاخدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کیساتھ کاش!
سنّتوں کی تربیّت کے واسطے پھر جلد تر!!

ہائے! سارا وقت میرا غفلتوں میں کٹ گیا
آہ! کب ہو گا مُیَسَّر پھر مبارک یہ سفر

مَدَنی ماحول اور مَدَنی قافِلے والوں کی کچھ
بھی نہ کی ہے قدر ہائے! ہوں میں ناداں کس قدَر

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے ! نہ مجھ سے ہو سکا
درگزر فرما الٰہی عزوجل بہرِ شاہِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ ! شیطاں ہر گھڑی ہر وقت غالب ہی رہا
عادتِ عصیاں نے رکھدی توڑ کر ہائے ! کمر

خوب خدمت سنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
مَدَنی ماحول اے خدا ہم سے نہ چھوٹے عمر بھر

اِس عَلاقے والے سارے بھائیوں کا شکریہ
ساتھ جو دیتے رہے ہیں قافلے کا سر بسر

سنّتوں کی تربیّت کے واسطے نکلا تھا میں
ہائے پر سوتا رہا غفلت کی چادر تان کر

یارسولَ اللّٰہ اپنے در پہ اب بلوائیے
ہو نصیب آقا ہمیں میٹھے مدینے کا سفر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنی ساری نیکیاں عطّار نے کیں اُس کے نام
بارہ مَدَنی قافِلوں کے ساتھ جو کرلے سفر

مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

یہ باقاعدہ نظم نہیں، فیضانِ سنّت جلد اول کے باب ''فیضانِ رمضان'' کے جُز فیضانِ اعتکاف کی مختلف ''مدنی بہاروں'' وغیرہ کے آخر میں لکھے ہوئے اشعار کہیں کہیں ترمیم کے ساتھ یکجا کئے گئے ہیں

آئیں گی سنّتیں جائیں گی فیشنیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
تم سدھر جاؤ گے، پاؤ گے برکتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
آؤ آؤ ادھر آبھی جاؤ ادھر مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اِک نہ اک روز دل، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
فضلِ ربّ (عزوجل) سے ھدایت بھی جائیگی مل، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
فضلِ ربّ (عزوجل) سے گناہوں کی کالک دُھلے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
عمر آئندہ گزرے گی سنّت بھری، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
بھائی گر چاہتے ہو ''نمازیں پڑھوں''، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ''آگے بڑھوں''، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
موت فضلِ خدا عزوجل سے ہو ایمان پر ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
رَبّ کی رحمت سے بخشش میں ہو جائے گھر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
رحمتیں لُوٹنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
سنّتیں سیکھنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
گر تمنّا ہے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتکاف
آؤ آ کر گناہوں سے توبہ کرو ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
رَحمتِ حق عزوجل سے دامن تم آ کر بھرو ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
ختم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
دُور ہو گی گناہوں کی شامت چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تُم اعتِکاف
بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
فضلِ ربّ عزوجل سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
حُبِّ دنیا سے دل پاک ہو جائیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
جامِ عشقِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ہاتھ آئیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

سُنّتیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
مان لو بات اب تو مِری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
لینے خیرات تم رحمتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
لُوٹنے برکتیں سنّتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
خالی دامن مُرادوں سے بھر جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُلفت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
داڑھی رکھنے کی سنّت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
ان شاءَ اللہ عزوجل ہر کام ہوگا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
دور ہوگی بفضلِ خدا عزوجل ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
سیکھنے کو ملیں گی تمہیں سنّتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
لُوٹ لو آکر اللہ عزوجل کی رحمتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
گیت گانے کی عادت نکل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
بے جا بک بک کی خصلت بھی ٹل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
زندگی سنّتوں سے نکھر جائے گی، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
گر مدینے کا غم چشمِ نم چاہیے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

مدنی آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نظرِ کرم چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

سُنّتیں سیکھ لو رحمتیں لُوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

دین کے عِلم کی برکتیں لُوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تُم اعتِکاف

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

تم پہ فضلِ خدا (عزوجل)، لُطفِ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

ذِکر کرنا خدا (عزوجل) کا یہاں صبح و شام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

پاؤ گے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

کر کے ہمّت مسلمانو آجاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

درد ٹانگوں میں ہو، دَردگھٹنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

سنّتوں کی تم آکر کے سوغات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

آؤ بٹتی ہے رَحمت کی خیرات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

رُوزگار ان شاءَ اللّٰہ عزوجل مل جائے گا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیاں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
دور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
باجماعت نَمازوں کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
دِل کا پَژمُردہ غُنچہ خوشی سے کِھلے، مدنی ماحول میں کر لوتم اعتِکاف
سیکھنے زندَگی کا قرینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
ان شاءَ اللّٰہ عزوجل بھائی سُدھر جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تُم اعتِکاف
دل میں بس جائیں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلوے مُدام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
دیکھو مکّے مدینے کے تم صبح و شام مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
خصلتِ جُرم و عصیاں تمہاری مِٹے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
آؤ عشقِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پینے کو جام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
مست ہو کر کرو خوب تم مَدَنی کام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
زندَگی کا قرینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

ان شاءاللہ عزوجل بہت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

تم کو تڑپا کے رکھ دے گو دردِ مر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

پاؤ گے تم سکوں ہوگا ٹھنڈا جگر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

گونج اٹھیں گی خانقاہیں گائیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

رقص کی محفلوں کی نحوست مٹے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

ڈھول باجوں کو مٹنے سے باز آئے تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

فلمی گانے نہ ہرگز کبھی گاؤ تم، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

آؤ کرنے لگو گے نعت مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

فضلِ رب سے ہو دیدارِ سلطانِ دیں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

راحت و چین پائے گا قلبِ حزیں، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

مان بھی جاؤ عطّار کی التجا

WWW.NAFSEISLAM.COM

اے مرے بھائیو سب سنو دھر کے کان

اے مرے بھائیو سب سنو دھر کے کان — عیش و عشرت کی اُڑ جائینگی دھجّیاں

آخرت کی کرو جلد تیاّریاں — موت آکر رہے گی تمھیں بے گماں

موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا

کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا — وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا

تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو — اے ضَعیفو سنو! پہلوانو سنو!

موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو — جلد توبہ کرو میری مانو سنو!

جس نے دنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج — اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ سنج

موت کے بعد ہوگا اُسے سخت رنج — اُس کو بَرزخ میں رُنج اُس کو دوزخ میں رنج

فلم بینی کا تم مَشغلہ چھوڑ دو — سارے آلاتِ لَہو و لَعِب توڑ دو

بھائیو! سب گناہوں سے منہ موڑ دو — ناطہ تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو

ایک دن موت آکر رہے گی ضَرور — مجرِمو! سُن لو اس کو سمجھنا نہ دور

بعدِ مُردَن نہ پاؤ گے کوئی سُرور — خاک ہو جائے گا سب تمھارا غُرور

کب تلک تم حُکومت پہ اِتراؤ گے — کب تک آخر غریبوں کو تڑپاؤ گے

ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے
یاد رکھو! جہنَّم میں تم جاؤ گے

جبکہ پیکِ اَجَل روح لے جائیگا
جسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا

لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا
تجھ کو دفنا کے ہر اِک پلٹ جائے گا

بادشاھوں کی بکھری ہوئی ھڈّیاں
کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں

اِحتِساب اِسکا گزرے گا تم پر گِراں
حشر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

موت کا جانور کو ہو اِدراک گر
گوشت اچھّا نہ کھانے کو پائے بشر

غافِل انسان سے بڑھ گیا جانور
موت سے آگہی ہے مگر بے خبر

چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سُدھر
ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سربسر

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر
تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے!
کیا اُنہیں زَر کے اَنبار کام آئیں گے؟

قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟
جی نہیں، نارِدوزخ میں لے جائینگے

آہ دولت کی، کثرت کا چھوڑیں، خیال،

بال جھڑ جائیں گے کھال اُدھڑ جائیگی
کیڑے پڑ جائیں گے نعش سڑ جائیگی

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو
بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو

تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو
سچّی تَوبہ سے ہو جائے گا پاک تُو

جو بھی دنیا سے آقا کا غم لے گیا
وہ تو بازی خدا عزوجل کی قسم لے گیا

ساتھ میں مصطفٰے کا کرم لے گیا
خُلد کی وہ سند لاجَرَم[1] لے گیا

جو مسلمان بندہ نِکوکار ہے
ربّ عزوجل کے محبوب کا عاشقِ زار ہے

قَبر بھی اُس کی جنّت کا گلزار ہے
باغِ فردوس کا بھی وہ حقدار ہے

قلب میں جس کے راسخ ہے خوفِ خدا عزوجل
جو مقدّر سے ہے عاشقِ مصطفٰے

اُس کو نارِ جہنّم سے کیا واسطہ
مرتے ہی باتیں سُوئے جنّت گیا

ہے عمل جس کا ہر ''مَدَنی اِنعام[2]'' پر
''قافِلوں[3]'' میں مُیَسَّر ہے جس کو سفر

جو بھی ''نیکی کی دعوت'' پہ باندھے کمر
اُس پہ چشمِ کرم یاشہِ بحر و بر!

حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطّار ہے
تو غلامِ شہنشاہِ ابرار ہے

ہر قدم پر محمد مددگار ہے
ان شاء اللّٰہ بیڑا ترا پار ہے

''قافِلے'' کو جو ہر وقت تیّار ہے
اُس کے حق میں دعا کرتا عطّار ہے

اِس کو جنّت میں ساتھ اُس کا درکار ہے

---

[1] یقیناً [2] دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنی اصلاحِ حال کے لئے دینی طلبہ کو (92) دینی طالبات کو (82) اسلامی بھائیوں کو (72) اور اسلامی بہنوں کو (63) کو بھی بہرے اسلامی بھائیوں کو (27) ''مدنی انعامات'' سوالات کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں اور ترغیب دی جاتی ہے کہ ''فکرِ مدینہ'' (یعنی اپنا محاسبہ کرنے) کے ذریعے روزانہ ان سوالات کا رسالہ پُر کریں اور ہر مدنی ماہ کی (10) تاریخ تک جمع کروادیں۔

[3] ہر اسلامی بھائی کو ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی رغبت دلائی جاتی ہے اور کئی خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے گھر بار کو خود ساتھ لے جاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے لئے وقف ہو جاتے کہ ہر وقت مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں۔

سنت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

(حیدرآباد میں ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی مرکز ''فیضانِ مدینہ'' میں ہونے والے افتتاحی اجتماع (شبِ جمعہ ۷ جُمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ) کے پُرمسرت موقع پر یہ کلام پیش کیا گیا)

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں — رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

اِس شہر کے آئے ہیں باہر سے بھی آئے ہیں — سرکار کے شیدائی فیضانِ مدینہ میں

داڑھی ہے عمامے ہیں زلفوں کی بہاریں ہیں — شیطان کو شرم آئی فیضانِ مدینہ میں

لمحاتِ مُسرّت ہیں دیوانے بڑے خوش ہیں — کیوں جھومے نہ ہر بھائی فیضانِ مدینہ میں

سنّت کی بہاروں کا کچھ ایسا سماں چھایا — فیشن کو حیا آئی فیضانِ مدینہ میں

اُلفت کے اُخُوّت کے کیا خوب مناظر ہیں — گویا ہیں سگے بھائی فیضانِ مدینہ میں

وہ لوگ ہی آتے ہیں اور فیض اُٹھاتے ہیں — تقدیر جنہیں لائی فیضانِ مدینہ میں

اپنے ہوں یا بیگانے یوں ملتے ہیں دیوانے — جیسے ہوں شناسائی فیضانِ مدینہ میں

درد اپنے دلوں میں جو اسلام کا رکھتے ہیں — ہے ان کی پذیرائی فیضانِ مدینہ میں

اللہ عزوجل کرم کر دے تُو بخش دے ان سب کو — موجود ہیں جو بھائی فیضانِ مدینہ میں

سنّت کا لئے جذبہ آئے جو یہاں اس کی — ہے حوصلہ افزائی فیضانِ مدینہ میں

ابلیسِ خَسیس سن لے اب خیر نہیں تیری — شامت تری ہے آئی فیضانِ مدینہ میں

''فیضانِ مدینہ'' میں ''فیضانِ مدینہ'' ہے — فیضان ہے آتا کی فیضانِ مدینہ میں

فیضانِ مدینہ ہی ہے ''دعوتِ اسلامی'' فیضان ہے مولائی فیضانِ مدینہ میں
مقبول جہاں بھر میں ہو ''دعوتِ اسلامی'' ہر لب پہ دعا آئی فیضانِ مدینہ میں
آقا ہو کرم سب پر بُلواؤ مدینے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آئے ہیں تمنّائی فیضانِ مدینہ میں
سرکار عطا کردو غم سب کو مدینے کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جتنے ہیں یہاں بھائی فیضانِ مدینہ میں
قسمت کا سکندر ہے زوروں پہ مقدّر ہے جس نے بھی جگہ پائی فیضانِ مدینہ میں

آج آقا کے دیوانے کیا مَست ہیں مستانے
عطّار ہے عید آئی فیضانِ مدینہ میں

مُتکبّر جنّت میں نہیں جائیگا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر بھی **تکبُّر** ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچّھا ہو اور اس کے جوتے اچّھے ہوں۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ. یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے، جمال کو پسند فرماتا ہے۔ **تکبُّر** یہ ہے کہ حق بات کا اِنکار اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھا جائے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۶۰ حدیث ۹۱ دار ابن حزم) **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''**تکبُّر** حق کو جھٹلانا، لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کسی معمولی انسان کی بات کو اس لیے جھٹلائے کہ یہ اس (معمولی) آدمی کے منہ سے نکلی ہے اور مساکین کو ذلیل سمجھے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۶۵۸ ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

تین روزہ اجتماعِ پاک ہے ملتان میں

تین روزہ اجتماعِ پاک ہے ملتان میں
ہر طرف سے آرہے ہیں قافلے ملتان میں

آج ''صحرائے مدینہ'' میں ہے کیا آئی بہار
چارسُو ہیں رحمتوں کے گل کِھلے ملتان میں

بین الاقوامی ہمارا اجتماع پاک ہے
ہیں کئی اکناں سے آئے قافلے ملتان میں

اجتماعِ پاک یارب عزوجل ابتدا سے انتہا
تیرے محبوب کے میرے خدا ملتان میں

مَیلے منصوبے عدُو کے خاک میں مل جائیں سب
دے تحفُّظ یاخدا اشرار سے ملتان میں

یارسولَ اللہ کے نعروں کی ہر سُو دھوم ہے
''اللہ اللہ'' کی صدا کی گونج ہے ملتان میں

درگہ و دربار میں ہر کوچہ و بازار میں
جس طرف دیکھو عمامے ہیں ہرے ملتان میں

گھر میں چُوہے بھی تو گھستے ہیں ٹھگوں سے ہوشیار!
اپنی چیزوں کی حفاظت بھی رہے ملتان میں

نکھرا نکھرا ہے سماں ہر سَمت ہے چھائی بہار
یاں خزاں کا کام کیا کیسے رہے ملتان میں

اولیا کا ہے مدینہ رحمتیں ہیں ہر قدم
کوئی بھی محروم پھر کیوں کر رہے ملتان میں

ان شاءَ اللہ عزوجل میں بھی جاؤں گا مرے اَحباب بھی
تم نہیں چلتے ہو کیوں بھائی ارے ملتان میں

ہر طرف کہتے پھرو اِک ایک کو دعوت یہ دو
اجتماعِ پاک میں آپ آیئے ملتان میں

نیّتیں کر لو، گریں گے اِنفرادی کوششیں ملے گورنر کے خبر ہو کے ودھ ہر ایک ملے ملتان میں

سب کرو نیّت، کریں گے قافلوں میں ہم سفر
خوب بنیں گے اب تو مَدَنی قافِلے ملتان میں

عزوجل
"مجلسِ شوریٰ" کا جو بھی ہے وفادار اے خدا
ابرِ رَحمت اس پہ برسا زور سے ملتان میں

عزوجل
یا خدا وہ حج کرے میٹھا مدینہ دیکھ کے
ملتان میں

چور ڈاکو آگئے آکر ہدایت پاگئے
بے نماز آکر نمازی بن گئے
ملتان میں

فَجر میں جگانے کے لئے

(گلی وغیرہ کے اندر آوازیں لگا کر یا فون کر کے نَمازِ فجر کیلئے جگانے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''صدائے مدینہ'' لگانا کہتے ہیں۔گلی میں ''صدائے مدینہ'' لگانے میں میگافون استعمال نہ کیجئے، آواز لگانے میں یہ بھی احتیاط کیجئے کہ چھوٹے بچّوں، مریضوں اور جو اسلامی بہنیں نَماز پڑھ کر سوئی ہوں یا تِلاوت وغیرہ میں مشغول ہوں انہیں پریشانی نہ ہو۔مریض یا بچّے وغیرہ کی تکلیف کے عُذر کے سبب کہ شخص ''[redacted] کہ تو فوراً اُس کی بات مان لیجئے)

تم کو حج کی خدا عزوجل سعادت دے جلوہ دیکھو مدینے کا اٹھو!
اٹھو ذکرِ خدا عزوجل کرو اُٹھ کر! دل سے لو نامِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اٹھو!
فجر کی ہو چکیں اَذانیں وقت ہو گیا ہے نماز کا اٹھو!
بھائیو! اُٹھ کر اب وُضو کرلو! اور چلو خانۂ خدا عزوجل اٹھو!
نیند سے تو نَماز بہتر ہے اب نہ مُطلَق بھی لیٹنا اٹھو!
اُٹھ چکو اب کھڑے بھی ہو جاؤ! آنکھ شیطاں نہ دے لگا اٹھو!
جاگو جاگو نَماز غفلت سے کر نہ بیٹھو کہیں قَضا اٹھو!
اب ''جو سوئے نماز کھوئے'' وقت سونے کا اب نہیں رہا اٹھو!
[illegible] نماز گر چھوڑی قبر میں پاؤ گے سزا اٹھو!
بے نَمازی پھنسے گا محشر میں ہوگا ناراض کبریا عزوجل اٹھو!
میں ''صدائے مدینہ'' دیتا ہوں تم کو طیبہ کا واسِطہ اٹھو!
میں بھکاری نہیں ہوں دَردَر کا میں ہوں سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم گدا اٹھو!
مجھ کو دینا نہ پائی پیسہ تم ! میں ہوں طالب ثواب کا اٹھو!

تم کو دیتا ہے یہ دعا عطّار
فضل تم پر کرے خدا عزوجل اٹھو!

صدائے مدینہ برائے سَحَری

(رَمَضانُ المبارَک میں صبحِ صادِق سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل (اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو تو) مساجد میں مائیک پر مِل کر اس "صدائے مدینہ" کی دھوم مچایئے۔ اگر ایک شخص بھی نَماز پڑھ یا تلاوت کر رہا ہو یا کسی سوتے کو تکلیف ہوتی ہو تو مائیک چلانے بلکہ آواز بلند کرنے کی بھی اجازت نہیں)

وَقت سَحَری کا ہوگیا جاگو — نور ہر سَمت چھاگیا جاگو
اٹھو سَحَری کی کرلو تیّاری — روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو
ماہِ رَمَضاں کے فرض ہیں روزے — ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو
اٹھو اٹھو وُضو بھی کرلو اور — تم تہجُّد کرو ادا جاگو
گَرم چائے کی چُسکیاں بھر لو — کھالو ہلکی سی کچھ غذا جاگو
ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ عزوجل سے — کھا کے سَحَری کرو دُعا جاگو
ماہِ رَمَضاں کی بَرَکتیں لُوٹو — لُوٹ لو رَحمتِ خدا عزوجل جاگو
کھا کے سَحَری اُٹھو ادا کرلو — سنّتِ شاہِ انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جاگو
تم کو مولیٰ عزوجل مدینہ دِکھلائے — اور حج بھی کرو ادا جاگو
بہرِ رَمَضان تم کو مولیٰ دے — اُلفت عزوجل و عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جاگو
تم کو رَمَضان کا مدینے میں — دے شَرَف ربِّ مصطفٰے جاگو
کیسی پیاری فَضا ہے رَمَضاں کی — دیکھ لو کر کے آنکھ وا جاگو
رحمتوں کی جَھڑی برستی ہے — جلد اٹھ کر کے لو نہا جاگو
تم کو دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہوجائے
ہے یہ عطّار کی دُعا جاگو

"درسِ نظامی" سے فارغ ہونے والوں کیلئے 25اشعار

مرحبا ثاقب کے سر پرکیا سجی دَستار ہے
ہے کرم اللہ عزوجل کا اور رحمتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

تَہنیت دستار بندی کی کرو بھائی قبول
پیش کرتا ہوں تمہیں میں تحفتاً کچھ "مَدَنی پھول"

گرچہ دستارِ فضیلت کو ہے تم نے پالیا
بارگاہِ حق میں کیا معلوم کہ ہے حال کیا

علم جو پایا ہے تم نے عمر بھر باقی رکھو!
تم پڑھاتے بھی رہو کہ بھول جانے سے بچو

جو بُھلا دے علم کو وہ کس طرح عالِم رہے!
یہ سند کس کام کی ہے، علمِ دیں درکار ہے

سَلَفِ ایماں پُرسشِ قبر و قِیامت سے ڈرو
علم کو کافی نہ سمجھو نیکیاں کرتے رہو

علمِ دیں سے ہو فَقَط مقصود مولیٰ عزوجل کی رِضا
دُور رہنا بھائی نذرانوں کے لالچ سے سدا

سُنّی عالِم کی سدا تَجْہیل سے بچتے رہو
خواہ مخواہ تَغلیط اور تنقید بھی تم مت کرو

دیکھنا مت تم حَقارت سے کسی اَن پڑھ کو بھی
کیا خبر پیشِ خدا عزوجل مقبول بندہ ہو وُہی

علم پر آنے لگے تجھ کو تکبُّر بھائی گر
درس حاصل بد نصیب ابنِ سِقہ جیسوں سے کر

قہقہے اور یاوہ گوئی میں ترا نقصان ہے
غیر سنجیدہ و بکّی سُن بڑا نادان ہے

بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخلاق اِنساں سے سبھی
مسکرا کر سب سے ملنا خوب کرنا عاجزی

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نہ مسلک کو کبھی بھی چھوڑنا
ان کے اَعدا سے نہ ہرگز کوئی رِشتہ جوڑنا

مالداروں کی خوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
تُو گناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تری

کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر!
کر قناعت اِختیار اے بھائی تھوڑے رِزق پر

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا ادب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا ربّ عزوجل

قلب میں خوفِ خدا رکھ تُو تو سارے کام کر
کامیابی ہوگی تیری اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ہر گڑ پر

دل میں ہو عشقِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھائی تُو آباد کر
تجھ پہ ہوگی سَرْوَرِ کونین کی میٹھی نظر

خوب خدمت سنّتوں کی رات دن کرتے رہو
تم رسالہ مَدَنی اِنعامات کا بھرتے رہو

جایئے نیکی کی دعوت دیجئے جا جا کے گھر
کیجئے ہر ماہ مَدَنی قافِلوں میں بھی سفر

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اِسلام پر
راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر

مالِکی ہو حنبلی ہو حنفی ہو کہ شافِعی
ان سے کرنا مت تَعَصُّب اور نہ کرنا دشمنی

سارے سُنّی عالِموں سے تُو بنا کر رکھ سدا
کر ادب ہر ایک کا، ہونا نہ تُو اُن سے جدا

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالِموں سے پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

بُخل کی تعریف

هُوَ مَلَكَةٌ اِمْسَاكِ الْمَالِ حَيْثُ يَجِبُ بَذْلُهُ بِحُكْمِ الشَّرْعِ اَوِ الْمُرُوَّةِ یعنی

جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا۔

(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۲ ص ۲۷)۔

دعائیہ نظم

دعوتِ اسلامی کے "مدرسۃ المدینہ" میں حفظِ قرآن مکمل کرنے والے طالبعلم کو مطلع میں اس کا نام ڈال کر ۱۲ اشعار پر مشتمل یہ دعائیہ نظم بطورِ سوغات پیش کی جاتی ہے۔

فضل سے مولیٰ عزوجل کے مُحرّم حافظِ قرآں بنا — اہلِ خانہ کی شَفاعت کیلئے ساماں بنا

حافظِ قرآں ہوا اب عاملِ قرآں بنا — دیں پہ چلنا یاخدا! عزوجل اِس کیلئے آساں بنا

سنّتوں پر استِقامت دے پئے احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — یاالٰہی! عزوجل اس کو پُختہ صاحبِ ایماں بنا

الٰہی عزوجل [illegible]

مرشدواستاد کا یاربّ بنا اِس کو مُطیع عزوجل — اور اسے ماں باپ کا بھی تابعِ فرماں بنا

اِس کو روزانہ تلاوت کی بھی تو توفیق دے — قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

اس کو مولیٰ تُو گناہوں سے بچانا ہر گھڑی عزوجل — اس کو بااخلاق باکردار نیک انساں بنا

باجماعت یہ ادا کرتا رہے اکثر نماز — سنّتوں کا ہو مبلّغ بھی ہر شر سے بچا بنا

یاالٰہی! عزوجل سنّتوں کی خوب یہ خدمت کرے — واسطے نیکی کی دعوت اس کے تُو آساں بنا

دے شَرَف اس کو خدائے پاک حج کا بار بار عزوجل — بار بار اس کو مدینے کا بھی تُو مہماں بنا

یاالٰہی! عزوجل اس کو فیشن کی نحوست سے بچا — اس کو پیکر سنّتوں کا ازپئے حسّاں بنا

تجھ سے ہے عطّار کی اے مَدَنی مُنّے! التجا

کرکے قرآں پر عمل جنّت کا تُو ساماں بنا

مُفتَمر کیلئے دُعاؤں اور نصیحتوں کا گُلدَستہ

(مُسافرِ مدینہ منوّرہ، عازِمِ مکّہ مکرمہ محمد یونس رضا نوری کی خدمت میں دعاؤں اور پند ونصائح کی خوشبوؤں سے مہکتا مدنی گلدستہ)

پائے گا یونس رضاؔ عُمرے کی خیر اُمّید ہے — گُنبدِ خضرا کی دید اس کی بِلا شک عید ہے

مرحبا! تم کو مبارَک ہو مدینے کا سفر — فَضلِ ربّ سے تم پہ نازِل رحمتیں ہوں ہر ڈگر

یاخُدا! عزوجل آسان ہو اِس کیلئے پیارا سفر — ذَوق بڑھتا ہی رہے اِس کا خدائے عزوجل بحر و بر

رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا — یارَبّ عزوجل! اس کو الفتِ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کر عطا

ذرّے ذرّے کا ادب اے کاش! ہوجائے نصیب — اِس کو بہرِ سیّدی احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رَبِّ عزوجل مُجیب!

امتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر — صَبر کر تُو صَبر کر ہاں صَبر کر بس صَبر کر

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر — بُڑبُڑا کر یا جھگڑ کر ضائع مت تُو اَجر کر

راہِ جاناں کا ہر اِک کانٹا بھی رشکِ پھول ہے — جوکوئی شِکوہ کرے اُس کی یقیناً بُھول ہے

تم زَبان و آنکھ کا ''قُفلِ مدینہ'' لو لگا — ورنہ بڑھ سکتا ہے عِصیاں کا وہاں بھی سِلسلہ

تم سے صادِر بات نہ بیکار ہو اِحرام میں — لب پہ بس لبّیک کی تکرار ہو اِحرام میں

جب کرے تُو خانۂ کعبہ کا رو رو کر طواف — یہ دُعا کرنا خُدا عزوجل میرے گُنہ کردے مُعاف

حاضِری ہو جب مدینے میں تمھاری زائرو! — عشقِ شہ میں خوب کرنا آہ و زاری زائرو!

اے مدینے کے مسافِر در پہ لے کے میرا نام — دَست بَستہ عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام

رو کے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دُعا — کاش! شہادت کا شَرَف طیبہ میں دے مجھ کو خُدا عزوجل

ہو مدینے کا سفر تم کو مُیَسَّر بار بار — اور بقیعِ پاک میں مدفن بنے انجامِ کار

کرنا تم عطّارؔ کے حق میں دُعائے مغفِرت

اِس جہاں میں عافِیت ہو اُس جہاں میں عافِیت

حاجی کیلئے دُعاؤں اور نصیحتوں کا گُلدستہ

(غلامزادہ حاجی بلال رضا ابنِ عطّار کے سفرِ حج مبارَک کے پُرمُسرّت موقع پر پند و نصائح پر مبنی گلدستہ)

حج کا پائے گا شَرَف میرا بلال اُمّید ہے
گُنبدِ خَضرا کی دید اس کی بِلا شک عید ہے

مرحبا تم کو مبارَک ہو مدینے کا سفر
فَضلِ ربّ سے تم پہ نازِل رَحمتیں ہوں ہر ڈگر

یاخُدا عزوجل! آسان ہو اِس کیلئے حج کا سفر
ذَوق بڑھتا ہی رہے اِس کا خدائے بحر و بَر عزوجل

رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا
یارب عزوجل! اِس کو الفتِ شاہِ مدینہ کر عطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ذرّے ذرّے کا ادب اے کاش! ہو جائے نصیب
اِس کو بہرِ سیّدی احمد رضا ربِّ مجیب! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عزوجل

امتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر
صَبر کر تُو صَبر کر ہاں صَبر کر بس صَبر کر

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
بُڑبُڑا کر یا جھگڑ کر ضائع مت تُو اَجر کر

راہِ جاناں کا ہر اِک کانٹا بھی رشکِ پھول ہے
جو کوئی شِکوہ کرے اُس کی یقیناً بُھول ہے

تم زَبان و آنکھ کا "قُفلِ مدینہ" لو لگا
ورنہ بڑھ سکتا ہے عِصیاں کا وہاں بھی سِلسلہ

تم سے صادِر بات نہ بیکار ہو اِحرام میں
لب پہ بس لبّیک کی تکرار ہو اِحرام میں

جب کرے تُو خانۂ کعبہ کا رو رو کر طواف
یہ دُعا کرنا خُدا عزوجل میرے گُنہ کر دے مُعاف

پیارے حاجی! جب ہو تیرا داخِلہ عَرَفات میں
کرنا نادِم ہو کے تُو آہ و بُکا عَرَفات میں

حالتِ اِحرام میں یادِ کفَن اور قَبر ہو
یاد کر عَرَفات میں تُو حشر کے میدان کو

جس گلی کی کرنے لگے قربان مٹی میں جانور
تو تصدق بھی میں اپنے نفس کو بھی ذبح کر

حاضری ہو جب مدینے میں تمہاری جالیو!
عشق شہ میں خوب کرنا آہ و زاری جالیو

اے مدینے کے مسافر دور پہ لے کے میرا نام
دست بستہ عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام

روکے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دعا
کاش! شہادت کا شرف طیبہ میں دے مجھ کو خدا عزوجل

اس کا تاج یارب! نبی کا واسطہ کر لے قبول
دو جہاں میں اس پہ برسا یا خدا رحمت کے پھول عزوجل

اپنے منہ سے خود کو "صابق" بھی تم کہنا نہیں
اپنے لب سے اپنی نیکی کا بیاں اچھا نہیں

کرنا تم عطار کے حق میں دعائے مغفرت

حَجّن کیلئے دُعاؤں اور نصیحتوں کا گُلدستہ

آمِنہ عطاریہ حج کو چلے اُمّید ہے — گُنبدِ خضرا کی دید اس کی بِلا شک عید ہے

مرحبا تم کو مبارَک ہو مدینے کا سفر — فَضلِ ربّ سے تم پہ نازِل رَحمتیں ہوں ہر ڈگر عزوجل

یاخُدا! آسان ہو اِس کیلئے حج کا سفر — ذوق بڑھتا ہی رہے اِس کا خدائے جَروبر عزوجل

رونے والی آنکھ دے اور چاک سینہ کر عطا — یاربّ! اس کو الفتِ شاہِ مدینہ کر عطا عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ذرّے ذرّے کا ادب اے کاش! ہوجائے نصیب — اِس کو بہرِ سیّدی احمد رضا ربِّ مُجیب! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر — صَبر کر تُو صَبر کر ہاں صَبر کر بس صَبر کر

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر — بُڑبُڑا کر یا جھگڑ کر ضائع مت تُو اَجر کر

راہِ جاناں کا ہر اِک کانٹا بھی رشکِ پھول ہے — جو کوئی شِکوہ کرے اُس کی یقیناً بُھول ہے

تم زَبان و آنکھ کا ''قُفلِ مدینہ'' لو لگا — ورنہ بڑھ سکتا ہے عِصیاں کا وہاں بھی سِلسلہ

تم سے صادِر بات نہ بیکار ہو اِحرام میں — لب پہ بس لبّیک کی تکرار ہو اِحرام میں

جب کرے تُو خانۂ کعبہ کا رو رو کر طواف — یہ دُعا کرنا خُدا میرے گُنہ کردے معاف عزوجل

حاجیانی! جب ترا ہو داخِلہ عَرَفات میں — کرنا نادِم ہوکے تُو آہ و بُکا عَرَفات میں

حالتِ اِحرام میں یادِ کفَن اور قَبر ہو — یاد کر عَرَفات میں تُو حشر کے میدان کو

نوکو جب عَرَفات میں حاجی اِکٹھّے ہوں سبھی — بھول مت جانا دعاؤں میں مجھے تُو اُس گھڑی

جس گھڑی کرنے لگے قُرباں مِنٰی میں جانور — تُو تصوُّر ہی میں اپنے نَفْس کو بھی ذَبْح کر

حاضِری ہو جب مدینے میں تمہاری حَجَّنو! — عشقِ شہ میں خوب کرنا آہ وزاری حَجَّنو!

حاجِیانی! تُو درِ احمد پہ لے کے میرا نام (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — دَست بَستہ عرض کرنا ان سے رو رو کر سلام

رو کے کرنا میرے ایماں کی حفاظت کی دُعا — کاش! شہادت کا شَرَف طیبہ میں دے مجھ کو خُدا (عزوجل)

اِس کا حج یاربّ! نبی کا واسِطہ کر لے قَبول (عزوجل) (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) — دو جہاں میں اِس پہ برسا یاخُدا رَحمت کے پھول (عزوجل)

اپنے مُنہ سے ''حاجیانی'' خود کو تُو کہنا نہیں — اپنے لب سے اپنی نیکی کا بیاں اچّھا نہیں

ہر برس حج کا شَرَف پاؤ مدینے جاؤ تم — اور بقیعِ پاک میں آخِر میں مَدْفَن پاؤ تم

کرنا تم عطّار کے حق میں دعائے مغفِرت

اِس جہاں میں عافِیت ہو اُس جہاں میں عافِیت

جھوٹ کی تعریف

هُوَ الْاِخْبَارُ بِالشَّیْءِ عَلٰی خِلَافِ مَا هُوَ عَلَیْهِ سَوَاءٌ کَانَ عَمَدًا اَمْ خَطَأً. خلافِ واقع بات کرنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے۔

(فتح الباری ج۱ ص۱۸۲ تحت الحدیث ۱۰۷)

اسلامی بھائی کا مَدَنی سہرا

(مبلغِ دعوتِ اسلامی مولا بخش عطاری سلمہ الباری کی شادی کے پر مسرت موقع پر اُنہی کی فرمائش پر ۱۱۲ اشعار پر مشتمل دعاؤں بھرا سہرا لکھا گیا تھا اس میں حسبِ ضرورت ترمیم کی گئی ہے)

آج مولیٰ بخش فضلِ ربِّ عزوجل سے ہے دولھا بنا — خوشنما پھولوں کا اس کے سر پہ ہے سہرا سجا

اس کی شادی خانہ آبادی ہو ربِّ مصطفٰے — از پئے غوثُ الوریٰ بہرِ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی زوجہ یاخدا عزوجل کرتی رہے پردہ سدا — از طفیلِ حضرتِ عثمانِ غنی باحیا علیہم الرضوان

تُو سدا رکھنا سلامت ان کا جوڑا کردگار — ان کو قضیوں سے بچانا از طفیلِ چار یار

ان کو خوشیاں دو جہاں میں تُو عطا کر کبریا — ان پہ رنج و غم کی نا چھائے کبھی کالی گھٹا

آفتِ فیشن سے ہر دم ان کو تُو مولیٰ عزوجل بچا — سنتوں پر یہ عمل کرتے رہیں یاربِّ سدا

نیک اولاد عافیت کے ساتھ ہو ان کو عطا — واسطہ یاربِّ عزوجل مدینے کی مبارک خاک کا

یاالٰہی عزوجل جب تلک دونوں یہاں جیتے رہیں — سنّتوں کی خوب خدمت یہ سدا کرتے رہیں

اس طرح مہکا کرے یہ گھر کا گھر سب یاخدا عزوجل — پھول جیسا کہ مہکتے ہیں مدینے کے سدا

یاالٰہی! عزوجل دے سعادت ان کو حج کی باربار — باربار ان کو دِکھا میٹھے محمد کا دِیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہو بقیعِ پاک میں دونوں کو مدفن بھی عطا — سبز گنبد کا تجھے دیتا ہوں مولیٰ عزوجل واسطہ

یہ میاں بیوی رہیں جنّت میں یکجا اے عزوجل خدا

یاالٰہی عزوجل تجھ سے ہے عطارِ عاجز کی دعا

اسلامی بہنوں کا مَدَنی سہرا

دعاؤں اور نصیحتوں بھرا مدنی سہرا اپنی مدنی بیٹی بنتِ ..... کے نام

فضلِ ربّ عزوجل سے بنتِ ..... دُلہن بنی
پھول سہرے کے کِھلے چادر حیا کی ہے تنی

تجھ کو ہو شادی مبارک ہو رہی ہے رُخصتی
رُخصتی میں تیری پنہاں قبر کی ہے رُخصتی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گھر ترا ہو شکبار اور رگدن بھی پُر بہار
ربّ عزوجل ہو رَاضی خوشیوں ہوتی بھ سے دو جہاں کے تاجدار

مَدَنی بیٹی کا خدایا گھر سدا آباد رکھ
فاطمہ زَہرا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ

یہ مِیاں بیوی الٰہی مَکرِ شیطاں سے بچیں
یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنتوں پر بھی چلیں

یہ مِیاں بیوی، الٰہی حج کو جائیں بار بار
بار بار ان کا مدینے بھی دکھا پروردگار

مَیکا و سُسرال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں
دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں

اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تُو
حشر میں پچھتائے گی اے مَدَنی بیٹی ورنہ تُو

مَدَنی بیٹی یاالٰہی! نا بنے غُصّے کی تیز
یہ کرے سُسرال میں ہر دم لڑائی سے گُریز

یاد رکھ! تُو آج سے بس تیرا گھر سُسرال ہے
نفرتِ سُسرال سن لے آفتوں کا جال ہے

ماں سمجھ کر ساس کی خدمت جو کرتی ہے بہو
راج سارے ہی گھرانے پر وہ کرتی ہے بہو

ساس نندوں کی تُو خدمت کر کے ہو جا کامیاب
ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب

ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صَبْر کر
صَبْر کر بس صَبْر کر چلتا رہے گا تیرا گھر

ساس اور نندوں کا شِکوہ اپنے مَیکے میں نہ کر
اِس طرح برباد ہوسکتا ہے بیٹی تیرا گھر

میکے کے مت کر فضائل تُو بیاں سسرال میں
اب تو اِس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں

یاد رکھ تُو نے زباں کھولی اگر سسرال میں
پھنس کے تُو قضیوں کے سُن رہ جائے گی جنجال میں

ساس چیخی تُو بھی بپھری اور لڑائی ٹھن گئی
ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی

میری مَدَنی بیٹی سن ''فَیضانِ سنّت'' پڑھ کے تُو
التجا ہے روز دینا درس اپنے گھر پہ تُو

گر نصیحت پر عمل عطّار کی ہوگا ترا
عزوجل
ان شاءَ اللّٰہ اپنے گھر میں تُو سکھی ہوگی سدا

حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: (کامل) مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۳ص۳۹۳ حدیث ۱۹۸٤)

لعنت کی تعریف

اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور محرومی۔ خیال رہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کے معنی ہیں: ''رحمت سے دور کرنا۔'' بندوں کی لعنت کے معنی ہیں: ''اس دوری کی بددعا کرنا۔'' (مراۃ ج ٦ ص ٤٥٠)

مثنویِ عطار (۱)

حمدِ ربِّ مصطفٰے عزوجل سے اِبتِداء — ہو دُرُود اُمّی نبی پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دائما

اس جہاں میں ہر طرف ہیں مشکلیں — ہر جگہ ہیں آفتیں ہی آفتیں

کچھ گھرے غم میں تو کچھ بیمار ہیں — تو کئی قرضے کے زیرِ بار ہیں

ہیں بہت کم لوگ دنیا میں سُکھی — اکثر افراد اِس جہاں میں ہیں دُکھی

چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا — کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا!

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا — جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا

لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا — خوش نُما باغات کو ہے کب بقا ؟

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ — تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

رزق میں برکت کی تو ہے جُستجُو — آہ! نیکی کی کرے کون آرزو!

مت لگا تُو دل یہاں پچھتائے گا — کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا ؟

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے — بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

دل سے دنیا کی مَحَبَّت دور کر — دل نبی کے عشق سے معمور کر

اشک مت دنیا کے غم میں تُو بہا — ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

ہو عطا یارب! عزوجل مجھ سوزِ بلال — مال کر بے اعتبار ہے کم نگاہ

الٰہی عزوجل کر کرم عطّار پر — حُبِّ دُنیا اس کے دل سے دور کر

WWW.DAWATEISLAMI.NET

مثنویِ عطار (۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہوگا شکار

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قِیامت تک رہے

جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

دبدبہ [illegible] رہ جائے گا

تیری طاقت تیرا فن عُہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشمار

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھکو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا

[illegible]
تجھ کو فِرشِ خاک پر دفنائیں گے

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا
بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زر وہاں نہ آئے گا
غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے

قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا
یاد رکھ نازک بدن پھٹ جائے گا

تیرا اک اک بال تک جھڑ جائے گا
خوبصورت جسم سب سڑ جائے گا

آہ! اُبل کر آنکھ بھی بہ جائے گی
کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی

سانپ بچھّو قبر میں گر آگئے!
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!

گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا
مجرِموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

کِھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر!
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کر لے توبہ ربِّ [illegible] کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

وقتِ آخر یاخدا! [illegible] عطّار کو
خیر سے سرکار کا دیدار ہو

مثنوی عطار (۳)

ہو گیا تجھ سے خدا عزوجل ناراض اگر — قبر سن لے آگ سے جائیگی بھر
بے نمازی تیری شامت آئے گی — قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں — دونوں ہاتھوں کی ملیں جُ

مثنوی عطارؔ (٤)

سُنّتوں سے بھائی رشتہ جوڑ تُو
نت نئے فیشن سے منہ کو موڑ تُو

شادیوں میں مت گنہ نادان کر
خانہ بربادی کا مت سامان کر

سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز

نیکیاں کر جلد تُو بدیوں سے بھاگ
قبر میں ورنہ بھڑک اٹھے گی آگ

کینۂ مسلم سے سینہ پاک کر
اتباعِ صاحبِ لولاک کر

چھوڑ دے داڑھی منڈانا ہے حرام
ایک مٹھی سے گھٹانا ہے حرام

سنّتوں پر جو حقارت سے ہنسے
وہ عذابِ دائمی میں جا پھنسے

چھوڑ دے سارے غلَط رَسم و رَواج
سنتوں پہ چلنے کا کر عہد آج

خوب کر ذکرِ خدا و مصطفٰے عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
دل مدینہ یاد سے ان کی بنا

کر عطا یاربّ غمِ شاہِ اُمم عزوجل
بھول جائیں رنج و غم دنیا کے ہم

سنتوں کی لُوٹنا جا کے متاع
ہو جہاں بھی سنتوں کا اجتماع

از طفیلِ غوثِ اعظم یاغفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عزوجل
بخش دے ہم عاصِیوں کے سب قُصُور

ماخیدا سے، التجا عطارؔ کی عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سُنتیں! اپنائیں سب سرکار کی

یاالٰہی! عزوجل از پئے شاہِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
حشر میں عطارؔ کو ہو کچھ نہ غم

آخرت کی کرو جلد تیاّریاں

موت آکر رہے گی تمھیں بے گُماں — آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں
بے عمل غافِلو! سب سنو دھر کے کاں — عیش وعشرت کی اُڑ جائینگی دھجّیاں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا — وہ بھی میری طرح قَبْـــــــــر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو! — اے ضَعیفو سنو! پہلوانو سنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو — جلد توبہ کرو میری مانو سنو!
جس نے دنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج — اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ سَنج
موت کے بعد گھوکا اسے سخت رنج — [illegible] میں رنج
فِلم بینی کا تم مَشْغَلہ چھوڑ دو — سارے آلاتِ لَہو ولَعِب توڑ دو
بھائیو! سب گناھوں سے مُنہ موڑ دو — ناطہ تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو
ایک دن موت آکر رہے گی خرور — [illegible] دور
بعدِ مُردَن نہ پاؤ گے کوئی سُرور — خاک ہوجائے گا سب تمھارا غُرور
کب تلک تم حکومت پہ اِتراؤ گے — کب تک آخِر غریبوں کو تڑپاؤ گے
ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے — یاد رکھو! جھنَّم میں تم جاؤ گے
جبکہ پیکِ اَجَل روح لے جائیگا — جِسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا

لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا
تجھ کو دفنا کے ہر اک پلٹ آئے گا

بادشاھوں کی بکھری ہوئی ھڈّیاں
کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حُکمراں

اِحتساب اِسکا گزرے گا تم پر گِراں
قَبر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

موت کا جانور کو ہو اِدراک گر
گوشت اچھّا نہ کھانے کو پائے بَشَر

غافِل انسان سے بڑھ گیا جانور
موت سے آگہی ہے مگر بے خبر

چھوڑو عادت گناھوں کی جاؤ سُدھر
ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سَربَسر

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر
تم بتاؤ کہاں جاؤگے بھاگ کر

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے!
کیا اُنہیں زَر کے اَنبار کام آئیں گے؟

قہرِ قَہّار سے کیا بچا پائیں گے؟
جی نہیں، نارِ دوزخ میں لیجا ئینگے

مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال
آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال

قَبر میں کام آئے گا ہرگز نہ مال
حشر میں ذرّے ذرّے کا ہوگا سُوال

بے بس قبر میں جب گڑی جاؤ گے
سانپ بچّھو جو دیکھو گے جاں پھاڑ دو گے

سر پٹھاڑو گے پڑکھ کے رائیگاں
اب خدا اپنے گناھوں پہ بھی پچھتاؤ گے

قَبر میں شکل تیری بگڑ جائیگی
پیپ میں لاش تیری لِتھڑ جائیگی

ہاں جہنّم کے کیڑے پڑ جائیں گے نُچ کے آنکھیں بھی ٹپکا جائیگی

مت گناھوں پہ ہو بھائی بے باک تُو
بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تو

تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تو

جو بھی دنیا سے آقا کا غم لے گیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
وہ تو بازی خدا عزوجل کی قسم لے گیا

ساتھ میں مصطفٰے کا کرم لے گیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خُلد کی وہ سَنَد لا جَرَم لے گیا

جو مسلمان بندہ نِکوکار ہے
عزوجل
ربّ کے محبوب کا عاشقِ زار ہے

قَبر بھی اُس کی جنّت کا گلزار ہے
باغِ فردوس کا بھی وہ حقدار ہے

قلب میں جس کے راسخ ہے خوفِ خدا
عزوجل
جو مقدّر سے ہے عاشقِ مصطفٰے

اُس کو نارِ جھنَّم سے کیا واسطہ
مرتے ہی بالیقیں سُوئے جنّت گیا

ہے عمل جس کا ہر ”مَدَنی اِنْعام“ پر
قافِلوں میں مُیَسَّر ہے جس کو سفر

جو بھی ”کیلی کی دعوت“ پہ باندھے کمر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
اُس پہ چشمِ کرم یاشہِ مُعتبر

حَوصَلہ رکھ کیوں گھبراتا عطّار ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
تُو غلامِ شہنشاہِ اَبرار ہے

ہر قدم پر محمّد مددگار ہے
عزوجل
اِن شاءَ اللہ بیڑا ترا پار ہے

قافِلے کو جو ہر وقت تیّار ہے
مرحبا اُس پہ عطّار کو پیار ہے
اُس کے حق میں دعا کرتا عطّار ہے
اِس کو جنّت میں ساتھ اُس کا دَرکار ہے

مَنقبت محمد شاہ دولھا سبز واری

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یا محمد شاہ
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یا محمد شاہ

مِری قسمت کا چمکا دوستارہ یا محمد شاہ
دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یا محمد شاہ

گناہوں کے مَرَض نے کردیا ہے نیم جاں مجھ کو
تمہیں آ کر کرو اب کوئی چارہ یا محمد شاہ

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کردو
جگر ٹکڑے ہو دِل بھی پارہ پارہ یا محمد شاہ

ہوئی جاتی ہے اوجڑاب مِری اُمّید کی کھیتی
بھرن برسا دو رحمت کی خدارا یا محمد شاہ

مِرے دولہا مِرے اجڑے گلستاں میں بہار
خَزاں کا رُخ پھرادو اب خدارا یا محمد شاہ

مدینے کا بنا دو ایسا دیوانہ مجھے دولھا
پھروں دیوانگی میں مارا مارا یا محمد شاہ

گرجتے بادلوں کا شور چلتی آندھیوں کا زور
لرزتا ہے کلیجہ دو سہارا یا محمد شاہ

مِری کشتی بھنور میں پھنس گئی ہے ہائے بربادی
میں ڈوبا تم بچا لو اب خدارا یا محمد شاہ

بچالو دشمنوں کے وار سے للّٰہ میں نے ہے
بڑی امید سے تم کو پکارا یا محمد شاہ

شہا خیرات لینے کو سَلاطینِ زمانہ نے
تِرے دربار میں دامن پَسارا یا محمد شاہ

سُدھارو میرے دولہا مجھ گنہگار وکمینے کو
نہ جانے تم نے کتنوں کو سُدھارا یا محمد شاہ

خدا کے خوف سے روئے نبی کے عشق میں روئے
عطا کردو وہ چشمِ تر خدارا یا محمد شاہ

اگرچہ لاکھ پاپی ہے مگر عطّار کس کا ہے
تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یا محمد شاہ